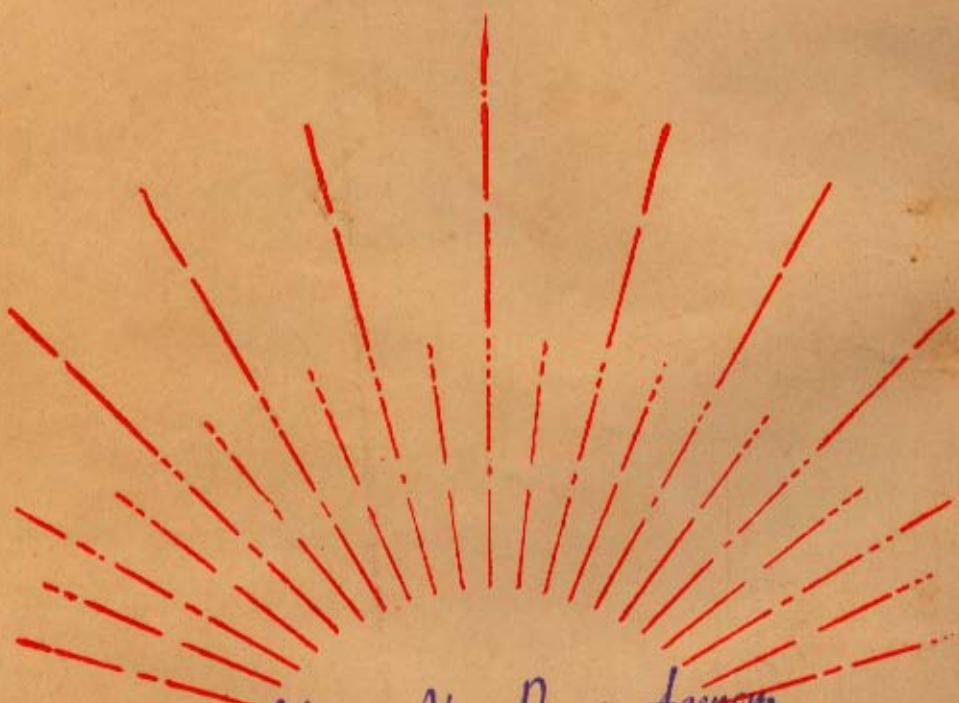


تخلی ماهنامہ دیوبند



Islamie News Paper Agency,

CLOTH BAZAR. RAICHUR.

(C. RLY.)

ایڈٹر: عاصم غوثائی (فاضل دیوبند)

ہر انگریزی ٹہینے کے پہلے بھتے میں شائع ہوتا ہے
سالانہ قیمت چھپو پے۔ فی رحہ آٹھ آنے
غیرِ مالک سے سالانہ قیمت ۵ اشناک شکل پوش آرڈر

ماہنامہ دیوبند



فہرست مضمونیں بابت ماہ جون ۱۹۵۹ء

۱	آغاز سخن
۲	بریشا نیوں کا حل
۳	تفہیم الحدیث
۴	تجھی کی ڈاک
۵	شیعۃ الاسلام ابن تیمیہ کے صفات و کمالات
۶	مسجد می خانے لئے
۷	کانڈھی جی کے دلیں ہیں
۸	موجودہ فسادات اور ان کا حل
۹	کھربے کھوٹے
۱۰	عامر عثمانی
۱۱	عامر عثمانی
۱۲	من جانب "ہمدرد صحیت"
۱۳	عامر عثمانی
۱۴	" "
۱۵	استاد محمد ابوزہرہ
۱۶	ملائیں العستہ کی
۱۷	عامر عثمانی
۱۸	مولانا ابواللیث امیر جماعت اسلامی ہند
۱۹	عامر عثمانی

اگر اس دائرے میں سچ نہیں ہے تو سمجھو لیجے کہ اس پر چہ پر آپ کی خریداری
ختم ہے۔ یا تو منی آرڈر سے سالانہ قیمت بھیجیں یا وی پی کی اجازت دین اگر
آنندہ خریداری جاری نہ رکھنی ہو تو بھی اطلاع دیں۔ خاموشی کی صورت میں اگلا پر چہ دی پی کو سمجھا جائیگا جسے وصول کرنا
آپ کا اخلاقی فرض ہو گا۔ دوپی پی چھپے باسطھنے پیسے کا ہو گا، منی آرڈر بھیج کر آپ دی پی خرچ سے نجح جائیں گے۔

چاکستانی حضرات

ہمارے پاکستانی پتے پر چندہ بھج کر سیدمنی آرڈر ہمیں بھیج دیں رسالہ جاری ہو جائے گا۔

مسدیر
پاکستانی پتہ، جذاب شیخ سالم اللہ صنا

توسیل نہاد اور خط و کتابت کا پتہ

عامر عثمانی

۱۷۱-۵/۲۰۰۳ نظم آباد کراچی (پاکستان)

دفتر تحریک دیوبند ضلع سہارنپور (پیپی)

اعازخن

ان معصوموں کو صرف نفع پہنچ سکیں گا جو اپنی بے علمی، کم عقلی اور علام، سو، کی موشکانگوں کے تیجیں و اغصہ یہ سمجھے ہوتے ہیں کہ لڑکی والوں سے قسمی وصول کرنا اور جیسے کہ تمام پر لڑکی والوں کے مستقل خدا بن جاتا کوئی بُری بات نہیں ہے جو اسے اموری کے تیجیں آجکا انسان و عطا و نصحت کی گرفت سے بہت درد جا چکا ہے۔ اور وہ کام کی وجہ سے کر خود مسلمان ہی کر جن کے دین کی حادثت حساب آخرت اور جزا دسرا۔ کے سعتوں پر کھڑا ہے تیجیں پے پے یعنی پڑھایا گیا ہے کہ دنیا میں تعلیم پے چدروزہ ہے، اصل نندگی آخرت ہی کی ہے اور تیجیں اللہ کی امت میں کوئی صحیح تھا کہ تمام دُنیا گم پڑ جائے اور حق کی جنت پوری کریے قطعاً ہوں چکے ہیں کہ یہ کون ہیں، کیا ہیں، وہ نفس ایسا نہیں، خدا فرمائی اور دنیا پرستی میں کسی سے بچتے ہیں، وہ قرآن دعویٰ شکر کے احکام ایک کائن سے سکھو، وہ سے استاذیت ہیں بلکہ جن حالتوں میں ان کا تناق اڑاتے ہیں، ایسی حالت ہیں ہرہاڑا ایک مقام تو کہاں تھیں کے سامنے دنیا حقی کہ قرآن یعنی انجیس ہوتی ہیں نہیں لا امکن قرآن کا نازل فرمائے والا خود کہتا ہے کہ اس قرآن سے دی لوگ میں اٹھا سکتے ہیں جو خلیتے ہیں دلتے دلتے ہوں، سعادتمند ہوں، اشر غیب پر واقعہ ایمان رکھتے ہوں، الشکر کے آگے ہمکلتے ہوں، الشکر کی راہ میں خوبی کرتے ہوں۔ ایسے ہی لوگوں کو قرآن ہر ایت بخشن گھا، رہے مکر، نہ مار دینہا دلوگ تر انہیں اس قرآن سے ہر ٹھیک و پالا لی کے سہا کچھ دلتے گا۔ وہ نفس کے مرکب پر سوراہ گمراہ کے ہی راستہ میں آگے بڑھتے جائیں گے اور ان کا حال پر ہو گا کہ ذرا ذرا سے دنیا دی مقادات کی خاطر فرا اور رسول کے احکام کو نظر انہوں کو رکھیں گے۔

ایسی لئے ہم صفاتی سے عرض کرتے ہیں کہ ذیل کی سطور صرف دی لوگ پڑھیں ہیں میں تجویں حق کا داعی، خدا کا خوف، قرآن دین اور قرآن دین کی حدیث کی ان کی تفہیم کوئی حقیقی اور حساب آخرت کا یقین نہیں۔

جوڑے کی لعنت ایریں کا آغاز میں اسی موضع پر مبنی جس کے آقہ میں دعده کیا گیا تھا کاس پارے میں قرآن دست کے فرمودات پیش کئے جائیں گے۔ اس کا آغاز میں خادمات کی نذر ہو گیا۔ اب ایقانے دعہ کرتے ہیں۔ دیسے اس موضوع پر طویل مفتول کوئی نہیں چاہتا کیونکہ پولے کی کم اسی طرح ایک صدر المسلطان اور نایاب سچر وہی جو طرح شوہر دغا بازی، کشفی اور معرفت مسلم عدایاں یہ برائیاں لگیں اس لئے تینیں کہتے کہ ان کی قیادت دشائیت سے نادا اقت ہیں۔ بلکہ اس لئے کہتے ہیں کہ نفس کے باقتوں بک چکے ہیں۔ یہاں کوئی شعر یہ چاہے کہ ان کی قیادت مرمت پر طویل مغلک لکھ کر علی تعالیٰ تعالیٰ چاہیں گے کہ مجنون لاحاصل پوچکا۔ اسی طرح جہاں جڑے کی کم رائج ہو جکی ہے وہاں اس موضوع کی طبعی بکثری کا کوئی بھی فائدہ بخشکل ہی کسی کوئی سچ سکتا ہے جن کے مدد و مدد گلک چکے وہ پہنچنے صحت کہاں سنتے والے ہیں تاہم یہ افسوس ناک صورت حال چونکہ نکر شہ آجھی ہے کہ جیسا کہ آبادیں نام نہاد اہل علم اس ایک کام کا نہ صرف جو طبقہ اسلام سے ملتے ہیں بلکہ پوری سی دنیا کے سخاں اور دیدہ دلیک کے ساتھ اس کے استحباب ہی ہیں دلماں فرمادیں تھے اس خواہی بولی جا رہی ہی جس۔ کے تجھ من بعض دل علم عالم تھے اس خواہی میں گرفتار ہو گئے ہیں کہ یہ کم تحسین یا کم سے کم صدر میہے ایسی حالت میں بیٹھ کر دیں۔ ظاہر ہے ان سے ان لوگوں کو تو کچھ فائدہ دیکھنے کا کمی عطا فہمی کے باعث نہیں بلکہ جانتے بوجتنے بخشن ہمیں ہے اس نفس کے ابتداء میں اس کم خیریت سے پلٹے ہوئے ہیں۔ زان لوگوں کو کوئی نفع پہنچے گا جن کے قلوب میں سمع و بصیر ہرگز ایسی کی بہریں لگ جائیں۔ زان لوگوں کو کچھ حاصل ہو گا جو بس نسل اور روابط مسلمان یہ اور قرآن دین کی تفہیم کوئی حقیقی امہمیت نہیں۔

بنتی ہے اور کیا میمع رجو فردخت کی جائے کیا مردکے فرماقہ ہیں، اور کیا عورت کے کس کے ذمہ کیا کرنا اور کیا بھروس کرنا ہے کون معاش مہسا کرنے کا ذمہ اور ہے اور کون جسمانی خدمت لگزاری کا کس کو کس نوع کی قصیلت اور کس قسم کا حق ہے اور غیرہ لکھ۔

پورے قرآن کو اٹھا کر دیکھ جائے، الگریات الہی کا احترا خدا کا خوف اور یوم الحساب کا یقین آپ کے انہیں ہے تو تمام ایسے ہی حقائق آپ کو یقین گئے جن کی موجودگی میں جوڑے کی رسم یعنی لڑاکوں والوں سے مال و متعار کے مطالبوں کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا، نکاح کو الشہل شادتے ایک پہلو سے فرمد خوف و خفت کا محاذ قرار دیا ہے جس میں ہر طور پر جسے اور خوب کی ملکب بخش (شرمنگاہ جس سے مرد خانہ اٹھاتا ہے) خلیفہ۔ لیکن یہ بیوی و شری دنیا کے تمام معاملات یہ و شری سے الگ نوعیت کی ہے۔ اور محاصلوں میں بستہ بھی واسطے کے دھوکا جسے نہیں ہوتی بلکہ اس کے وجود سے ہٹ کر کوئی خابی نہ ہوتی ہے جسے خوف و خفت کر کے دہ قیمت و عوول کرتا ہے اس کے برخلاف ملکب بخش خود عورت ہی کے جنم کا جز ہے اور وہ خود ہی اس کی قیمت کی خدا ہے۔ اس طرح الشرعاً نے یہ بھی واضح فرمادیا کہ صبغی تعلق کے مصالحیں مرد فاعل ہے اور خورت فعل۔ مرد فاعل اٹھاتے والا ہے اور خورت فاعلہ پہنچاتے والی اور بھی دل اضع فرمادیا کہ عورت اپنی طبقی صفات اور مرد کے مقابلہ میں صفت دلکش طاقتی کے باعث مالی تحقیقاتی حقدار ہے۔ اب ذرا الاصاف فرمائیے کہ الگ نکاح کے سلسلہ میں مرد بھی کچھ مال و متعار عورت سے لیئے کا حقدار ہوتا تو کیا الشرعاً ایم ہی کی طرح اس کی بھی نصرت کی نگدیتا کیا کوئی مسلمان یہ تصور کر سکتا ہے کہ نکاح جسے فردی مصالمل میں حق تعالیٰ نے اس مالی حق کو توکھوں کھوکر تکرار بھی کر دیا جو عورت کا مرد کے ذمہ تھا اس مالی حق کو تکوڑہ بالش چھپا لیا جو مرد کا عورت کے ذمہ ہونا چاہئے تھا، ہم لا کوئی نفع نہیں کہیں مگر جوڑے کا حاجی تو بلا ذکلف اسی طبع کی باش کرتے ہیں اور ان کی متعلق کا حاصلی بھی قدر نہ ہی ہے۔

آئیے کچھ آیات دیکھیں پورے قرآن کا اٹھا غیر فردی ہو گا

ہو، وہی لوگ نصیحتے ظالم انہا سکتے ہیں، وہی اپنے اعمال عقامہ پر لظفرا نافرستے ہیں، وہی عتاب خداوندی کے ذریعے حیثیت ظلم اور بد عملی سے دستکش پڑتے ہیں، لیکن جن لوگوں کے قلوب تیوں حق کے لئے مردہ پوچھ کے جو دنیا اور اس کی لذات بری کو سب کچھ سمجھتے ہیں، جن کا ایمان شہوات و خواہشات کی الگیں را کہ ہو چکا ہے اور جن کے نزدیک دنیا کے قربی مقام، اس تھیشات اور مکلفات ہی سب کچھ میں ان کے لئے ان سطروں پر کچھ بھی نہیں، وہ تو قرآن دھرمیں بھی فی ذکالیں گے، دقویہ مالوں کی بھی اُلٹی تغیریں کریں گے، احسن کوئی نصیحت مفید نہیں ہو سکتی۔

شخص جانتا ہے کہ کسی بھوک کی طرف بھی بھوک بھی انسان کے فطری داعیوں میں سے ایک ایک ترقی قدمی تراویدہ گہرے اجری ہے پھر یہ بھی شخص جانتا ہے کہ دنیا کے کسی بھی قابل لحاظ امر ہب نے یہ بات جائز ہے بھی کہ انسان کی بھی خواہش کو آزاد چھوڑ دیا جائے اور ہر مرد و زن فنا رہو کر حبیب میں طرح جائے اس خواہش کو پورا کریں۔ مذہب کے علاوہ خود آدمی کی مرشتت میں اللہ نے شہود و انسان دلیلیت کیا ہے کہ بھی تعلقات کے کچھ و ود و شر انط ہوئے جائیں، چنانچہ تاریخ کے ہر دور میں ان حدود و شر انط کی مختلف شکلیں پائی جاتی ہیں اور جہاں کب تدبیر کا تعلق ہے ہر محمد و دے محمد و مذہبی بھی آزاد بھی تعلقات کی روک تھام امنیکھ و شادی کی ترغیب و شکل کا فریقہ ایquam ہے اور یہ دلیل میں حال یہ ہو تو محلی یا تھے کہ وہ اسلام جو خدا کا آخری سلسلہ ترینین ہے اور وہ قرآن جو خدا کی آخری غیر مرشد کتاب بھی بھی تعلق کے ملک عوام سے صرف نظر نہیں کر سکتا تھا، اس تعلق کے جواز کی معرفت و مسلم ختم شکل نکاح ہے۔ نکاح کے لئے کیا حدود و شرطیت ہیں، مگر پرس کا کیا حق ہے، اس طرح کے ہرام سوال کا جواب لاء ما قرآن کو دیستا تھا اور وہ اس نے دیا، اخراجہ نہیں بلکہ رسول اللہ وضاحتاً، ایک قدم نہیں بلکہ متعدد بار قولاًہی نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجسم بنایا کر عمل ادا دیا۔ اس نے بتایا کہ مصالل نکاح کی حقیقت کیا ہے، کیا چیز اس میں نہ (قیمت)

الْأَمَامَ الْكَتُوبُ أَيْمَانَكُمْ جوکی اور کے نکاح میں ہرمن المیر
سکھت اذلَّهُ عَلَيْكُمْ فی وہ حرام نہیں جو رجہاد میں (نکاح) کا
اصل لکھنما دار اعلیٰ ہاتھ آئیں۔ یہ قانون المیں جہاد کی
آن تینستھا ایسا موافق کھنڈ بجا آؤ ری تمپر لام ہے۔ نکاح کے
محضیں غیر مساختین ماس احتیٰ عورتیں میں انہیں اپنے
فہما استئنستھن فیہ هُنْ اموال کے ذمہ سے حاصل کرنا
خاتون ہن ایجور ہٹت کویہ نکاح کے لئے ملال ہے بشرطیکن
کلدی کہ اپنے شہزادے عافی کرنے لگو پھر ادا جی زندگی کا بچو
لطف تم ان سے اٹھاوا اس کے بدلتے ان کے ہر طور پر فی کے
ادا کر دو۔

کیا ان آیات میں عافیت ہیں کہا گیا ہے کہ مردوں کے لئے جو عورتی
بھی ملال ہیں ان کی حالت اسی بات پر موقوف ہے کہ مرد بطور مہر
مال خرچ کرے۔ اور کیا با اصول کو کسے بعد دبارہ اس کی تائیتیں
کی گئی ہے کہ جو بھی کوئی عورت سے لطفہ پر اشتراحت اٹھائے اس پر لام
ہے کہ مقرر شدہ ہمراہ اکرے اور ادا جی کی احتیاری ہیں کہی چاہے
دے اور جی چاہے زدے بلکہ لام و فرض ہے الی کہ عورت خودی
پورا یا کچھ ہر معاف کر دے۔
آگے ہے۔

وَمَنْ لَوِيَّ نَسْطَعْ مِنْكُمْ اور تم میں سے جسے اتنا مقدرہ ہو کہ
طَوْلًا أَنْ يَمْكِحَ الْمُحْصِنَ فائدانی مسلمان عورتوں سے نکاح کر کو
الْمُؤْمِنَةَ فَهُنَّ مَا مَلِكُتَ اسے چاہئے کہ تمہاری ان باندیلوں میں
أَيْمَانَكُمْ مِنْ تَقْدِيمَكُمْ سے کسی سے نکاح کرے جو تمہارے
الْمُؤْمِنَةَ۔ تبھی میں ہوں اور یہاں والی ہوں۔

خود کیجیے اگر بات ادنی درجہ میں بھی جائز و مناسب پوچت
کر عورت یا اس کے سرپرستوں سے مرد بطور شرعاً نکاح مال و دولت
کا مطالباً کر سکے تو یہاں جن ماضی و بدلے میں مسلمانوں کو ان کی بندگی
اور سیئے مقدوری کے باعث سو من کیزروں سے نکاح کی رعایت
دی جا رہی ہے، کم کم انہیں تو الشرعاً فروہی اجازت دیتا
کہ تم عورتوں ہی سے رقم کا مطالباً کر کے اپنے اپ کو کوئی مقدمت
اور حما حست استطاعت بنالی۔ ایسے رذیل اور غیر مصادف اقصو
کی اسلام میں کنجماں شہی ہمیں تھی تو الشرعاً کیا کہ فرماتا۔

اس صورت کو لیتے ہیں جس کا نام ہے "النساء" ہے، الشرعاً لے
فرماتے ہیں کہ اگر تم ایک سے زائد بیویوں میں عدل کر سکتے کا
یقین دو رکھتے ہو تو ایک بی بیوی کرو۔ پھر فوراً ہی یہ درغزاں
و اتو النساء صداقتھن اور دعویٰ تو ان کے ہبہ خوشابی کے
خملہ ہے، قان طین لکھن ساختیں اگر وہ ان مہرہ لیں سے کچھ
عنی میٹی میٹھے نصیتاً حکیم معاون کر دیں تو اسے کچھ
فکاروہ ہدھیٹا میوڑا سے کھا سکتے ہو۔
دکھ لیا آپ سے، بھائی مردوں کو تباہ ادا کیا ہم کی تاکید کیں
اس کا کوئی ذکر نہیں کیا کہ مرد کو بھی بوقت نکاح عورت یا اس کے
سرپرستوں سے کچھ دھمل کرنا ہے۔

ایک آیت بھی چھوڑ کر ہے۔
وَابْتَوُ الْمُسْتَحْيِيَ حَقَّ اور ایسے حقاً و ہبیط میں رکھتی ہوں کہ
إِذَا بَلَّغُوا النِّكَاحَ۔ جب تک کہ وہ عمر نکاح کو نہیں۔
اپ کو معلوم ہے تیوں کی بردش اموران کے مال و مہنے
کی خفاظت پر تنازعہ قرآن نے دیا ہے، یہ سورہ نسا ای شرعاً
یہ تیوں کے اموال سے متعلق ہدایات لئے ہوئے ہیں۔ اب
اگر لڑکا ہیا ہے کی شرط پر لارکی، اسی سے تھیں اور جیزہ دھول
کرنے کا کوئی جواہ پہ سکتا تو کیا الشرعاً ذمہ نہ ہے جو
جب وہ عمر نکاح کو تھی جائیں تو ان کے لئے ایسا لھرا ہے ذمہ نہ ہے جو
سے بہت سامال دو دلت ہاتھ آئے۔
کچھ آگے دیکھے۔

يَا أَيُّهَا النَّارُ أَمْتُوا إِلَيْهَا نَحْنُ نَلِيْلُهَا
تَبْخَلُ لَكُمْ أَنْ تَرْثُوا نہیں ہے کہ زبردستی عورتوں کی دارث
الْمُسَاءَ كِرْهَاءَ كِرْهَاءَ كِرْهَاءَ بن میٹھو اور دی جائی ہے کہ انہیں
تَعْضُلُهُنَّ لِتَنْهِيَهُنَّ تک کہ اس مہر کا کچھ حصہ خود پر دو
یہ عرض مَا اتَّقْوَهُنَّ کرو جنم دے پکے ہو۔
 بتائیے مالی تحفظات عورت کو دئے جا رہے ہیں یا مرد کو
کیا کوئی ادنی اشارہ بھی ایسا ملتا ہے جس سے مرد کو تم میں
کرنے کا حق مل سکے؟

آگے اور زیادہ دھن احت ملاحظہ ہو۔
وَالْمُحْصِنَةُ مِنَ النَّسَاءِ اور وہ عورتیں بھی نہیاں نے درجہ میں

خواہشات کے غلام ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم سیدی
راہ سے بڑھ کر درخواج جاؤ۔
مگر جوڑے کے حامی کہتے ہیں کہ نہیں معاملہ تکالح کا ایک
اور ضروری جزو تھا جسے الشرمیان بھول گئے اور وہ تھا مزد کا
جوڑے کے نام سے بیسیا اور چیز طلب کرنا۔ الشرمیان کہتا ہے
کہ تکالح کی ضروری تفصیلات کو تم نے کھوں کر بیان کرو یا ناکہ
تم ان کی پیرودی کرو۔ اور یہ بھی واضح کرتا ہے کہ گذشتہ صلحاء بھی
انہی تفصیلات کے خراب بردار رہے ہیں لیکن جوڑے کے حامی
خواہشات نفس کی پیرودی یعنی مسلمانوں کو راہ راست سے وہ بھٹکا
کا وہی کارتا مہماخام دے رہے ہیں جس کا اس آیت کے آنے
فقرے میں ذکر ہے۔ واحسنا! و اولیا!

اد فسرا مایا۔

بُوْقِيْنَ اللّهُ أَنْ تَعْلَمَ
كَافِرُكُمْ جَاهِيْنَ
عَنْكُمْ۔ چاہتا ہے
لیکن جوڑے کے حامی بندگان خدا برائی کے فناک طبیر پاہنڈی
لا دشکے درپیے ہیں، گویا ہر قدم پر اشیاء ضد بندی اور
 مقابلہ ہے۔ الشرمیان کے معاملہ تکالح میں عورت کی لکھتی کو منع ٹھرا
وہ کہتے ہیں نہیں اس بیع کی قیمت تو یہم ہی زبانی ہی ادا کرنے کے
البتہ اس سے بھی پہلے ہم مرد کی مفروضہ لیاتوں کو سچ قرار دیکر
عورت سے اس کی قیمت وصول کرنا چاہتے ہیں اور یہ قیمت نہ
بیسی ہوئی جائے۔ اللہ کہتا ہے تم نے معاملہ تکالح کے حدود
شرط طکھوں کر بیان کر دیتے۔ وہ کہتے ہیں جوڑا طلب کرنے کی
ضروری شرط فراموش ہو گئی۔ وہ تو بہت ضروری ہے کہ اس کے
وزیر الشرکہ ہم ہر کو تعوذ بالشر خوب شکست دی جا سکتی ہے۔ اللہ
کہتا ہے ہم بندوں پر پاہنڈیوں کا بہت زیادہ بوجھہ ڈالنا ہیں
چاہتے ہیں بلکہ ایکس ملکا رکھنا چاہتے ہیں وہ کہتے ہیں اللہ کہی جا ہو
گمراہم تو جوڑے کے نام پر فظیلہ تھوں اور بہت ہر چیزیوں کا مطالیہ
کر کے رکھی والوں کا کچھ مرکمال ہی دیں گے۔ الشرمیان کہتا ہے۔

لَا تَهَا النَّبِيْنَ إِمَّاْتُوا
لَا تَأْتِيَنَّ الْمُؤْمِنَيْنَ
إِلَيْهَا طَالِلِ الْأَنَّ تَكُونُ
مُرْبِيَانَ تَهَا جَاهِيْنَ

پھر یہیں کہ ان کیسزدی سے تم یوں ہی مفت نکال جائے
نہیں فرمائیں۔

فَإِنْ تَكْفُوْهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ
وَإِنْ تَوْهُنَّ أَمْجُوْهُنَّ بِالْمُغْرِبِ
لَمَّاْ أَذْوَادَ مَعْرُوفَ طَرِيقَ بَرَانَ كَمْ هَرَادَ اكْرُوْ

دیکھیں جو ای ادا ایکی معاملہ تکالح میں مرد کے ذمے
اسیوں الشرمیان کی طرح بار بار نہیں دوستی اور بیاد دعا فی کرتے
ہیں۔ الہ عورت کی طرف سے بھی کچھ ادا ایکی کی جانی ہوتی تو اسکا
بھی الشرمیان کی ذکر کرتے۔

عورت کے مالی حق پر اشیاء کس طرح رور دیا ہے۔ اسی
سروت کی ایک آیت دیکھئے۔

وَإِنْ أَذْوَادَ مَعْرُوفَ إِلَى
كُوْجُوْرَكَرَهُ وَسَرِيْ بِهِيَ لَأَذْوَادَ اسْمَهُ
أَتَيْلَكُرَهُ إِلَخَهُنَّ بِقَنْطَادَا
قَلَانَّا حَلَادَادِمَهُ شَيْنَا
بِيُوْيَى كَالَّا طَرِيقَ بُوْچَاهِيَ وَهَ كَتَنَ
بِيَ بِهَتَ ہو۔

اس سے معلوم ہو اکہ عورت کی طلاق بعض کی قیمت یعنی ہر
اگر دس لاکھ بھی طے ہوا ہو مرد دو چار بی دن اس سے فائدہ
اٹھا کر ترک تعلق کرنا چاہتے تو یہ دس لاکھ واجب الادا ہوں گے
 تمام امت کا اس پر لاقاق ہے اور کیوں نہ ہو جکہ اشیائی عورت
کا یعنی حق تبعین فرمادیا ہے۔

عمرت کی جاہے کا الشرمیان کے معاملہ تکالح کی تفصیلات کے
متحده گوئشوں پر روشنی ڈال کر فرماتے ہیں۔

بُوْقِيْنَ اللّهُ لِيْسَانَ لَكُوْ
كُوْنَمَ يَكُوْسُنَ الْأَنَّ
مِنْ مَكْلُوكُوْ وَمَمْوُبَ عَلَيْكُمْ
وَاللّهُ عَلَيْكُمْ حَكْمُهُ
وَاللّهُ يُرِيدُ أَنْ يَرُبُّ

تھاری طرف نوجہ فرمائے کارادہ
رکھتا ہے اور وہ با خیر بھی ہے دامًا
يَتَعَوَّنُ الشَّهْوَاتُ أَنْ
تَوْهُ كَرْنَجَا ہتا ہے مگر جو لوگ اپنی
تَهْيَةً وَمِيلَاعَظِيمَأَ-

بخاراؓ علیٰ تواتر اپنے مذکور کے رضا مندی سے۔

اور ظاہر ہے کہ جوڑے کے نام پر جوان عورت والوں سر و صول کیا جاتا ہے وہ صریحاً باطل ہے کہ تو اسیں کوئی ایسی چیز فروخت ہو رہی ہے جس سے مدحہ اور حماقتوں اور قتل لائق فروخت قرار دیتا ہو ہے اس تجارت کا سوال ہی پیدا ہجئے تا اور نہ اللہ تعالیٰ نے عورت والوں کے ذمہ قم کی اور بھی دالی ہے کہ قادر ہم درد ایجاد کا دباؤ دال کیا اس سے من مانے مطالبہ کرنے جائیں۔ اس کے بخلاف اگر کوئی چیز لائق فروخت تودہ سے قرآن و حدیث کی تصریحات کے مطابق عورت کی ملکب تبعیع اس کی تجربت ہی مدد و کور قم ادا کرنی ہے، جائے تو رُجاہا ہے بعدیں۔ مگر جوڑے کے حادی کہتے ہیں کہ ہم تو پہل طریقہ پریال کھائیں گے اور انہی سے تھن دیشدیدہ قرائیکہ الشکر مفت چڑایں گے۔ ہر کی ادائیگیں زبانی ہی رہے گی۔ اور خود ایجاد جوڑے کی تقدیصوں کے لئے بندوں قبل ایذا کا ح ہو گی، اس سے زیادہ دھڑائی، مکشی اور ہدینا دی اللہ کے جواب میں اور کیا پوچھتی ہے۔

سورة نساء ہی میں فرمایا گیا۔

الْوَجَاهَ عَلَيْهَا مُؤْنَى عَلَىٰ
الْقَسَّاعَ يَبِينَا فَصَلَّى اللَّهُ
يَعْصُمُهُمْ عَلَىٰ تَبَعِيفَةِ يَبِينَا
أَنْفَعُوا أَمْ أَمْلَأُوهُ
تَوْا مِنْ عَرَبِيٍّ سَبَبَتْ هِيَ اسے ہیں جو کنٹم یا ادا سے یا فرد کی گرفتاری کرے اس کی ضروریات مہما کرے اور اس کے معالات کو درستگی کے ساتھ چلاۓ۔ خود آرت ہی ہی صریع طور پر بندوں کی فضیلت دیرتی کا ایک باعث ہے بتایا گیا ہے کہ وہ اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ اب ذرا ان غرض پرستیں کی جائیں کہ انہاڑہ لگائے ہو جوڑے کے جواہیں یوں کہتے ہیں کہ شہر شادی کے بعد بیوی کی جو مالی کفالت کرے گا اس کے معاہدہ میں اسے پہلے ہی بیوی کے سرپرستوں سے معقول رقم دصوں کریں چاہئے، کوئی اش کے عطا کردہ فضل کو وہ بلا تکلف مرد کی لوحی خطرات سے کھرچ، بنا جاہتے ہیں، سچے کہ مال خرچ کرنے کو اللہ نے وجہ

فضیلت قرار دیا۔ اللہ فرماتا ہے۔

وَلَا تَنْهَىَنَا فَاصْلَى اللَّهُ
يَبِينَهُ بَعَصَلُهُ عَلَىٰ تَبَعِيفَهُ۔ مقابلہ میں اللہ نے جو فضیلت دی ہے اس کی تمنامت کر دی۔

اب لامی اور پرست لوگ مال خرچ کرنے اور بیوی کے اخراجات اٹھانے کو فضیلت تو کیا سمجھتے تھیں بھتے ہیں اور بیوی بے جہاں کے ساتھ مطالی کرتے ہیں کہ اس تھیت کے بدلتے ہیں اس بیوی کے سرپرست پہلے ہی سے معقول رقم اور جوڑے دیں، خرچہ اپنے جوش تھے ہیں جو کوئی بھیں اللہ کو مال خرچ کرنے کو فضل ہی قرار دیے رہا ہے اور حکم دے رہا ہے کہ جس کو اس فضل سے تھیں لواز آگیا میں اس کی تمنا کرنے کی فدو نہیں، اس کا حکم امطلب یہ ہے کہ جہاں عورت پر کمانے کی مدد نہیں ہے وہیں یہ بھی ذمہ داری نہیں کہ بطور جوڑے کے مرد کو کوئی رقم ادا کرے۔ اور جو لوگ ایسا رواج پلاتے اور اس پر مل کرے ہیں وہ صریحاً اللہ کے تافران ہیں تم بیوی پر مال خرچ کرنے کو اپنی بندگی سے فضیلت کا سبب نہیں بلکہ مستقل تھیت سمجھتے ہو تو خوب جان لی کہ یہ تھیت اللہ کی ڈالی ہوئی ہے اور اس نے تھیس یعنی بھیں نہیں دیا ہے کہ عورتوں کو بھی تم اسیں اگر قناد کر دے تماشا پئے کہ ابھی تھیت قوم بعدیں بھیلو کے اس سے پہلے ہی چوتے والی بیوی کے سرپرستوں سے تم رقم اٹھوڑے ہے ہو سورہ نساء ہی پر موقوف نہیں۔ قرآن میں جہاں کہیں تم ملکح سے تعلق تصریحات دیکھو گئی ہی پاؤ گے کہ مالی ذمہ داری شوون ہی کے سرپرست اور عورت سے تھیں وصول کرنا خیطان کا پلایا ہوا طلاق ہے۔ مثلًا سورہ سمعتوں میں اللہ فرماتا ہے کہ اگر موسی عورتیں جہاں جرت کے ایں تو لَأَنْجِمَّأَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْجِمُوهُنَّ تھا رسائی کوئی سمجھ جیوں اگر ان سے یاد اُتھیت محو ہئی آجود ہئی تھا کہ بیوی شرطیکہ ان کے ہر انس بھی کس تقدیر الزرام کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہار بار یہ ہدایت فرماتے ہیں کہ بیوی کے سرپرستوں سے کلکھ مت کرو، سوائے گمراہ بولو اور فشن پرستوں کے سرکی کچھ میں یہ بات نہ آئے گی کہ عقدہ تکلیخ میں مال خرچ کیا ہو رہی کے ذمہ سے اور وہ صول کرنا عورت کا حق ہے، یہ اس موضوع

ہم سمجھتے ہیں کہ قرآن کی آیات مکملات کے بعد کیوں اور کہنے سننے کی صورت پا تی نہیں رہ جاتی لیکن آخری صورت میں اقسام جنت کرنے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح افاق و افعال بھی حرمت پیش کئے دیتے ہیں تاکہ خداوند مَنْ هَذَا عَنْ
بَيْتِهِ وَمَنْ خَيَّرَ مِنْ حَقٍّ عَنْهُ فَمَسْتَحْيِيَةٌ مُهَرَّبٌ جس کو
مرنا ہے قیامِ جنت کے بعد اور یہی جس کو جینا ہے
قیامِ جنت کے بعد۔

(باقی آئندہ اشارات اللہ)

گی تمام ہی آیات جمع کر کے مفتول کو طول دینا نہیں چاہتے۔
سجادہ نہیں کے لئے تو ایک ہی آیت کافی ہے۔ جتنی آیات
کریم نے نقل کیں ان سے تشفی دہو تو پورے قرآن کو دیکھو ڈالو
کہیں بھی تحسیں کوئی الیٰ دلیل نہیں ملتے گی جو نام نہاد
جوڑے کا جو اثبات کر سکتی ہو اور اسے کیونکر انتہا تعالیٰ
جن حقوقی و قیود کی بار بار تصریح فرماتے ہیں کیا وہ خود یہی
ایسے فعل کی بھی اجازت دی دیں کہ جوان حقوق و قیود کو
یا مال کرنے والا ہو۔ یہ یات دلوں اور اگر اپوں کے سوا
کسی کے باہر کرنے کی تھیں۔

اصول تفسیر [سخن اسلام ابن تیمیہ کے ایک
تیسی رسالہ کا سلیس اردو ترجمہ
سچ جواہی مفہیم و قیمت ایک روپیہ

بیان غالب شرح دیوان غالب [تمہارت
عده گی کو
چھا پا ہے۔ صفحات ۲۴۳-۲۴۵ قیمت مجلد چھ روپیہ۔

گلہستم و تحقیق [برٹے برٹے شا عروں کا منتخب
بطور ضمیر شامل ہیں۔ صفحات ڈھائی سو سے دیا دہ۔
(تمہارت صرف ڈیڑھ موسیٰ پیہ)

کنزیز [ایک اصلاحی ناول۔ محمد مبارک
دھجیپ پیرا ہیں۔ قیمت ساٹھے تین روپیے۔

لطائف علمیہ [مشہور زمانہ حدیث حضرت ابن الہوی
کی شہرہ آفاق تالیف۔

"کتاب الاذکیا" کا سلیس اردو ترجمہ
اس کتاب میں سیکڑوں الیٰ دھجیپ کھایات جمع کی گئی
ہیں جو زراع، فراست و تہانت، حافظاً، جودت بلطف طیف گوئی،
یوں سمجھی، کہتے آفریقی یا عالماد دقت نظر، بغیر کہ تاریخ نہ پیش کرے
ہیں۔ بے حد دھجیپ۔ قیمت مجلد پانچ روپیے۔

مکتبہ تجھی دیوبند (بی بی)

جمع راہ کا اسلامی قانون نمبر [بیرونی
تحفہ اور قرآن فرمائیں لوری ذکر حاصلی تھیں، اب پھر تیات
کو مشتمل کر کے تھے ہبہا کے ہیں شانہن فائدہ اٹھائیں۔
مکل ہردد جلد رآٹھ روپیے

عظمت اسلام [اداکر پڑا، محیب آزادی
تین ضمیم جلدوں میں مکل
یہ مشہور زمانہ تاریخ تعارف کی محتاج تھیں ہے۔ پاکیں
یہی عذر کا غذاء اور دشمن طلباء احت و کتابت کے ساتھ جیبی
ہے۔ یہ نے بھلکل چند بیٹھ حاصل کئے ہیں۔ جلد وی پر
جیسن گرد پوش۔ قیمت فی سیٹ مکن چھتیس ۳۰ روپیے

فتنه انکار حدیث کا منظروں میں نظر [بڑی جامع
اور دھجیپ ایمان افروز کتاب۔ جس میں ملنکہ بن حدیث
کے فرمودات پر بڑی دلچسپ اور فکر انگریزیز ہی میں
دو حصوں میں۔ ساٹھے چھ روپیے

سیرت عمر ابن عبد العزیز [اس حلیل القدر
ہستی کی مفصل اور
مستند سوانح۔ جس کی غلافت کو بہت سے علماء نے
با پنچویں خلافت راشدہ سے تعمیر کیا ہے۔

پریشانیوں کا حل

حق تعالیٰ کی طرف کامل توجہ سکون قلب کا باعث اور پریشانیوں کا حل ہے۔

عصر حاضر کے انسان کی ذہنی الجہنیں طب و حانی کی نظر میں۔

نشاد و بیماری کا اثر ان تکب پر نہیں ہوتا جن کا
قبلہ توجہ حق تعالیٰ کی ذات کامل ہے۔ نشاد و انحال
سدا کرنے والی بیماریاں اس شخص کے بدن پر جملہ
کرستھیں جس کا قلب ہر آن ملازم حق ہوتا ہے اور حضور
معجزہ اللہ جس کو لف دام ہے۔ افسوس تو اس کا ہے کہ
ہم اس طرف بالکل توجہ نہیں کرتے ہیں نامکنات
کی توقع بھی لوگوں سے نہ کرنی چاہئے میکن اتنا
شورہ ضرور راجا سنتا ہے کہ ہر در دز جس لمحوں
کے لئے نیاز دھکنگی کے ساتھ ذات الہی کی طرف
توجہ کر کر جو مہاری زندگی کا سدا، دمہتا ہے اور
ان لمحوں میں سرور مکنیت اپنے قلب پر طماری
کریں۔ اس عرصہ میں حسام پر خیالات سے تلب
کو خالی کروں تمام حرص و اناہیت عدادت اور فرط
و دردنا یافت سے فارغ ہو جائیں اور قلب کو محبت و
انس سے پرکریں اور سکون اور در کام کر زبانیں
سلی جذبات و سقی خیالات کا قلب و حصن سے دوہ
ہو جا ناہی مکنیت و سرور کا قلب میں پسیدا ہوتا ہے۔
ع: ۷۷ از خود چوکر ہر چیز است خوش ۷۷

دادارہ ہمدرد صحت کی طرف سے شائع کیا گیا۔

دلی۔ انسان نے مادی اور ذہنی ترقی کا نیکیا ہے
پھر بھی اسے سکون قلب حاصل نہیں اور بیسوں صدی کا کا
ترقی یا غذا انسان الفرادی سلحے سے نیکیں لا اتو ای اور عالمی سلط
تک ذہنی عالم اٹھینا انتشار اور پریشانی کا شکار ہے آخر
اس کا علاج کیا ہے۔ ماہنا مہر "ہمدرد صحت" دلی (ایرل وکھڑو)
میں ناضل مضمون نگاری اکثر میر ولی الدین صاحب (جامعہ
عثمانیہ) نے غالباً اشارہ دی اشارہ دی اس سوال کا جواب
دیتے اور اس گھنی کو سمجھا سکتی کو شش کی ہے۔ موصوف
"صحت و شفا" کے زیر عنوان اپنے مضمون میں لکھتے ہیں کہ
کلی تعاذه یہ ہے جس میں کوئی انتشار نہیں کر اگر شکار ہے
قلب و ذہن میں گل شاداب کا تصور قائم ہو جائے اور کوئی
دوسرے اخیال مخلل نہ ہو تو فرج و سرور سے قلب کی فضا سعور ہو جائی
ہے اور سکنیت دطانیت ہمارا حال ہو جاتا ہے۔ باطن کی یہ
سمیفیت خارج یا آفاق پر بھی طاری ہو جاتی ہے۔ موصوف
اینجی بات کی دضاحت کرتے ہوئے آگے چل کر اس مضمون میں
لکھتے ہیں کہ "اس تعاذه کے تحت اگر ہم اپنی محبت کام کر حق
تعالیٰ کی ذات کو تقدیر اسے لیں یہ تو تمام رحمتوں اور فتوں کا
مدد نہیں اور فرج و سرور کام کر تو پھر قوانین حیات
کے ساتھ کامل تطابق دوافیں پسیدا ہو جاتی ہے اور ہمارے
تمام حالات میں کامل ترتیب اور ہم آہنگی پسیدا ہو جاتی
ہے اور تمام دردوں کا درمان مل جاتا ہے۔"
ڈاکٹر صاحب موصوف اس نکتہ کی مزید دضاحت
اس طرح گرتے ہیں کہ۔

تفہیم الحدیث

آغاز بخاری کی تفہیم (کتاب الوحی)

قطعہ ۱۵

اَنْهُلُ الْكِتَابَ تَعَالَوْا إِلَى سَلَمَةَ بْنِ عَبَّادَيْنَ وَبَشِّيْنَكُرَمَ اَنَّهُ لَمْ يَعْبُدْ اَكَلَ اللَّهَ وَلَمْ يَشْوَدْ بِهِ شَيْئاً
وَلَمْ يَغْنِ بِعَصْسَابَعْصَنَا اَنْ رَأَى بَانَجَنَ دُذُنَ الْقُرْآنَ تَوْكِيْفَ اَشْهَدُنَا بَاتَ مُسْلِمُونَ۔
آل عمران روکن دیکی ہے ایت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس گایا نامے کا جسے چوپ سے ہر قل قیصر یوم کو بھیجا تھا اور اس کا ترجیح پہلے آچکا ہے۔
ایک بار بھروسہ دیکھ لیجئے ہے۔

لکھاں ایک کتاب ادا ایک ایسی بات کی طرف جو ہائے اور تمہاں باہم بکار ہے کہ یہ سب اللہ کے سوا کسی کی پرستش نہ کریں
اور نہ کسی کو اس کا شکریہ ٹھیراں اور نہ ہم اللہ کے سوا ایک دوسرا کو اپنا معبود بنائیں۔ بھرا گروہ قبائل نہ کریں تو کہدا گواہ رہتا
کہ ہم تو حکم کے تابع ہیں۔

اس نے فتح الباری کو تجویز کر لیا ہے اور شریح کی طرف جو عکس زمانہ نزول مگر
یہاں بھی کوئی فیصلہ کرنے والی بات باقاعدہ آتی۔ تب براہ در استقریب
سے رہنمی حاصل کرنے کی سعی کی۔ اس مقام پر ان بخوبی کے ذمہ کی تو
مجھماں کا تھہرہ مجھی کا ہے اس سوال میں یہاں ہو اکھڑو کا تیر تذکرہ
خط قبورت پہلے سلسلہ کا خریر فرمودہ ہے مجھ کیے مگن ہو اکریہ آیت
ہیں جس پر اپنی سی گلگ و دو کے بعد ہم پہنچے ہیں۔

صورت یہ ہے کہ اس سورہ میں چار جدید احادیث فہریں ہیں
اگر تو عنیت مقصد اور طلوب کے اعتبار سے ان میں ایک تقدیم
کا بسط نہیں موجود ہے اور جس طرح ایک غیر مقطع دھالک سچ کو مختلف
دانوں کو یا ہم در گور بطور لکھ کر رکھتا ہے اسی طرح مرکزی مضمون نے ان
فاریر کو خدمتی کے ساتھ بروکار رکھا ہے لیکن ظاہری اجزاء کا اعتبار
سے ہیں ہر حال یہاں چار مختلف تقریبیں۔ ان چاروں کا نامہ نزول
ایک نہیں ہے جس آیت کا معاملہ درپیش ہے وہ ساتوں روکن دیکی ہے
ہی آیت ہے۔ اس سے غیر کو تقریبیں تکون ہے متعلق خبر شواہد میں عدم
ہوتا ہے کہ ان کی آیات و قدیم جو اس کے موقع پر مشتمل ہیں نازل ہوئی
ہیں۔ اسی لئے جن مصنون نے۔ اللہ ان پر رحمت فرمائے زمانہ نزول
کی کا حقہ، حقیق نہیں کی انھوں نے منتقل بعد کی مذکورہ آیت کو بھی

اس کے مطالب پر نظر والے سے پہلے یہکی۔ خاص پہلو بخش طلب
یہ ہے کہ اس آیت کے نامہ نزول کے بلکے بیہقی فہریں میں اختلاف ہے
بعض کہتے ہیں کہ یہ قصہ و فذ جسran کے سلسلہ میں نازل ہوئی۔ وہند
پنجان کا تھہرہ مجھی کا ہے اس سوال میں یہاں ہو اکھڑو کا تیر تذکرہ
خط قبورت پہلے سلسلہ کا خریر فرمودہ ہے مجھ کیے مگن ہو اکریہ آیت
ہیں لکھی ہی ہو۔ اس کے جواب میں بحث اس کا کہ فیض فہریں زمانہ
نزول کے بلکے ہیں نظر ثانی کرتے اور میں حقیق فرمائے انھوں سے پہلے
تاولیں شروع کر دیں۔ بقول حافظ ابن حجر عسقلانی کہاں کہیر آیت دو
مرتبہ نازل ہوئی ہے۔ ایک اس خطے پہلے ایک بعد میں اور بعض نے
کہا کہ یہ الفاظ اخود رسول اللہ کے ہیں اور بعد میں اللہ تعالیٰ نے بعض
بعینہ نازل فرمادیا ہے۔ یہ دونوں تاویلیں چونکہ کوئی متفق و میں
انپے ساتھ نہیں رکھتیں اس نے تیخال و گان سے زیادہ ان کی کوئی جیشیت
نہیں۔ شاید اسی لئے بعض فہریں نے تاویل کے عرض زمانہ نزول کے
بارے میں هر چیز کی اور آخر کار فیصلہ دیا کہ یہ اس خطے سے قبل بدرو
اُحد کے درمیان نازل ہو چکی ہے اور اس کے مخالف بیوہی ہیں۔
حافظ ابن حجر نے مختلف اقوال بیان کر کے اپناؤنی فہریں نہیں
دلایا ہے۔ فیصلہ کی کوئی بر جان اور غالب گمان بھی وہ ظاہر نہیں ملتے

بیوید بھی اصول و حدایت ہی کے قائل ہیں میشکن نگ کو جو صدای دیتوں
کے قائل ہیں بڑے خدا کو ایک بھی مستحق ہیں۔

اب بحث چھڑی کی اسلام کا اطلاق صرف دین بھری ہی ہی
پر ہوتا ہے یا سالقدیم ہیں پر بھی ہوتا تھا شیخ جلال الدین سید علیؒ^ر
نے اس پرستقل رسالہ کو حمداللہ اور علماء زرقانیؒ نے اس کا استبلہ
نیقل فرمایا کہ دو ایمان سالق کے پرروں کو صرف ہوس کہا جاتا تھا۔
اسلام دین بھری ہی کے پرروں کیلئے خاص ہے۔ اس دعویٰ پر سید علیؒ^ر
نے آیات بھی میں کی ہیں مگر خود بھی اس استشهاد سے غیر طبعی ہیں
وہ عالم تم کریا تو بعض آیات ایسی سائنس آئیں کہ دعویٰ باطل ہو انظر
آیا۔ یہ مشکل ہی تھا جس دعوے کو ثابت کرنے کیلئے رسول نکھن کی
مشقت گوار کر کر جکے ہیں اُس سے آسانی ذمہ دار ہو جاتیں ہتھی
صلحیتوں کو جمع کرنے کی بھی تاویلیں کر دیں۔ اب کون کہے کہ
تاویلیں کس درجہ کی ہیں۔

ہم اس باب میں جو کچھ بھی ہیں وہ سیدھے سادے لفظوں میں
یہ ہے کہ بلا شریعتی مسوں پر بھی فقط سلم کا اطلاق ہوا ہے اور قرآن
اس پر شاہد ہے مثلاً حضرت یعقوبؑ نے صاحب زادوں کو صیحت
کرتے ہوئے فرمایا۔ فَلَا تَسْوِنُكُمْ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ۔
یوسف عليه السلام کی دعا ہے تو فتنی مسلمانوں اور المحتقی بانصار الحسين
حضرت ابراهیمؑ کے بائی میں ارشاد ہے کانتہ، حنفیاً مسلمان۔
تو فقط سلم کا اطلاق تو ہر حال پہلوی کے لئے ہوا۔ البتہ پھر یہ اطلاق
با عقیدہ لغت تھا۔ اسلام کے معنی خود کو مکمل طور پر پروردگار نہ کے ہیں۔
کوی مسلم وہ ہے جو خود کو اللہ کے پروردگار نے اور اسی کے احکام کی تبعاً
کرے تو حضرت یعقوبؑ کی وصیت ہو یا حضرت یوسفؑ کی دعا یا اللہ کا
ارشاد۔ یہی لغوی معنی اس بیان نظر ہی۔ بعد میں اُنتہت محمدؑ پر
اس کا اطلاق کیا گیا تو اگرچہ پہلادی طور پر لغوی معنی مراد تھے، میکن
چونکہ دین بھری ہی انصباد، سیدھی کی اور اطاعت کی شان پر لمحات سے
مکمل کردی گئی اس لئے فقط سلم کو اس کے حق میں ایک مخصوص ص
ھط طرح اور لقب بنادیا گیا۔ اس کی مثال یوں سمجھتے ہیں صدقیۃ لغۃ
پرروں شخص کو کہہ سکتے ہیں جو کامل طور پر سچا ہو اور فاروق ہر اُس
شخص کو کہہ سکتے ہیں جو مختلف امور میں بہتر ہوں فیصلہ کرنے والا ہو۔
لیکن اپ جانتے ہیں کہ یہ الفاظ تمام دنیا سے اسلام میں مکخصوص

انھی آیات سے جوڑ لیا اور خال کیا کہ بھی مشترک ہی میں تازل ہوئی ہے
مالا بلکہ حقیق سے پتہ چلتا ہے کہ ترول کے بیلو سے ان آیات کا سلسلہ
ٹھیک وہاں پرتوں ہو گیا جہاں چھٹے رکوع کا فشاں ہے۔ یعنی لفظ
بانہ مقصود اُن پر اور یا اُن کتاب سے باعتراف ظاہر کریں گے
قرآن شروع ہوتی ہے جو متعدد روکوؤں پر کھلی ہوتی ہے جو کا خطاب
بیویوں سے ہے اور جس کا رانہ نزول ہوتا ہے خود اُنہوں کو جاتی ہے کہ کیوں کراؤ
کے درمیان ہے۔ اس طرح یہ صفات ہو جاتی ہے کہ کیوں کراؤ
خط میں بیان آیت لکھی گئی جو حضور نے ہر قل کو مجھوں پر تھا۔

اب بطالی کی طرف آتیے۔ ویسے تو اس آیت سے یہ بتا
بالکل صاف ہو جاتی ہے کہ بیویوں نصادر ہیں جو شرک پا یا حارہ تھا
وہ ان کا اپنا منہ مظلوم تھا اور فی الاصل ان کی بھی آسانی مکابوں
میں ٹھیک توحیدی کی محنت دی گئی ہے تاکہ انہوں نے عقائد
کی تھیں وہ ان کابوں سے منسوب کر سکتے ہیں۔ ہر قل کا اس خط سے
درستہ ہوتا اور اس کی تروید کرنا بھی ظاہر کرتا ہے کہ یا خر اور خس۔
معصوب نصادر ی خوب جانتے تھے کہ خداونکی آسانی کتابیں بھی
تھیا فدا ہی کی پرسش اور شرک۔ میں اتنا کیلیم دی گئی ہے ورنہ
حضرت علیؑ کے خط پر تریل فرما کر تکرواہ صاحب ایسا بات ہمارے اور
مسلمانوں کے مابین شرک اور سادی کب ہے کہ یکم ہی اللہ کی
بندگی کریں اور اس کے سوا کسی کو رب نہ بنائیں۔

جان نک عقل کا تعقیل ہے وہ خود کہنے ہے کہ اللہ نے کسی بھی
زمانے میں کسی بھی قوم کے پاس جو کتاب بھی جو گی اس میں لازمی ہی ہوگا
کہ تمہاری بندگی کر دیں تو سو کوئی بندگی کا سبق نہیں مالیا ہے
ہر مسلمان کو بعد میں تو اندھے خالص توجیہ کی ہے ایسی بھی اور پھر شرک
کی اجازت دیتا ہے۔

لیکن اس صاف اور سیدھی سی بات میں بھی ہر گاہ پر پسند
طائع نے گراگری کے راستے نکالے ہیں۔ اشکال وار کیا گیا کو نصادر
تو شکیت کے قائل تھے پھر کیا مطلب ہے سو ایسے نہاد فیلم کا، کبھی
شکیت اور توجیہ سادی پوچھتے ہیں!

جواب دیا گیا کہ ظاہر میں چاہئے کوئی کچھ کہتا ہے مگر حقیقت
تمہارا کو واحد بھی سلیمان کرتا ہے۔ نصادر اپنے آپ کو موحد ہی کہتے ہیں

سلامی طبع اور علی مذاق سے نوازائے وہ ضرور جانتے ہیں کہ موصوف بہت بلند ہا یہ عالم سخے اور تغیریں لکھتے ہوئے ملائے سلفت کی خصیم تغیریں ان کے ساتھ رہی ہیں۔ اور یا یا من دون اللہ ہی کی تفصیل تو ضمیح میں تقطیع اڑیں:-
شہیدوں اور ولیوں کی قبروں کی چھاتہ کرتے ہیں شہادت سجے اور ان کے گزارگرد ہو اف کرنا اور پرچار غبلتا اور ان پر مقام خواریں اور عیدوں کی طرح ہر سال ان پر جمع ہوتا اور اس کا نام وس رکھا۔ حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس سے قال الدین ما نزل بر رسول اللہ . روایت ہے کہ جب رسول اللہ کو مرض یافت لاقی ہوا تو وہ بدی یا ملکا مرض اپنے چہرے پر جا درج پیش نئے تھے وہ جب ساس گھٹے لگا تو قادر ہے ہے مثاکر فرماتے :-
”یہود ونصاری پر الشک بعثت ہو جھوٹ پتہ خیام کی قروں کو عادتگاہ بنالیا۔“

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ”پس نحمد اللہ عن مثل ما ہنسنے“ کو جو اس طبع کی جو کہوں سے جو ہو جو د نصاری کہتے ہیں ہیں (نجاری وسلم) اور اسی کے شلن روایت کیا جا اور عن ابن عباس لعن اللہ عنہ اور روایت القیوی للبغدادیں اور عنہ ایں عباس کیا حکم کے اور عنہ ایں علیہما المساجد والمسوچ۔ سے اسکی صدقہ کو صحیح فرمادیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسے بعثت ہوا اللہ کی قبروں کی زیارت کر لے الیسا پر اور قبروں کو جادہ تھا جسے اور ان پر جو راغب جانے والوں پر۔

~~~~~  
”خودو کے اس امداد مبارک کے ہارے میں عین شاہین شاہ قسطلیؓ سے تصریح کی ہے کہ تمہل سے اس خط کا یہاں عظیم سونے کے ڈبے میں رکھا

خشبوتوں کے لئے بولے جاتے ہیں۔ ان کا ستر جس طبع ان کے لئے معرفت ہا تو ہوئیں آتا بلکہ شجاعین رضی اللہ عنہما کے مقدس وجہوں میں آجائے ہیں اسی طبع نقطہ مسلم“ ایک تین اصطلاح اور نام میں کہاے جس سے مراد صرف وہ امت ہے جو دین محمدی پر بیان لائی۔  
چلے ہے وہ عمل خدا کی نافرمانیوں ہی میں عیناً ہو۔ ایک مثال خود فن حدیث ہی میں یہ ہے کہ لفظ حافظ ایک خاص قبیم میں استعمال ہوتا ہے میکروں حقیقتی حدیث لگنے ہیں، لیکن علماء بن حجر کو چنان لبطور لقب بھی حافظاً ہما جانے لگا ہے اس لئے فن حدیث کے ضمن میں چنان کہیں مطلقاً حافظاً فظاً بولا جائے وہاں سو سو کے لئے حجر کسی کی طرف ذہن نہیں جاتا۔ ایسا ہی قصر لفظ مسلم کا ہے۔ علماء بن حجر ایگر یوں کہتے کہ حیثیت لفظ کے لفظ مسلم کا اطلاق پہلی ایسی امت پر نہیں ہوتا تھا بات بالکل صاف تھی، لیکن اس حیثیت کی قدر لکھتے بغیر دعویٰ کہیں امریت محمدی ہی کے لئے یہ لفظ خاص ہے ابھکا باعث ہوتا ہے یہ لفظ لقب کیسے بناؤ اس کی بھی تصریح قرآن ہی میں ہے

سورة حج کے اختتام پر فرمایا:-

مِنَّةٌ أَبْيَكُمْ إِبْرَاهِيمَ  
وَرِبَّهُ لَهُ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ  
هُوَ سَقِمَ الْمُسْلِمِينَ  
مَنْ هَذَا نَمَ مُلَانَ رَحَابَهُ يَهْدِي  
مِنْ قَبْلِ وَقْتِ هَذَا۔ اور اس تراث میں

یہ بحث الگ ہے کہ یہاں سعی کا فاعل کون ہے۔ یعنی نام نکھنے والے حضرت ابراہیم ہیں یا اللہ تعالیٰ۔ بعض نے کہا کہ حضرت ابراہیم مراد ہیں اور اشارہ ہے اس دعائی طرف جو سورۃ لقہ فرس آئی ہے وہ مرن ڈریتیا امامہ مسیلمہ لاک، اور بعض نے کہا کہ نہیں خدا باری تعالیٰ ہی مراد ہیں۔ ہمیں اس جل جس اس کا تصدیق کرئیں گی ہرودت نہیں کہ کوئی ماقول راجح ہے۔ اگر حضرت ابراہیم ہر اور لئے لئے جائیں تو بھی اُن کا نام رکھنا کافی ہو گا خصوصاً جلد اللہ تعالیٰ زوردار طرق پر اس کی تصدیق و تائید فرمائے ہوں۔  
اُر بِاَمِنِ مُؤْمِنِ اللَّهِ

ببعثت و مشرک کے موضع پر ہم تو لکھتے ہیں، رسمیت ہیں۔ یہاں جی چاہتا ہے کہ صاحب لفظ میرظہ ہی کے کچھ فقرے نقل کر دیں جو اخbor نے اس مقام پر لکھے ہیں۔ موصوف کس شان کے عالم تھے اسے الٰہ کرت بدعت تو کیا جان سکتے ہیں۔ ہاں جن لوگوں کو اللہ نے خوش ذوقی،

بیجان مکنے ہوئے"

"اُن "میں نے بات اس جواب دیا" پیغمبر کے ایک صفاتی  
اویجکر صدیق کی شبیہ ہے۔  
اور یہ باتیں طرف والی ۹ شاہ نے انگلی سے اشارہ کرتے  
ہوتے سوال کیا:-

"یہ دوسرے صحابی عکف فاروق ہیں" میں نے جواب دیا۔  
تو ریت کی پیشیں گوئی کے طالب "شاہ نے کہا" سبی دفعہ  
ہیں جو تحفے دین کو باہم عوچ تک پہنچانے کا ذریعہ میں ہیں۔  
حضرت دیوبندی ہوتے ہیں:-

"جب ہیں نے اور گاہ رسالت میں واپس پوکریں رکھے تو اُنہوں  
جنہوں کو سنبھالو جو حضور نے فرمایا کہ قیصر نے مجھ پر اسلام کی  
ترقی اپنی دھوکوں کے باخوبیں کمال کو پہنچا گی۔  
یقینہ بظاہر تاقبل یقین سلطنت ہوتا ہے۔ لیکن غور سڑی کھٹکے  
تو کم تک حصہ کی ذات گرامی کی حد تک اس میں کچھ استبعاد اور  
استخار نہیں ہے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا،

اللَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ جھیں ہم نے اس کتاب دی ہے وہ اسے  
یقْرَأُونَهُ كَمَا تَرَوْتَ دخولی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح  
آتَنَاكُمْ وَإِنَّ فِرْسَيْتَهُمْ بِهِوَتِنَّهُمْ کو۔  
مِنْهُمْ لَيْكُمُونَ السَّاجِنَ لیکن انہیں سے بعض لوگ حق کو صدا  
وَهُنَّمُرْتَضَوْنَ۔" چھپتے ہیں در آنکی کوہ جلتے ہیں۔

کیا اس سے یہ نہیں ظاہر ہوتا کہ کتب آسمانی میں نہ صرف محمد  
صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے جی بیوگا بلکہ اسی تفصیلات بھی بتاتی  
گئی ہوں گے جن سے حضور کی ایک اخضع شبیہ لوح تلب و دلاغ پر قرآن  
ہو جائے۔ بہت زیادہ واضح اور مفصل تعارف کے بغیر اللہ تعالیٰ  
یہ نہ فرماتے کہ کہا عصر فون اپنا عہم۔

وہ خط جو حضور نے پیغمبر کے یہودیوں کو لکھوا یا تحفے سے بھی  
بیان پھر شہادت لیا جا سکتے ہے۔ اس میں تحفے کے اہل تواریخ!  
کیا اللہ نے تواریخ میں یہ نہیں کہا کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور کیا  
اس میں محمد پر ایمان لانے کا حکم لکھا ہو ہیں ہے؟

اور بھی تحدید دروایات میں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حملہ  
تواریخ میں حضور کا فضل ذکر کے ایک اہم سلطنت تھا اور وہ یہودیوں کا

اور پھر یہ بادشاہیوں میں بطور امامت میور و مشتعل ہوتا رہا۔ فرنگ  
کے بادشاہ نے سیف الدین فوج کو سونے کا ایک صندوق خود مکمل با  
اور اس میں سے ایک خط کالا جس کے بہت سے حدود نظری ہوتے  
تھے اور بعض دھنڈے پڑتے تھے۔ اس نے بتایا کہ یہ تحفے پیغمبر  
کا خط ہے ہمارے دادا قیصر کے نام کا اور ہمارے آبا دادا جہاد و محیت  
کرنے رہے ہیں کہ اس خط کی نہیاں ہیت حفاظت کی جائے جب تک  
یہ ہمارے خاندان میں محفوظ رہے گا سلطنت بھی محفوظ رہے گی۔  
وہ اس خط کی بہت حفاظت کرتے ہیں۔

یہ ملکہ سوریہ کیا اس حفاظت کے زمانے کی بات بتائی جاتی ہے  
اس کوہ میں اس وقت حقیقی نہ ہو سکی کہ اس کا تعین کس حدیجی ہوئی  
ہے۔ فرنگ کے بادشاہ نے قصر کو "دادا" کہا ہے۔ بظاہر اس سے  
حساب لگالینا آسان ہے، مگر یہ حساب اس لئے قابل اعتماد نہیں  
ہو سکتا کہ عربی محاودے میں اجداد میں سے ہر ایک پر "دادا" ہے۔  
کا اطلاق سر لیا جاتا ہے جیسے کہ اب پولکر جزا احمد مرادی ہیں۔  
بخاری کا ارشاد میں وہیں ہائیں بالغ نظر محدثین کی

کتابوں میں ایک حیرت انگیز واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ یہ قاصد رسول  
حضرت دیوبندی ہے کی زبانی ہے۔ ہیalon کو جو لفظ بادشاہ اور  
(الوصیان) کے درمیان ہوئی اہل دربار تو اسی پر بر افراد و خدمتی ہے۔  
مکتب گرامی صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھے جانے پر اور بھی بھڑک  
چلتے۔ بادشاہ نے دربار پر خاست کیا اور دوسرے دن بھی ایک  
شاندار محل میں بیا۔ وہاں میں نے ایک بڑے کمرے میں دیکھا کہ  
ہر طرف تصویریں ہی تصویریں آؤ رہیں ہیں۔ یہ کل تین سو تر و تھیں  
اس نے بادشاہ نے مجھے مخاطب کیا "یہ سب تصویریں نہیں اور  
پیغمبروں کی ہیں۔ کیا تم بتاسکو گے کہ اس میں تمہارے نبی کی کوئی  
تصویر ہے؟"

میں نے خود جائزہ لیا، واقعی ایک شبیہ خود رسول اللہ کی  
وجود تھی۔ اس کی طرف اشارہ کر کے اقرار کیا:-  
"یہ ہے"

"بے شک" بادشاہ بولا۔ "بھی آخری نبی کی شبیہ ہے۔"  
پھر ایک خطہ خاموشی کے بعد اس نے پوچھا:-  
"وہ جو اس شبیہ کے دامنی طرف شبیہ ہے اسے بھی

پر قصہ کر سکے۔ یہ کلم کا فاتح ہے شک ایک۔ الیسا یعنی شخص ہر کجا جسکے نام میں تین حروف ہوں گے، لیکن میں معاصرہ کرنے والے افسوس کو خوب نظر سے دیکھا ہوں اس کا وہ حلیہ نہیں ہے جو فاروق رشوم کا ہونا چاہئے۔

یہ کہہ کر اس نے وضع قطعہ اور بیعت کی تفصیل بیان کر کے قاصدہ کو ناکام واپس کر دیا۔ قاصدہ نے یہ سب کچھ حضرت عمر بن العاص سے بیان کیا تو انھوں نے فرمایا۔

" یہ تو امیر المؤمنین عمر فاروقؑ ہی کا حصہ ہے۔"

فوت اُبی بارگاہِ خلافت میں ملتوب بیجا یا جس جو جملہ تفصیل درج تھی حضرت علیؓ ایک غلام کی حیثیت میں عازم بیت المقدس ہوئے۔ ایک بھی سوراہی تھی۔ آپ نے یہ پسند نہیں فرمایا کہ میں وار ہزار چلوں اور غلام یعنیں چلے۔ خصلہ کیا رہ استئنے فاصلہ تک تم میں سے ہر ایک سوراہ پر کچھ چلا کا ورد و سرد پیدل چلا جائے گا۔ اتفاق دیکھئے، بیت المقدس قریب آیا تو باری غلام کے سوراہوں نے کی تھی۔ اللہ کے برگزیدہ مند عجیشیت میں اس کی پر و انہیں کی کہ ایک عظیم القدر والی اور حکمران کی حیثیت میں لوگ اسے کیسی خیزیاں کریں گے جب دیکھیں گے کہ غلام تو اور نہٹ پر سوار ہے اور آقا۔ — امیر المؤمنین، ولی عرب ہمار پکٹے پیدل جلا آ رہا ہے۔

اسی بیعت میں بیت المقدس تشریف لائے دیاں کے اعلیٰ بیوں بیسے باخربرو گوں نے آپ کو دیکھا تو فوت اُبی شهر جو اسے کر دیا کیونکہ جلیہ اور وضع قطعہ ان کے ذمہوں میں تھی حضرت عمرؓ کے مطابق تھے۔

اس تاریخی و اقتدار سے پتا چلتا ہے کہ کتب قدیر میں بعض شخصوں صاحبوں کا ذکر ہی اسی قصہ میں سے آیا ہے کہ اس کی روشنی میں انھیں غیر شریط طور پر بھی اپنا جا سکتا ہے۔ کون جانے مرل اور سخوم جیسے علم کو بھی اس تعارف میں دخل ہو۔ بہر حال یہ واقعہ اگرچہ تھے تو پہلی دالا قصر بھی۔ کم سے کم صاحبوں کی شہزادیوں کے پہلو سے ممکن الواقع ہو سکتا ہے۔

ہاں یہ خرط طبہ بہر حال اپنی جگہ۔ اپنی رہتا ہے کہ مصور نے یہ صدماں انبیاء و رسول کی شہزادیوں اخڑکن مخصوصات کو بہار پر تیار کر دی۔ یہ بات قابلِ نعمت نہیں ہے کہ آسمانی کتب میں احمدوز کی تھا نہیں

تمکھیں بے جانا اور خود بادا فوجتھے نہیں ملنا تھا توں کرتے تھے کہ انہیں ایک آخری بھی کاذکر ہائے بہار صور ہے۔ تو اس صورت حال میں کسی مصور کے قلم سے حضورؐ کی شہزادیوں کی جانی محال نہیں کہی جاسکتی۔ ہاں یہ سوال صدور پر مہوتا ہے کہ جیب باڈشاہ نے جملہ تصویرید کو ابتدا اُنبیاء و رسول کی تصویریں بتایا تو صاحبؑ کی شبیہیں ان میں کہاں نہیں آگئیں۔ جواب یہ دیا جا سکتا ہے کہ ممکن ہے کہ شاہ نے اکثر رہنگل کا حکم لکھ دیا ہے۔ آخر دن رات ہی ہم آپؑ ایسے فقرے برستے رہتے ہیں جو میں غالباً اکثر پر گل کا اطلاق کر لیا جاتا ہے۔ تو کیا عیار ہے کہ جنکو چھوڑ کر باتی سب تصویریں انبیاء رہی کی ہوں اور اس کا خطاط سے شاہ نے ذکر قدر الصدر جملہ بولا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اُنہیں میں صرف انبیاء رہی کا نہیں بعض صحابہ تک کا ذکر کرنا تاً تفصیل سے آیا ہے کہ اسکی حد سے کسی مصور کیستے ان کی اشیاء بتانی ممکن ہو جائے۔ اس کا جواب قطعیت کے ساتھ دینا تو مشکل ہے ایکونک غرفہ جو محلہ زیارتی میں موجود نہیں ہے اور ساتھ ہی پر اعزاز دیکھیں کہ زماچا ہے۔ جو انجیل زیارتیں موجود ہیں ان سے بھی ہم برائے نام ہی دلائف ہیں اگر ان پر نظر ہوتی تو ممکن تھا کہ کوئی قریبی قیاس جواب پر پڑتا۔ تاہم تاریخ کی ایک تجھیں ایسی ضرور ہے جو اس مسلمان قیاس کا کام دے سکتی ہے اور وہ سچے حکایت کا داداً تقویج بیت المقدس کی تھی کے مسلمان ایک ستم تاریخی صداقت کی حیثیت میں معلوم خاص و عام ہے۔ یخیفہ دوغم حضرت عمر فاروقؓ رضی اللہ عنہ کے دو غلط کاواعدتے اور متعدد قدیم تاریخوں میں ذکور ہے۔ حضرت عمر بن العاص نے بیت المقدس کا حماہرہ کر کے دیاں کے وجوہ سربراہ ارطبون کو خط پڑھا کہ شہر ہائے جو اسے کر دو۔ خط ایک لیے ادنی کے ماتھے بھیجا گیا جو رومنی زبان جانتا تھا، لیکن تائید کی جگہ کلکتی وہی زبان سے دافتیت کا انطبادر رہ یوں کے آگئے نہ کرے تاکہ اس خط کو پڑھ کر رومنی آزادی کے ساتھ آپس میں اپنے خیالات کا تبادلہ کریں اور اس زہنی رو عمل کو چھپانے کی کوشش نہ کریں جو خط پڑھ پڑھ پڑھا رہا ہے۔

خط پڑھ کر ارطبون حاضرین مجلس سے مخاطب ہوا۔ " نامکن ہے کہ اس خط کو صحیحہ والا اخیر رہنگل (بیت المقدس)

قیصر کے کسی محل میں صدر، ائمہ اور بعض صحابہ کی تیفیقی قسموں میں جو  
خسیں تو ظاہر ہیں یہ روایوں کے لئے معلوم و معروف بات ہو گی۔  
نام عوام نہ ہی خواص تو ہر حال جانتے ہی ہو گلے کہ چار املاک  
ایک عجیب غریب شاہزاد کار فن کا امامت دار ہے اور یہ بھی ظاہر  
ہے کہ یہ شاہزاد کسی روایی ہی فذکار کے موتے قلم کا شرہ ہو گا۔

یا روحی نہ سمجھی مگر کوئی ایسا ہی شخص ہو جا جس کے متعلق یہ وہم بھی نہیں کیا جا سکتا کہ اس نے مسلمانوں سے سازش کر لکھی ہے۔ پھر زیر بحث روایت کے مطابق جب ہر قلپ پھیانتا تھا کہ یہ آخری بھی کی تصویر ہے اور یہ ان کے فلاں فلاں صحابی کی تھڑنہ دیتے کہ ردم کے کچھ اور اپنی نظر بھی اس علم، تعارف میں شرکیے ہوں گے ایسا تو نہیں پوچھنا کہ تھیا پہلی بھی واقعت ہو اور باقی سب کو بے خبر ہوں۔ اس صورت میں آخر ایسا گیوں نہ ہو اک جو ہر قلپ دل سے رہالتِ محمدی کا قائل ہو گا تھا کہ تم ساز ارکین دولت اور

سے رہا ہے میں اس پر مدد کرنا یہی تھا  
سرپر آور دہ اشخاص کو اسی تصویر وں والے تکرے میں بل کو تباہ کر  
تم لوگ جانتے ہو، یہ ابھی اسی تصویر میں ہیں۔ یہ بھی جانتے ہو کہ  
فلان تصویر آخری پتھر کی ہے اور فلاں فلاں اس کے دوساریوں  
کی۔ توجیب ایک شخص نبوت کا دعویٰ لیکر اٹھا ہے تو کیوں نہ  
تصدیق یا نکلزیب سے قبل اسے ایک نظر دیکھ لیا جائے۔ اگر وہ  
تصویر کے مطابق ہو اور اس کے اور ساتھی بھی تصویر وں کے  
مطابق ہی نکلے تو انتکار و نکلزیب کی کوئی وجہ نہیں اور اگر اس کے  
بر عکس نکلا تو ہم اسے قتل کر دیں گے یا کم سے کم اس کے دروغ پر  
ستفہ پوچھائیں گے۔

تاریخ نہیں بناتی کہ ہر قتل نے ایسا کوئی اقدام کیا ہے۔ اگر زیرِ عجب ہے، ایسے کی محدث پر اصرار کیا جائے تو اس الجھن کا حسل ناگزیر ہے۔ آئینہ تم بھی موجود ہیں اور آپ بھی۔ حکم ہے کوئی رواہ نہ کلے۔  
دعا! آئندہ انتقام اللہ

سیکڑوں درجے سے نبیوں کا ہمی اتنا مفصل تذکرہ موجود ہو جو کہ اس کے ذریعہ ان کی حقیقی شہیتوں ہناتی جا سکیں۔ سیرت و کردار کے احصار سے تو بے شک اہمیت کے بلکہ میں کچھ تعمیل اور صفات پختہ اور بیان کئے جاسکتے ہیں، لیکن ظاہر ہے کہ رنی تصویروں کا انقلاب سیرت و کردار سے ہنس، بلکہ جسموں کے ظاہری خدوخال اور اندازہ و ہیئت سے ہے یہ کیسے مکن ہوا کہ مصوّر نے سیکڑوں ہنی اہمیت کی۔ ایشی یونیورسٹی میں بنالک ریکارڈ کوہی قیمت سے قریب تر تھیں۔ ندو کورہ واقع اگر چہ براہ راست تو اتنا بھی ثابت کرنے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر و حنفی اللہ عنہما کی شہیتوں مطابق واقع تھیں، لیکن بالوں سطہ اور الترا ماس سے یہی تاثر نہ ملتا ہے کہ باقی شہیتوں میں بھی مطابق واقع ہی ہوں گی۔ یہ تاثر اگر قابلِ تحاطم ہے۔ اور ضرور ہے تو مرتالان کی وہ عمارات گر جاتی ہے جو آیت قرآنی کہا یعنی فون ایناء ھرم کے سماں کے اٹھائی گئی تھی۔

صحیح علم اللہ کے سوا کسی ہوگا۔ واقعہ بیان کرنے والے تو  
ابن حوزہ میں جیسے تاقد فن اور صاحب درایت بزرگ ہیں لٹکر رہی  
ہے کام نہ لیا جائے تو آسانی یہ کہہ کر روایت کو رد کیا جائے سکتا ہے  
کہ اس کے استاد یا اعتبار اصطلاح صحیح و کیا حسن بھی نہیں ہیں بلکہ  
رد کرنے سے قبل یہ خاص گفتہ نقطہ میں شروع و رکھنا چاہیے کہ اگر تمام  
تاریخ کو حدیث ہی کے قوایدی فن تقدیم کو کوئی پر رکھنا ضروری  
نہ تردد یا لگا تو باہت بہت دُور تک پہنچ گی اور تاریخ کو کم سے کم  
تو سے فی صدی حصے سے دلکش ہو جانا پڑے گا۔

پھر اس کیا بی؟ کیا اس روایت کو در این کے معیار پر  
کے بغیر قبول کر لیا جائے؟ کیا رسالت محمدؐ کی حوثیت اور عظمت  
شیعین کی پوچھدی اس روایت سے ہوتی ہے اس کی سروال انگلز  
یقیضت ہیں دوسرا نظر گوشوں سے آنکھیں بند کر لی جائیں؟  
بہلے یاس کوئی طہرانی خوش بخوبی نہیں۔ تیار اور تابع

کسی ایسے عجیب و غریب صورت کے وجود کا جائز بیشنس کرنے سے قاصر ہیں جو صد ما اندر مارکی حقوقی شہریں تیار کر کے رکھ سکتا ہو۔ شیئے لپٹے علمی و حقوقی منصوب کے تحت قیصلہ کرنے کو یہم ہر وقت تیار ہیں کہ چیزیں ہمایع دادا ترقہ فہم سے باہر ہوں اس سے ناممکن ہونے کا تطوفی فیصلہ ضروری نہیں، لیکن یہاں ایک اور سوال اُبھرتا ہے کہ اگرداقتہ

**رسول اللہ کے ارشادات و خطبات** حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ضروری ارشادات و تعلیمات کا خلاصہ۔  
احادیث کی ایسیں افراد تشریحات۔  
بڑی بچلند ڈھانی روپے۔

# چند عمدہ کتابیں

**اسلامی فقہ** [لکھی گئی نفید ترین کتاب] حجتۃ الاول طہارت، نماز، روزہ اور صدقہ، فقط وغیرہ کے جملہ ضروری مسائل مشتمل ہے۔ قیمت دو روپے سات آنے۔ حجۃ دو مرکوڑہ اور جوچ کے مسائل کو حاوی ہے۔ ایک روپہ پانچ آنے۔ حجۃ سوم چار روپے۔ حجۃ چارم مارٹھے تین روپے۔ مکمل سیٹ گیارہ روپے تین آنے

**سفیہ الاولیاء** [شہزادہ دار اشکوہ کی کتاب] بامحاورہ اور دو ترجمہ۔ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر صحابہ کرام، ائمہ و محدثین، ازواج مطہرات اور اولیاء کرام کے حیثہ جست حالات بیان ہوئے ہیں۔ قیمت مجلد چھ روپے بارہ آنے

**بیان غالیب** [شرح دیوان غالیب] نہایت عمدگی سے صفحات ۲۸۸۔ قیمت مجلد چھ روپے

**تو ایمان افروز کتابیں** [نماز کے فضائل ۱۵ جملہ نمازہ، خاصان خدا کی نمازوں ۱۳ حضرت بلام، ۱۴ حضرت فاطمہ، ۱۵ رسول عقول می دعائیں ۱۶ ر حضرت ابو بکر صدیق ۱۷ اور حضرت خدیجہ صواد پر ان کتابوں کی جمیعی قیمت سات روپے ایک آنہ ہوتی ہے۔ ایک ایک ساتھ مکانے والوں سے سوا چھ روپے

**جماعت اسلامی** [کیخلاف لکھی گئی چار کتابوں کے مدلل جوابات

قویٰ دیوندر کا جائزہ سواروپیہ۔ رحمانی بھروسہ کا جائزہ چھ آنے

**کتاب الوسلہ** [شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ کی ایک ذہریت عربی تصنیف اردو لباس میں۔

قریت الہی کے لئے جس رسیلہ کی تلاش کا حکم قرآن نے دیا ہے وہ لکھی ہے؟ اس کا شانی وکائی جواب بہترین دلائی ساتھ اس گرانایہ کتاب میں دیا گیا ہے۔ مشک و بدعت کی نیج کنی اور مستکی کی تائید۔ قیمت مجلد، توروپے۔

**ابن ماجہ و رحم حديث** [کتاب ہے۔ اس کے جامع ابن

باجہ طبری پاکے کے محدث گذوے ہیں۔ ان کی تفصیلی سوانح کے ساتھ اس کتاب میں تدوین حدیث کی مفصل تاریخ اور ان جانشایبوں کی رواداہیں کی گئی ہے جو محدثین نے جمع حدیث کے سلسلہ میں کیں۔ کثیر علموں کا خزانہ۔ مجلد آٹھ روپے۔

**مجدد الف ثانی** [ام ربانی حضرت مجدد الف ثانی سے متعلق بہترین حقائق اور سیر حامل

مقالات کا ایک بہا جھوڑ۔ اس کتاب کا نزیر پڑھنا اپنی زریں تاریخ کے ایک اہم ترین بابیسے نادافت رہنا ہے جو بہت طریقے حودھی ہے۔ قیمت مجلد چار روپے۔

**سید احمد شہید** [مولانا غلام رسول تحریک مشہور زمانہ کتاب]

جہا ہر کبیر حضرت سید احمد شہید کے حال اور ان کی عظیم تحریک جہاد پر اس سے بہتر ہلفصل اور مستند کوئی کتاب نہیں۔ جلد اول و دوم یکجا مجلد بارہ روپے۔

صفحات تقریباً سارٹھے نو سو

**جماعت حبادین** [سید احمد شہید ری کے سلسلہ آپ کی جماعت کے تنظیمی حالات اور ان کے رفقاء کے سوانح بیان ہوتے ہیں۔

قیمت مجلد سات روپے۔

## مشہر ہو و معروف سرمه

### محجر بارا اور لائق اعتماد

ایک شیش بہادر عجیبی نسخے سے تیار کیا ہوا



چھ ماٹے

تین روپے

یاد رکھ  
بے سر برائی تھی کہ عام امراض میں تر  
بیداف ہے۔ لیکن ایک دن فرمون ہیں کہ  
ذلک تھیں ایسے ہیں۔  
(۱) کالا لامی۔  
(۲) پرانا توڑا۔  
(۳) پیکیٹ میں بگڑی تھیں آنکھ۔  
جس سرخی پر بھی ہے۔

تین شیشیاں یکجا خریدنے پر ڈاک خرچ معاف

گرتی ہوئی بنیانی کو قومی کرتا ہے

سرخی جالا اور روند اور غیرہ کو دور کرتا ہے

آنکھیں دکھری ہوں یاد رکھنے والی ہوں تو فوری فائدہ دیتا ہے

بغیر کسی مرض کے استعمال کریں تو نگاہ کو آخ رعنگ تک قائم رکھتا ہے

### دار الفیض حماقی دیوبند

اس محبر بیجن کی دو تین ہیں نہیں داتنوں اور سو طبوں نے امراض، مثل اورد، دم، جریان خون وغیرہ میں بھی ہے۔ جلد نکو ضبوط کرنا ہم دارسا کا ذائقہ اچھا ہیں میں زد اثر رہتے ہیں، نہیں بلکہ داتنوں اور سو طبوں کو تقویت دیکھ رہی ہے۔ روزانہ استعمال کی چیز ہے (خوش ذائقہ ہے) ● داتنوں میں سے ہر ایک کا چار تو سے کامیابی سے آنے کا ہے۔ ڈاک خرچ ڈیڑھ روپیہ ● آرڈر میں طلبہ فرم بھی نہیں نہیں بلکہ وضاحت فرمادیجئے۔ ● ڈاک خانے کا قانون کچھ ایسا ہے کہ دو تین پیکٹ ایک ساتھ منگا گیاں تب بھی یہی ڈاک خرچ ہو گا اور سر برائی تر بھی ساتھ منگا گیاں تو منگ اور سر برائی دونوں اسی ڈاک خرچ میں آجائیں گے۔ ● دار الفیض سر حماقی دیوبند (دیوبندی)

## جو سر دندان

پاکستانی حضرات اب ہمہ منگانے کی بھلائیزی میں کے پتھر سے سر برائی تر بھفت بذریعہ دی پی

طلب کر سکتے ہیں۔ یا چھروپے کامنی آرڈر بھیں۔ — پاکستان کا پتھر یہ ہے۔

عثمان عنی کرانہ مر جنپت ۲۲۸۰ میانا بازار پیر الہی بخش کالوںی۔ کراچی

پاکستانی حضرات

کے لئے خوشخبری

# جگہ کی وڑاک

احباب یسخ پاس ہو جو دستے۔ الگان کی سرحد گزیں یہ کام ہر تا توہیشہ کے لئے حصہ تاریخ پا۔ اپنی سخوف کے باعث میں اس سے باز رہا اپ کے ترجیح کے طبق اسے لے جائیں ہی تو کہ بھاتا ہے۔ حدیث کا سیاق تو یہ بتاتا ہے کہ یہاں ترجیح یہ ہوتا چاہیے کہ ہر قل شہزادیان فائدہ سیستہ بایجھا۔ اس نے مقصود کی ہے۔ ہر قل نے حکم اللہ مفیان کی تھیں بلہ اتحاد لکھنام لوگوں کو بھی یہ اتحاد کا رکھیں ابوسفیان خلطیانی سے کام نہ تو یہ لوگوں کو ٹوک سنکھیں۔

دوسری بات آپ اس میں یہ فرماتے ہیں ترکیب اور شیخوں کے سوار کی کچھیں مالا کمر سر کب کا اطلاق حقیقتاً اثر سو فریز ہوتا ہے۔ اسپر سواروں کے لیے مجاز انتقال ہوگا۔ یہاں حقیقت اس کے حقیقی معنی ہی مراد ہیں یعنی شتر سواروں کا مقابلہ۔

(۱۲) صلح حدیثیہ کے ضمن میں آپ سخرازتی ہیں پہلا قانون نکھل تو یہ ہے کہ اس سے قبل اتفاق مسلمانوں کو دو کو دو اور شیروں سے روزہ و قوت ہیں دیتے تھے۔ اج انہوں نے ایک اعدہ ایک فرنیں بھیلان کے معاملہ کیا تو ثابت ہو گیا کہ دو کو اور شیر کے ہیں بلکہ ایک ذی وقار گروہ ہیں۔

سیکھ خیال میں یہ خود درج گراہ کن ہیں مسلمان تو سکر کبھی چڑھ کر نہیں آئے تھے۔ کفار قریش یہی مسلمانوں کی سکریں لگانے تھے ملکہ کریمہ بربر پریشان کرتے رہے۔ بھرت مدینہ کے بعد گھی میں سے شریخی دیا اور بربر ایک کے خلاف اقدامات کرتے رہے۔ قریش مسلمانوں کو جو کچھیں اور سمجھتے تھے ان کی بکواس تاریخ میں محفوظ ہے مگر جمارے علم میں کیہیں نہیں کہ وہ انھیں ڈاکو اور شیرا بھکھتے ہوں۔ بلکہ تاریخی بیانات سے تو یہ راستہ تھرش کوئی ہے کہ وہ الگچان کو کہے دیں سمجھتے تھے لیکن ایسا نہیں ہے کہ وہ انکی امانت دیانت کے ہی مدنظر نہیں

سوال۔ از استیاق احمد۔ متعلم عہدہ است الصلح  
تفہیم الحیث کی چند لغزشیں

کل اتفاقاً ”جبلی“ بابت ماہ فروری و مارچ کا مطالعہ کیا تفہیم الحیث کے باب میں چند لغزشیں کھلکھلی ہیں جو میں خدمت میں امید کر آجنا ب آنکہ شمارہ میں ان اقلاط کی اصلاح فرمادیں گے میر مقصود اس سے بعض آجور دلانا ہے۔ دیکھیے شمارہ جموہی الحماکے کامیاب سلسلہ ہوتا ہے۔

وہ آپ حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کے متعلق تحریر نہ رہتے ہیں جنگ بدر کے تحریر و فتاویٰ میں تھے حالانکہ تاریخی یہوت سے بہت درست نہیں اس لیے کہ تاریخ تو یہ بتاتی ہے کہ قیادت کا کام الوجہل نے انجام دیا ابوسفیان بن حرب تو جنگ بدر میں شریک بھی نہیں ہوئے پھر یہ کہنا کیوں تو تحریر درست ہو کر وہ تحریر و قائد تھے۔ نیرے خیال میں یہاں الگروں کا جائے تو بات درست ہو گی نیز تاریخی تھار و سچی قسم ہو جائے گا کہ جنگ بدر کے باعث یہی تھے۔

(۱۳) آگے چل کر اب لکھتے ہیں امہل اندیھہ فی ذکر من قبیل یعنی ”جب ہر قل شہزادیان کو بلا یا تو حال یہ تھا کہ وہ قریشی سواروں کے قابلہ کے ساتھ تھا۔

ہمایے خیال میں یہ ترجیح درست نہیں اس لیے لاس حدیث میں ابوسفیان کا یہ بیان کہ الگ اور لوگ یہ کسکا ساتھ نہ ہوتے تو ضرور ہیں اس موقع پر دوسری بیانی سے کام نہ ملتا تھا۔ اور اقلاط تعریفی کو کے نکل سکتا تھا۔ لیکن ایسا میں اس لیے نہیں کر سکا کہ نیز سے

لیکن اب روایکر یعنی بھی خاطروں آتے ہوئے ہیں جن کی اشاعت دو  
وچھے سے ضروری ہے۔ ایک قبول کرنا چاہئے طول بیس اور طویل ہو جاؤ  
گئے تھیں۔ دوسرا بیوں زان میں ہیری دوایکر یعنی نظر خیں واضح  
کی گئی ہیں جپڑائی صفات میں لگنگوڑ دویں رسمیگی تاکہ جس لفڑی شکار  
اعتراف ضروری ہو اس کا اعتراض کر لیا جائے اور جسکی توجیہ ٹکریوں کی  
تجویز پر میں کردی جائے۔

چھچھے بھی اقرار تھا اور ایک بھی ہے کہ جو کام میں کر رہا ہوں وہ  
اس سے کہیں زیادہ صلاحیت اور حوصلہ میں ہم تھیں ہے۔ متنی  
مجھے ستر ہے۔ اور اسی لیے اسیں کو تائیں ہوں کا پایا جانا صرف فرقہ میں  
ہے بلکہ شاید ناگزیر ہی ہے۔ تاہم باطن میں کویا دھوکہ کہ بخاری کی نسبت میں  
سلطن عضیٰ ہوتا ہے کہ شر در عکسی اخراج کا احادیث کے لئے افادہ اور  
غور میں کوئی تہذیب اور دو ترجیوں کے ذریعہ سے جو موجودہ چند سالوں  
بہت زمان تک ہو گئے ہیں کسی طرزی میں نہیں ہے۔ اور جو لوگ اور ترجیے  
دیکھ کر بعض احادیث کے پار ہے میں شک دھجیر کا شکار ہو جاتے ہیں  
میں اس طرح سچے بھائیوں کی طرف ہو گئے ہیں اور تجویز خود ان کی علمی کاٹھر سے  
نہ لگوں باطل احادیث کی ناٹھی اور ضعف کا۔ اس طرح بخاری یعنی فتح الشان  
لکھ کر نہیں اس پیغمبر مدار کے علم سے تحریق ہو گئی جس کی کم ملکی و نا اعلیٰ کو  
اس قدر پا اشان کا ہے کوئی نسبت ہی نہیں۔ سجن گستاخی کی بات نہیں  
بلاد فی الصحن کے عاجز برس کرتا ہے کہیں نے کچھی پیلسے خود کو اس کام کا  
اہل سماں نہ آج کھتا ہوں۔ اور یہ نا اعلیٰ اُن اوقات میں تو خاص طور پر  
رُنگ لائی ہے۔ بہبہ کا ہوں۔ کچھی ہیں بہت ہی کم وقت میں ماوراء  
کی تسطیل پر کرنی ہوتی ہے۔ اس پر نظر کو ڈہن میں رکھ کر ذلیک کے  
حوالات ملاحظہ فرمائیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ساتھ لغزشوں کیلئے  
معاف فرستے اور اتنا نہ خاطریوں سے بچے کی آنحضرت ہے۔

(۱) آپ نے بجا فرمایا۔ یہ جمال طبل طور پر یہ قلم بوجگا ہے۔ لقا  
”محرك“ کی تاریخ میں بھی ہے میں۔ قاد عکسکی خوم میں یعنی غلط  
ہے۔ اور بالوں فیلان واقعی غزوہ پر میں کفار کے سے سالار ہیں تھے ایسی  
قلعی ہمارے قلم سے بکیوں ہوتی اسے پر افضل اور غفتہ زمینی کے سوا ایک  
کہیں۔ کچھ کوئی مستند تاریخیں ہمارے پاس ہو جو دیں۔ پھر صد اذل کی  
تاریخ خصوصاً نیسلوں غزوہ کو تکمیل پڑھئے لکھنے میں اس کا  
حاظہ ہوں گے اور میں حضور ہوں۔ بدیں العوامل کی تیاری اور اس کا

تاریخ بیانات سے آپ کا یہ پڑھنے تھا بت نہیں ہوتا۔ امید کہ جناب  
(ا) تھم کے ہم لوں سے اخراج کر لیتے۔ تلمیز پر گل نکلا ہوتے ضروری ہے۔  
(۲) اسے جل کر آپ تحریر فرماتے ہیں اور فتویں میں کوئی ہے۔

جب کے لیے کہا گیا۔ دیکھ دعفہ علیحدہ۔ جس پا اللہ تعالیٰ انتام  
تمہرے، فرماتے اس کی باندیلوں کا انتادہ کوں گرستہ ہے۔

یہ بات بھی بھارتے تدویک درست نہیں اس بیٹے کا تمام نعمت  
دوسرا بے ایسا بھر بھی ہوتی ہے جیسا کہ ترا فی انتظام دلالت کرتے ہیں  
لی الحال ایک آیت کا ہے۔ اگر آپ تفصیل پڑھائیں گے تو انشا اللہ عزیز  
دوسرا آیات میں کریں۔

سورہ بوسدیں ہے۔ (وَكَذَلِكَ مُحَمَّدٌ ثُرِيَّلُهُ فَيُعْلَمُ  
مِنْ تَادِيلِ الْإِتْعَادِيَّةِ وَيَسْتَهْلِكُ نَعْتَدُهُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْأَيْلَعْوبِ  
كَمَا اتَّهَمَهَا عَلَى أَبُو يَلَاحِصِنِ قَبْلِ أَبْرَاهِيمَ دَائِعَانِ اَنْ رَبُّكَ  
حَكِيمٌ) یہ آیت حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے  
آباء و اجداد سب پر امام نعمت کی صراحت کرتی ہے۔ پھر کیونکہ در  
بے کہ اس کو محض آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصریحیت نہ تھے  
یہ الگ بات ہے کہ آنحضرت کی نبوت دوسرا بے ایسا کے مقابله میں  
ارفع و اصلی ہے۔ اس طرح آپ پر جو امام نعمت ہوا وہ بھی سب سے  
ارفع و برتر ہو۔

یہ چند کھلی ہاتھیں ان کو یہ تکلف جناب کی خدمت میں  
پیش کر دیا ہے لفڑ اس تو قرآن پر کج جان پر تھر و غور فرمائیے۔ میں  
سمحتا ہوں کہ قرآن و حدیث کی توشیح و تشریح کرتے ہوئے اور یہی کوہیت  
سوچ سوچ اور قول قول کر لکھا چاہیے یہیں کہ قلم کی لوگ پر کچھ کہا جائے  
اسے ثابت ہی کر سکے جھوڑا جائے۔ انسانوں ادب اور علمی ادب میں  
زمیں و آسمان کا فرق ہے۔

## جواب:-

شکر ہے کا ایں علم طبقوں میں تقریب الحدیث ”کو خاصی تو جکا  
ستھنی سمجھا جا رہا ہے۔ اسی کا نیچہ ہے کہ اسے دن اس کے متعلق  
حضرت طبل خاطروں آتے رہتے ہیں جن میں اعتراف، اشتباہ، تعریف  
او رنجیر سمجھی گئی ہوتا ہے۔ میں ڈاک سے ان کے جوابات دیوارہ سا  
کوں اور اپنے بس بھری کو مشتمل کرتا ہوں کہ لوگوں کی لفڑی ہوتی رہے

لیکن کسی نے دعویٰ کیا ہے کہ ہر قل نے حصہ الہامیان کو بلا یا تھام سمجھیا تو  
نہیں۔ لیکن اس سلسلہ میں جو نکل پھیر واحد استعمال ہوئی ہے اس لیے  
زوجہ ہر حال وی کرتا ہو گا جو کیا گیا اور اس پر کو مجھم و خطلب کیس کے  
بیٹے آپ ترجیح قرار دے رہے ہیں۔

لفظ سرک کی تشریح پر بھی اپ کا اعتراض قابلِ ملاحظہ ہے۔  
گفتہم ”تقویٰ الحدیث“ میں تشریح مذکون رخات کا تفصیلی اہتمام کر دیا ہوتے  
ہے تو اپ کی گرفت ایک حد تک بجا ہوئی لیکن جس سورت میں کوئی بہت  
بھی اختصار کے ساتھ کہیں کہیں حسب ضرورت یہ کام انجام دے رہے  
ہیں اپ کا اعتراض پیچا ہے۔ آپ چانتے ہیں کہ سخاری یا کچھ لکھنا کوئے  
رسبیت اہم اور مقدم الگر کوئی کتاب ہو سکتی ہے تو وہ حافظ اہل جوسر کی  
حکم ایسا ری ہے۔ کچھ اور دیکھنے تو دیکھنے اے بہر حال سامنے رکھنا ہو گا

پس پنچھی ہم ہی اکثر سے بیش نظر رکھتے ہیں۔ سر کب کی شرح میں حافظہ صاحب نے بھی ادھوں ہی کو خاص کیا ہے۔ اس صورت میں ہم رکی آشنازی میں یہی ہاتھی کمپی جائیں گے لیکن فوری طور پر وہ برداشتولت سے روکا در مزید تحقیق پیدا ہجاتا۔ یہی یہ کہیں ایک عربی شعر ایسا رہا۔

وسری یہ کہ اپنے ہم سے کہاں پڑھاتا کہ ابو سفیان کے اس تھہ رہتی  
فاٹلیں جو عز و نعمت پر کا پیش خیر بنا کر گھوڑے سوار ہی تھے، قرآن میں  
اس تماذل کے لیے سبک کا لفظ تازل ہوا ہے (سورہ الفاتحہ) (۱۷)

بے۔ لیکن این سیدہ کی بہترین بھی دلی ہے کہ:-  
 یہ کہ سرکب گھوڑے ادا و نہادون  
 ان الوکب یکون الخین والا  
 بل و فی الاستنزبل (والوکب  
 کے عواروں پر صادق آئندہ ہے۔ اور  
 قرآن پر اسے والوکب، سفلہ کا در  
 اسفلہ منکر، فقد بخوبی  
 ان یکون منہما جیسا ۔۔۔  
 اور گھوڑوں درجن کیتیں گے کیونکہ  
 اس کے بعد عربی کی مشہور لغت المهد و مکہ اسیں یہ الفاظ

**لوبک :** ... رکبان الْأَبْلَغُونْ لِمَنْ يَرَوْنَ  
وَهُمْ أَهْدَى سَدْرَ جَمْ -

دیکھیں تل اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خرماناک ہدایت فرعون ہند اور  
الہمہ بچے بچے کو معلوم ہے۔ خود کم سے اگر پوچھا جائے تو شاید سمجھے  
میں بھی یہ نہ کہیں کہ میراں شکر کفار کے قاتماب لوگوں میں تھے۔ اس کے  
باوجود اگر وہ جملہ ہائے قلم ت پڑا ہے تو افراد خطاب سوا ایسا  
خواب ہو سکتا ہے۔ دیکھ کر یہ فرموم ہے ہنکریاں سی ربان میں  
ہمارے الفاظ کی کچھ تاویل میں ہے کیونکہ ابوسفیان ہی نے  
حرب چیکر لش کو جو ہم و اقدام پر کسا تھا۔ لیکن یہ عندرگناہ بدترات  
گناہ ہوگا۔ لہذا جلد قاتین نوٹ کر لیں کہ فردی و مارچ ۹۵۶ کے  
تجلی میں صفحہ ۲۷ پر "حرک و قائد" کے الفاظ غلط استعمال ہوئے ایں  
اور ابوسفیان نے سترہ بدر کا ایک ظاہری سبب ضرورت ہے، قاتمہ  
سالا ارتقیے۔

(۲) برا عذر ارض صلح ہیں ہیں۔ مخفوم کے طور پر اس جو چاہی الفاظ استعمال فرانسیس مگر ترجیہ دنی خیک سے جوام نہ کیا۔ تو کسے معرفت قلعہ کی روشنی ہیں فریک من قریبیش کو جلد حالیہ یا نئے بغیر جو ہیں قالہ سہیت تو اس وقت تریخ ہے تو اس جو معسر کپ من قریبیش ہوتا یا معمکن کی تجھ بائی محیت استعمال کی جاتی۔ بخاری کے سب سے پڑے شارح حافظہ این مجرم فریک کے ذیل میں لکھتے ہیں:-

ادارہ من سل الی ابوسفیان کے محنی  
بڑی بیماری مالا پر تھا کہ اہ ابوسفیان سورا وون  
کے ایک ساتھ افسوس نکھا اور ابوسفیان بڑکا اپنی  
بڑا خواس بینے اس سے خاص کیا۔

اہن جگہ ہس نصرت کے بعد میں سے کم بیکر لیئے تھی کوئی جائی پر کہ کی حاجت یا تی خوبی رہ جاتی۔ عربی زبان و ادب میں پیشہ دزدہ بے مقام رہے ریادہ کیا ہے۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے اتنا حکم حضرت مولانا اسین احمد عدنی رحمۃ اللہ علیہ سے اس مقام پر سلطور ترجیح یہ الفاظ فرمائے تھے:-

ای حال کون ابی سفیان  
فی سرکب من قریش -

وہ آپ کا یہ فرمانا کہ ترجیح کے بعد اگر کام جائے تو مخفی ہو کر رہ جاتا ہے تھلٹ ہجھی ہے۔ اس سے کسے انکار ہو سکتا ہے کہ ابو عثمان قائدِ سعیت ہی برقل کی بارگاہ میں گئے اور اسی لیے دروغِ کوئی کی پختاڑا

گویا صاحب المحبہ نے تفصیل خوبیں دی کہ سرکب احمد صداق تو شرمند اسی کے لیے بولاجاتا ہے بیل مجاہد مخصوصے سوار کو بے سکتے ہیں بلکہ جو کچھ لہاڑ پے سائنسے ہے (جپ پالیس تو سبی بات مصلح اللہ میں بھی ریکھ سکتے ہیں)۔

پھر تم نے قاموس بھی، اسی میں بھی ملا کر قدیم کون للخیل قاموس کی شرح تاج العروس بیل اس قول کے قائل کا نام بھی دیا گیا ہے (جوابین بڑی ہے)

اس کی وجہ کا دی کے بعد تم نے بھی مناسب سمجھا کہ تفصیل بحث اور خواںوں میں جائے بیراسی اختصار پر کافی ہے جس پر المفتاح مصلح اللہ کے جامیں نے کیا ہے۔ اس کا بھی یقیناً اغراض ہے کہ الرکب بیل اصل اور نت بھی ہیں۔ مگر چونکہ لغوی ہٹوں کو تم نے تغیریم میں ہیں لیا اس لیے وہی مختصر شرح کروی جو اس مقام میں کافی تھی۔ اب انگریز اختصار ہی جرم ہے تو اپ کو ماننا پڑے گا کہ صاحب المحبہ اور صاحب مصباح الاعلام بھی میکے شرکیہ جرم رہے ہیں۔

(۳) معلوم ہوتا ہے کہ شروع اسی میں حکم و فائدہ والی عتلی دیکھ کر اپنے قوتوی سے اس قدر بیطن ہو گئے ہیں کہ آگے کچھ زیادہ غور و فکر کی ضرورت محسوس نہیں کی اور غصب ناک ہو کر اغراض کرتے چلے گئے، تھیں اکیلوں کا اپنے بیرسی بعض تحریکیات کو مدد بھی گمراہ کن "قرار دے رہے ہیں۔ حالانکہ مراہی کا کوئی شخص انہیں موجود نہیں ہے۔

ذکر کیوں اور لشود سے زیارہ و وقت نہ دینے کا مطلب اگر آپ نے سمجھا ہے کہ فارسی تحقیقی عنوان میں مسلمانوں کوڑا کو اور لیٹراجمہ اکرست تھے تو ہم آپ کی فرم فرمات اور زبانی پر حرمت کی گئے آگے جو کیوں نہیں، اور سراسر اسی میں دی گئی ہیں ان کی موجودگی میں یہ حرمت اور بھی ہڑھائی ہے۔ ہمارا مشاہدہ تو یہ تھا اور بھی ہمارے معرض فیل الفاظ سے ظاہر ہے کہ مطہر قطبی سے پہنچے مسلمانوں نے سیاسی و حریقی میدانوں میں چاہئے کسی ہی کامیابیاں حاصل کی ہوں اور قبل بھارت کے مقابلہ میں اُنکی قوت و شوکت پاہے کتنی اسی پڑھ گئی، تو یہیں کفار کی ظریفی ان کی پوزیشن پر چھڑیا رہا اور پھر یہیں ہوئی تھی۔ انھیں اسی لیے لوگوں کی چیزیں دیکھا جاتا اسی تھی اور ظاہر ہے کہ مسلمانوں سے لکھا دیتے گئے اور ظاہر ہے کہ مسجد و مسکن کی

ادنی تیشیت کی زندگی گزار رہے ہوں۔ وہ الگ ورق ہوئے کفار کے قافلوں پر شاخت کرنے، خون بھائیتے، مال تیشیت عامل کرتے اور عکری اقدامات انجھاتے تو اس کی تیشیت کافروں کی ظریفی ہوئیں ہوتی تھی جو کسی معتقد گروہ کی فوجی نقلی برکت اور جری دیساں اقدامات کی ہو کر تی ہے بلکہ اسی تجھماجا اتحاد کی باپ دادا کے دین سے پھر نے والوں کا ایک سرخراگوہ ہے جو اس تکی میں لگا ہتا ہے کہ کبھی ورق باقاعدہ آئے اور کب راہ لیروں کو لوث لیا جائے۔ درستے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ جو حقارت آئیں تصویرات ڈاکووں اور لشودوں کی سرگردیوں کی باری ہیں ہو کر تھے ہیں میں یہی تصویرات مسلمانوں کی اس وقت تک کی سرگردیوں کے بارے ہیں تھے۔ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کی کارروائیوں کو مسلمان کی نظر سے تدبیحیہ بلکہ کافروں کی نظر سے دیکھیے جو ان کا دروازیوں کا پروفیشن تھے۔ تب انشاد الشہراری بات صاف سمجھیں آجائے گی۔ حضور اور اصحاب رسول کی امانت و دیانت کا اعتراف اور باتیے اسے یہ لازم نہیں آتا ہے بلکہ سیل آؤیزش کے باوجودہ مرعایتیں ان کے علق اور پچاہی تصویر رکھتے اور دیئے ہیں انداز سے سوچتے ہیں ہم۔ سوچتے ہیں۔

آپ کا یہ فرمانا کہ

— مسلمان تو مکر پر بھی پسند کریں اسے تھے کہا قریش ہی مسلمانوں کی نکوشی لگے رہتے تھے۔ مکر میں رابر پشاہ کرتے رہے۔ بھرتوں کے بعد بھی جنیں ہے نہ پیغام دیا

اور براہران کے خلاف اندامات کرتے رہے۔

ہم نہیں سمجھ کیا معنی رکھتا۔ ہے۔ کیا آپ کہنا چاہئے ہیں کہ زیرِ تذکرہ ذمۃ صلح حدیثیہ تک سارے اقدامات اس کافروں نے ہی کیئے اور حضور اسی طرف صبر کر کیجیئے ہے جس طبق قبل بھارت مکر میں صبر کیا کرتے تھے۔ اگر یہی مقصود ہے تو ہم کہیں گے کہ اس سے زیادہ عمل بات کوئی نہیں ہوتی۔ حضور نے ہدایت الہی کے لامکت مکتیں بے شک اس خاص احمد محدث فہرست میں ہبہ کری زندگی گزاری ہے جس کی طرف آپ کا اشارہ ہے لیکن سب کچھ سننا، سب کچھ سہنا اور جو ایسا کوئی کارروائی نہ کرنا۔ ظاہری حالات کا بھی کچھ لفاضا تھا کہ ابتداء و صبر کا یہی رنگ اختیار کیا جاتا۔ کچھ بھی مادی اور مدنی تو تو

چاہیں لکھیں اور بوجو عدو سے عمدہ تحریر کر کئے ہوں گریکوں دیکھا رہے ہیں کہ وہ کفار ان سے کیا آڑ لیتے رہے ہوں گے جنہیں ان سے واحد پیش آر باتھا اور جو مسلمانوں سے بری طرح غار بھائیتے ہیجھے تھے۔

مسلمانوں کے ہاتھوں یہیں اس وقت تک کوئی باقاعدہ سلطنت نہیں تھی۔ سلطنت تو کبی اپنی وہ مہموں تباہی کی استحکام بھی ہاصل نہیں رہا تھا جو عرب ہیں زندہ رہنے کے لیے واحد سب اراحتا۔ کم سے وہ حالد نئے ٹھکے تھے اور کہ ہی وہ مقام خدا کو جس گروہ کو اس پر اقتدار حاصل ہو وہی ذہنی طور پر جماز کا سرہاہ اور والی بیال کیجا تھا۔ اپنے جانتے ہیں ایک بات افادہ فوج جنی چاہئے بودت اور مجاہے۔ دشمن کے لئے زین رہنا و خزانہ پر قبضہ کرنے کے لئے گروہ کی ہر کوئی کوڈ کیتی کا نام نہیں دیا جانا۔ لیکن یہی حرکات الگ کسی لیے کروہ سے سرزد ہوں جس کی کوئی پا خاطر طبیعت نہ ہو تو پھر کوئی کوئی کی صاف کے جتنے حقارت آئیزا ورتدیلیں آئیں افالاہیں سب استعمال کر لیتے جانتے ہیں۔ صلح حدیثی سے قبل مسلمانوں نے اپنی قبیل تعداد اور بھر مسلمانی کے باوجود جو سیاسی و حریق متواترات حاصل کیں وہ الگ چیز بعد شاہدار، بہت بیرونیاں اور بڑی قبیل قبیل تھیں لیکن ایک بعده تسلیم او، ناقابل تردید یونیشن ہیں یہر حال حاصل نہ ہو سکی تھی۔ مکر پر ابھی سک کفار ہی کا پر محروم رہا تھا۔ معاشری دروازوں کی چاہیں انھی کے قبیلے میں تھیں اور یہیں نہ ہو سکا تھا کہ مسلمانوں کے بارے میں او پچے انداز سے سوچیں۔ انھیں بے گرا فزاد کی ایک ناٹکم فولی سمجھنے کے عوqیں ایسے افراد کا گردہ خیال کریں ہو تو تحریر و تذیل سے کہیں یا لاتر ہے۔ ایسی حالت میں ان کی ذہنی کیفیت کو اگر ہم نے ان انھوں کی بیان کر دیا ہے تو ہم پر آپ کو سخت اختراض ہے تو اضاف فریا جائے گی کہ اگر ہم ایسی بھیلا فی سہے۔ خدا وہ دن کبھی نہ لاسے جب ہمارا قلم خدمت حق کی بجائے اگر اسی بھیلا نے کاگذ کام انجام دے۔ آپ الاب بھی ہماری تحریر سے طعنیں ہیں ہو سکتے تو سکوت کے سوا ہمارے پاس کوئی جواب نہیں۔

(۲۳) قرآن ایک بھرپے پایا ہے اور ہم جیسے ناالہوں سے الگ تخلت نہیں ہاحدم استھانوں کے باعث کوئی بھول پھوک ہو جائے تو بعد از قیاس جو ہیں ہے تو اس کے اعتراض میں ہیں شامل ہو سکتا ہے۔ لیکن زیر بحث مقام میں ہم آپ کے اعتراض سے تنقیح ہیں ہیں۔ ہم نے کہا تھا

اور ظاہری دسیریہ و ذریعہ مہو اوسی نے اور صاف رشتا کر رہے ہیں کہ سوچا جاؤ بھی کیا ہے۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ اسلام کا سلک ایک چیز تھا کہ دوسرے اگال پیش کر دینا نہیں رہا۔ چنانچہ بھرپرست کے بہت بڑی قبیل عرصہ بعد جب عددی احتمار سے مسلمانوں کی ظاہری قوت کسی کوئی حد تک دفعہ دیکھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے الشعبی کی پدراست کے ماتحت ثابت اقدامات اور جو اب اسی سرگزیوں میں دی رہیں تھیں۔ اسی بھرت کا صرف ساقوان ہی تھیں تھا کہ آپ نے قبیل کی ایک جماعت کے مقابلہ میں جو شام سے واپس ہو رہی تھی اور ابو جہل کی تیاری میں تین سو فراد پر مل تھی۔ تین سو صحابہ کو حضرت حضرت مسیح کی سرکردگی میں روانہ فرایا تھا۔ تعالیٰ کی مفہیں تکمیل گئی تھیں۔ یہ الگ بات سے کہ کسی سے پیچ بچا دگر کے راستی روکدی ہو۔

اس کے بعد دسو قبیلیں کے مقابلہ میں شریہ عبیدین اللہ روانہ کیا گیا تھا جس میں سعد ابن ابی و قاص نے پہلا نیز پھر کا تھا اس کے بعد قبیل کی ایک جماعت کی براہ رہ دنکن کے سینے معدودین ابی و قاص کو میں سواروں کے ہمراہ بھیجا گیا تھا۔ پھر تعدد سیاسی و دربی اقدامات کیے گئے تھے۔ حتیٰ کہ ابو سفیان کا وہ تا فال جنیں کی شام سے واپسی کے نتیجے میں جنگ بد روانہ ہوئی ہے۔ شام کی طرف مال تجارت لیکر روانہ ہو یا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈی جو دسو صحابیوں کے ساتھ اس کی تلاش میں نکل تھے۔ اسے الفاق کیتی کرذوالعشیرہ، بھنگر پتھر جلا کہ قاف فلاگے چاچکا بے اور آوریش کی توہن نہیں آتی۔ مگر اس کے بعد مقام تخلی میں تو قبیل کے ایک قافلہ کو جواہ نتوں پر بکھریں اور اس تجارت لامبا تھا صحابہ نے زک دے یہی تھی۔ ایک آدھ کو مار گیا تھا۔ کچھ کوئی تفاہ کیا تھا۔ احمد اونٹ اور سہا ب قبیلیں کو کہ حضور کو جس پیش ہیا تھا۔

الحق کا دسرگزیوں کو اُن حنوں میں تو صبر و شر کر کے خلاف ہرگز نہیں کہا جا سکتا جو ستان و حدیث سے تنبیط ہو سکیں۔ لیکن وہ فرمومے شک ان نہیں پایا جائے جناب کے اتفاقاً سے ظاہر ہے۔ بہر حال یہ سب کوئی غرذہ بدر سے قبل ہوا ہے۔ بعد میں روح خدا تک توہن جانے کیا کچھ سرگزیریاں مسلمانوں کی طرف سے ظہوریں ایسیں ماریں ہے ان سب کو مخنوٹا کر لیا ہے۔ اقدام، آوریش، تاختت اور حلہ و کھوم کے ان کثیر داقعات کو کم مسلمان کی بیشتری ہے جنکے میں

نہیں بلکہ مخلوق ہی کے ایک فرد کی طرف سے دی گئی ہے اور اس طرح فی الحقیقت اس کی جیشیت رہا۔ بشارت کی نہیں بلکہ سن لفڑی اور دعا کی ہے۔ آپ دیکھ گیا تھا اس کی پیش کرنے کا وحدہ فراتے ہیں۔ ہمارا خیال ہے آپ اور ایکسی جی آیت ایسی پیش کر سکیں گے جس میں اللہ نے کسی شخص میں کو مخاطب بنایا تھام نعمت کی خصوصی بشارت دی ہو۔ بے شک اتمام نعمت کی بشارت میں قرآن میں چنانہ بھجے ہیں۔ شما سورۃ نحل ہیں۔ سورۃ یقین اور سورۃ نہدہ میں بھجے لیکن یہ ایک علوم حقیقت ہے کہ ان آیات کی نعمت یا حکم اور ہے ان میں تو کسی میں فرد سے خطا ہے تو کوئی ایسی شخص ہے کا اسکے ذریعہ کی ایک یا چند افراد کو خصوص بندی اور فضلا کا حامل قرار دیا جائے۔ — شما سورۃ یقین میں ان تمام نو گوئے کو جو خدا پر ایمان لائے خصوصی اللہ علیہ وسلم کی پیدا وی کرتے ہوئے مسجد حرام کی طرف نکھر کے سماں پر حصے کا حکم دیا گیا ہے اور ساتھ ہی کہا گیا ہے کہ جو لوگ تم سے اس بارے میں جھوٹتے ہیں ان سے محنت ڈونے بلکہ مجھ سے یعنی اللہ سے ڈونا کریں تم پر اتمام نعمت کر دوں۔

اب ظاہر ہے یہاں اتمام نعمت کے شرف و اعزاز سے کوئی ایک شخص مشرف نہیں تھا اسے بلکہ ان تمام مولیین کو بشارت دی گئی ہے جو اللہ سے ڈرنے والے ہوں۔ خواہ وہ درستی کے ہوں یا آئینے زناوں کے۔

اسی طرح سورۃ نہدہ میں دو جگہ اتمام نعمت کا اطلاق دین اسلام پر کیا گیا ہے اس فرق یہ ہے کہ اولاً قصراحت سے کام لیا۔ بعدہ معتاً اشارہ فرمایا۔ ظاہر ہے دین تو نہام ہی ل渥ع انسانی کے نیچے ہے اور نعمت کا ملہ ہوتے کے باوجود کسی ایک فرد یا چند افراد کو ان آیات سے کوئی ایسا اعزاز اور خصوصیت حاصل نہیں ہوتی جیسی کسی اور کی شرکت نا ممکن ہو۔

اسی طرح سورۃ نحل ہیں۔ اتمام نعمت کی تصریح کسی خاص فرد یا جماعت کا رتبہ پڑھاتے کے نیچے نہیں ہے بلکہ اس کا اطلاق ان لفظوں پر کیا گیا ہے جو بلا فرق مذہب و ملت جملہ انسانوں کے نیچے ہام ہیں۔ رہنمائی کھالوں کے امام وہ رہب ہے جیسیوں کی اون اہماد نہیں کی پیغم اور رہبیوں کے بالوں سے بنے ہوئے سامان۔ پہاڑوں کی پیٹاہ گاہیں اور بہاس وغیرہ۔ ان سی پیغم وغیر

اور اس پھر کئے ہیں کہ مخلوق میں کوئی شخص ایسا نہیں جسے خطاب کر کے خالق نے کہا ہو کہ ویہتہ نعمتہ علیہت۔ آپ نے سورۃ یوسف کی جو آیت نقل فرمادی ہے اس سے ہمارے دعوے کی تردید نہیں ہوتی بے شک الفاظ عبیدہ وہی جیسی جو سورۃ نفع میں حضور کے نیچے آئے ہیں اور چونکہ خدا نے نازل فرمائے ہیں اس نے جزو قرآن ہی ہیں۔ لیکن قرآن انھا کر دیکھیں ان کی بیرونیتہ خدا تعالیٰ نے حضرت یوسف کو خطاب کر کے اتمام نعمت کی بشارت دی ہو بلکہ حضرت یوسف کو خطاب کر کے ایسا نہ ہے جو کچھ فرمایا ہے الفاظ ان کا جزو ہیں۔ گویا جس طرزِ دیکھ مقامات پر اللہ تعالیٰ نے بعض انہیں اور ملائکہ و فیروز کے اتوال اپنی زبان میں نقل فرمائے ہیں اور جزو قرآن ہوئے کے باوجود ان کی جیشیت فرمودہ خداوندی کی نہیں اسی طرزِ سورۃ یوسف کے یہ الفاظ جیسی حضرت یعقوب کا فرمودہ ہیں نہ کہ خود باری تعالیٰ کا۔ باری تعالیٰ قصہ میان فرمادی ہے میں کہ جسے یومن غنٹے اپنے والدے خواب کا مال بیان کیا تو والدے نے خواب ریا کر دیتا ہے خواب اپنے بھائیوں سے ملت کہنا درست وہ تیرے نیتے داہم فرمید کچھ ایں گے۔ بلاشبھ میان الفاف کا صریح دلخیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی تصریح سے اسی طرز پر گوییدہ کرے گا اور بات کی تہہ تک پھوپھنے کی سوجہ بوجہ دے گا اور اینا الفاف میکھرا دو آں یعقوب پر پورا اکرے گا جیسا کہ اس نے تیرے دیا پر داروں ابراہیم اور اسماق پر پورا کیا۔

یہ ہے حضرت یعقوب کا وہ خواب جسے اللہ جلی شانثے بیان فرمایا۔ اسی میں اتمام نعمت کی بشارت اللہ تعالیٰ نے نہیں حضرت یعقوب نے دی ہے اور غالباً اسی نیچے خود اپنا ذکر نہیں فرمایا بلکہ آں یعقوب کیا درست اگر اللہ تعالیٰ بیان اتمام نعمت کا ذکر فرمادی ہے ہوتے تو کوئی وجہ نہ تھی کہ حضرت یعقوب نکرانا اکر دیئے جاتے وہ جلیں القدر تھی اور بالتفہم ان پر بھی وہ اتمام نعمت ہو اسی جس سے حضرت یوسف اور حضرت ابراہیم و اسماق میکھرا سلو و السلام سر فراز ہوئے۔

سورۃ نفع کی زیر بحث آیت کے علاوہ اسی واحد کیست بھر جس میں ضمیر واحد کے ساتھ خطاب کر کے کسی قروداً احمد کو اسام نعمت کی بشارت دی گئی ہے۔ مگر داشع ہوا کہیں جاتی کہ طرف سے

محبوب ریانی فدله امی وابی کا ذکر چھپ جائیے بعده اعتماداً محمد بن یاقین پیر دگی اور خیالی گھنٹلی کے اپنادا من نہیں بچا پاسے لیکن اوپر جو عروضات گھنے چھس کی ہیں ان میں غالباً اشی محتولیت ضرور ہو کر اس کی روایت سے آپ اپنا غذیہ کر دیں "اسلامی اد ب" کے افاظ سے جو مفتر اپے کیا ہے اگر اس کا موقع نہیں تھا جو شخص بروقت نصیحت قبول کرنے پر شوق آمادہ ہواں پڑھنے کا شرط چلانا نشتر کا معنی مصروف نہیں ہے۔ تاہم اس سے آپ کو کچھ لذت ملی ہے تو یہ کوئی مشکوہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سے بخوبیت کو اچھا لکھتے کی توفیق دے اور ان لغزشوں سے بچائے ہن کامال آخرت کا خسارہ ہو۔ «انا العبد اتفقیر اس جو برحمة اللہ تعالیٰ سخا ہے۔

## نقشہ نعل شریف

دھوایب شانہ ہوا تھا۔ سائل نے حضرت مولانا اشرف علی کی کتاب "میں الشفیع" کے کچھ اقتباس درج کر سوال قائم کیا تھا اور یہ نے اس بے انتہا عقیدت و محبت کے باوجود دھویں ماضی ترجیح کا علمی ترتیب عالمی درصلحت ہے ہے وہی دھوایب دیا تھا جو اپنے علم و فہم اور ضمیر کی آداز کے مطابق نظریات رکھتا۔ دیسے کو تو ہم دھوایب دے سکتے تھے مگر وفاقد یہ ہے کہ دل میں ایک غلش سی باقی رہ گئی تھی اسی خلش کے تحت ہم نے ننگ دار دوکی اور خدا کا شکر پئے کر کے بیکار ہیں لگی۔ ہماری ہی طرح شاید ناظرین کو مجھی یہ علوم کر کے خوشی ہو گئی کہ مولانا اشرف علی "میں الشفیع" سے رجوع فرمائیے ہیں۔

ادارہ اشرف العلوم کراچی کے شاخ کرورہ اور ادھاروں  
جلد چارم میں صفحہ (۳۴۸) سے لیکر صفحہ (۳۴۷) تک وہ خط و نہایت  
شائع کی گئی ہے جو اسی فعل شرافت کے مسئلہ پر حضرت مولانا اشرف علی اور  
حضرت مفتی کفایت اللہ محمد التجاہی مسکنے کی خواصی میں بھروسے ہے۔ اس خط و  
نہایت میں علمون ہو کر ”تبل الشفاف“ کے مضمون کھٹکتے وقت مولانا  
اشرف علی کا ذہن ان بُرے اثرات و نتائج کے تصور سے غالباً تھا جو  
”تبل الشفاف“ کے فرمودات سے خواصیں پھیل سکتے تھے۔ حضرت مفتی  
صاحب علی توجہ دہانی سے وہ اس پر مستینہ ہوئے اور اپنی مصروف  
عادت کے مطابق نہ صرف رجوع فرمایا بلکہ حضرت مفتی صاحبیت

اتمام نعمت کا اطلاق کیا گیا ہے اور بالکل صحیح کیا گیا ہے۔ لگوئی بات ہے کہ اس اتمام نعمت سے قائدہ اٹھانے میں پورا ہاں لہذا شریعت اب اس سورہ تحقیق کو دیکھنے جس کے سلسلیں آپ کو اعتراض ہوا ہے۔ شروع ہی میں باری تعالیٰ حضور سے مخصوص طور پر خطاب فرمائے ہیں رات فتنہ کا لذت فتح احمد یہاں۔ اس کے بعد ایسی بات فرمائے ہیں یو و مرسے کسی بھی ادا ان حق کو کوئی نیک سے نہیں فرمائی گئی دیغتیں لاذت ایڈہ ما تقدیر ہم من ذمہ بخ و ملما خاتر دا تک الشتیرے نام اللہ پھیلنے والہ معاشر کریمے

پھر اسی بے مثال اور فردود وید مردہ جا نظر لے کے تھل بعد  
عطف کے ساتھ فرمائے ہیں دیکھتے تھے علیماً (زاد پور رکن) کے  
تجھ پر اچھے اتفاہ کو اس سیاق میں سمجھا جیسی کہ اور اب بھی  
بھی سمجھے ہیں کہ یہ انتہام نہست اس فہم و صداقت کا "انتہام نعمت"  
نہیں جس کا ذکر درج گئے مقامات پر ہوا ہے بلکہ اسیں بڑی خصوصیت  
بڑی رحمت اور بڑی مرکزیت وجا سعیت ہے۔ اس میں اشارہ ہے  
اس طرف کہ، انتہام نہست کی وجہ اخیری سے آخری درج کی قوتی کے لیے  
تو سکتا ہے تجھے (صلی اللہ علیہ وسلم) دیدیا گیا ہے۔ ہر دو نہست جو کسی  
الہام کو بخشی جا سکتی ہے تجھے بخشندی کرنی اور جس سے کن ارشیف نہست  
سے تجھہ اللہ نے لوانا ہے، جو مقام تجھے عطا کیا ہے جس قدر مددی  
تیرے سے حصہ میں آئی ہے وہ نہ کبھی کسی انسان کے حصہ میں آئی نہ کبھی آئی  
اس کی کوئی تغیری کوئی مثال نہیں۔ ظاہراً بھی اور باطنًا بھی۔ ظاہراً تو  
ہر شخص کے سامنے ہے۔ جو کامیابی اس محسوس میدا لوں میں حضور کے  
حصہ میں آئیں۔ جس قدر تیرے رقار بزرگ آپ کے غلاموں سے کی جس قدر  
کثرت و دسعت آپ کی نہست کو حاصل ہوئی اس کی کوئی تغیری تاریخ  
نہ ہے۔ نہیں۔ تمام انبیاء علیهم السلام آپ سے سمجھی ہیں۔ اور باطنًا کا  
اندازہ کس کے لس میں ہے۔ بن ایک اشارہ سامنے کے اس متعقر  
عقیدے سے ملتا ہے کہ آپ تمام انبیاء کے فضل و برتریں، سبکے  
سرداریں۔ کوئی من جیسے الجمیع آپ کے برادر نہیں۔ نہ ہوا۔ نہ بوجا  
نہ ہو سکتا ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم الف الف مرّة۔

ان تصریحات کو مگن ہے اپا اس جذباتی عقیدت پر جوں  
کریں جو ہر مسلم کی طرح ہیں جو ہر زائر سالن مصلی اللہ علیہ وسلم  
سے ہے۔ ہیں اعزاز بھی ہے کہ اس غیر الملاعنة

یہ بھی فرمائش کی کریں۔

\* اگر مکن بیکم ان کم منصوبوں کو کملایا جائے تو جدیدی شائع  
فراہمیں پھر خواہ مستقل۔ وہ وادی۔ یا اخبار میں۔

۲۷ جادی الادی لٹھٹلے ۲۷

پہلے خط میں رجوع کے الفاظ ایسے ہیں ۱۔

\* بن اشناک سلطان المنور ع ۲ جلد عتبہ، ایک تنبیہ  
شارع بتو نی ہے اس کے خلاف تکریں ۱۔ ۵۱

اب بکر اللہ د مرے علامہ کی تحریر سے بھی ہر یہ منصوب کی  
تائید ہو گئی۔ پس کبھی کوئی کجاں نہ لای اور اس مصلالہ  
مکلن تحقیق کے بعد احقر لی تحریرات میں باہم بھی اور دوسرے  
حضرات اہل تحقیق کی تحریر سے بھی تعارض کا احوال نہیں  
روہ مکتا۔ لیکن اب بھی کسی کے خیال میں تفاہیں کا شبہ  
ہو تو اس کے لئے اسلام کرتا ہوں کہ دوسرے  
حضرات کی تحقیق پر مکل کیا ہا وے اور شیری تحریر کو مر جو  
بکھر جوں نہیں جوہر بلکہ مر جوں عنہ سمجھا ہا وے۔ فقط  
۲۸ بریج الشافی ملکہ

دو سکریخط کے آخری فقرے یہ ہیں ۲۔

\* ..... اب بھکر خواہ کے اس اختلاف اوار سے نفس  
مسکن میں تردد پیدا ہو گیا ہے پھر اس کے ساتھ عالم کے اختلاف  
اکوا سے جس سے بیرون اکن خالی تھا۔ صلح و میری اسی کو  
تفصیل ہیں کہ حکم دع ما یزیس کی مالا یزیس ک  
الحدیث۔ اپنے رسالت میں اشناک سے رجوع کر کر اب  
اور کوئی درج تسبیب لاضر کا اگر واقع ہو گیا تو اس سے تخفاف  
اوکسی صفاتی صادق کے اس فیصلہ کی استھانا وہ تکرار  
کرتا ہوں ۱۔

علی ہمشی راہنی یا ان احتمال ہموئی  
و اخلاص منہ لاحصلی و کاریتا

الش تعالیٰ مولانا اشرفت علیؒ کو اخترت کے بے یاں انعامات  
سے نوازے اور ان کی نیکیوں کا کوئی پرلوہم سیاء کاروں پر بھی  
والدے۔ واقعہ یہ ہے کہ بتقاہ ائمہ شریعت جب بھی ان سے تحریر و  
تفصیلیں کوئی سہو ہو گیا ہے اور اس پر وہ ان خود کی کسی کے توجہ لامنے سے

مطلع ہو گئے ہیں تو کوئی مصلحت اور اراف سہو میں اُڑے نہیں آئی ہے  
اور بلاتائل آپ نے رجوع کا اعلان تریا یا ہے۔ حق پسندوں اور صرا  
پرستوں کا طریقہ یہ ہی ہے کہ اپنے قصور کا ملموم ہو جائے تو پی بھر کسی نے  
بھی اس کے اعتراف اور حق تذللی سے جان نہیں لیں۔ سچی نیلا شکار  
کا معاملہ دیکھیجیں اگرچہ ولانا موصوف ان دلائی سے لا جواب ہے۔  
زوہ سے تھے جو مخفی کھاہت اللہ صاحب نے اپنے خطوں میں درج فرنٹ  
تھے۔ اور آخری خط تک میں دلائی کا توڑا اور علمی توجیہات پیش کرنے  
رہے۔ لیکن یہ احساس ہو جائے کہ بعدکہ نیل اشناک کے مدد رجات  
مخفی تاویلات سے درست وجہ از بھی ثابت کر دیئے جائیں تھیں  
حضرت سے خالی نہیں ہیں فوراً رجوع فرمایا اور تاریخ و آگری درجہ  
کی حضرت ہبھوڑیں اچکی ہو تو استغفار کا بھی اعلان کیا۔ یہی ہے  
اخلاص، نعمتی اور نہادی، اور عدل و شرافت کا تقدیما اور یہی  
ہے وہ پیر جس کے تعلق سے ہم جیسے نہ جانتے نیاز مند چوہدہوں  
صدی کے اس جلیل رقص مرد ہوں کی کفشن برداری کو اپنے لیجے باعث  
سعادت اور اس کی محبت و عقیدت کو ارادم جاں نصویت کر دیتے ہیں۔  
طاب اللہ سراگُ و زاد الدليل شرفاً و مجدًا فی الْآخِرَة

**ٹلاش حق** ایک طالب حق کے چوہاب میں مولانا مسیہ دیلمان  
نڑوی، مولانا اشرفت علی تھا تو۔ مولانا  
مناظر احمد گیلانی، مولانا محمد تقیور نعائی، مولانا ابوالاعلیٰ مودودی  
اور میاس طفیل احمد کے خاطر۔ بلکہ پونے دور دی پے۔

**اسلام کی اخلاقی تعلیمات** اُنچ کی شستہ اور کاش  
زبان میں ان تعلیمات  
اسلامی کی تفصیل جن کی ہر مسلمان کو ہر وقت ضرورت ہے۔

قیمت سوار دیجیے

**دین کی یاتیں** از مولانا احمد الجی صاحب۔ جس میں  
اسلامی عادات، ہبہ اور عقائد  
اخلاقی سیاست، حقوق اور ذکر اللہ و هبہ کو ایمان افسوس و  
اندازیں بیان کیا گیا ہے۔ لشیں بھائی چھپائی، قیمت پونے دیجیے  
بلکہ کپڑے ممکن تھے تھلی دلوں پر بندی۔ پی

# شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے صفات و مکالا

از جناب استاد محمد وزیرہ (ترجمہ) سید سعید احمد حضرتی ندوی

زیر اشاعت کتاب "حیاتہ امام ابن تیمیہ" کا لیک باب

اس بیان میں کچھ مبالغہ ہو سکتا ہے کیونکہ امام صاحب کے مطابع اور تحریر پر پابندی آخری ایبری کے درمیں عائد کی گئی تھی۔ لیکن اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ امام صاحب کے فرمومی صاف طریقے سے بھی ہر قریب المثل کی حیثیت حاصل کر لی تھی۔ جس سے دوست خوش ہوتے اور رشمن جلتے تھے۔

**حق و تأمل** صفات ابن تیمیہ میں دوسری اہم جزوی معنی تأمل

بیٹھنے والی نظر ڈالنے تھے۔ بلکہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کبھی ایک سکھ کی لعنى حل کرنے میں لگتی کہی راتیں آنکھوں میں کٹت جائیں۔ یہاں تک کہ اغراق کو دور کر دیجئے اور امر و اذم مکتفی پہنچ جاتے۔ وہ آیات احادیث تقاضا یا نصیحتی، میراث قیاس سے برقرار رہے کام نہیں، بلکہ تعمیم اور حق و وسازدہ تھی۔ یہاں تک کہ تو اسی وجہ پر اس حق و تأمل۔ خود و تکریں تکمیل و تدقیق ہے امام صاحب کو ایسا عالم بنا دیا جو غلو اور حقیقت تھا احادیث و نبوی اور آیات قرآنی سے استنباط معاونی میں وہ دوسرے علماء پر فرمومی امتیاز کھا دیا تھے۔ چنانچہ الکوآپر الدینیہ میں اسم دیکھتے ہیں۔

"امام صاحب ابن تیمیہ کو خدا نے فریگ دربارے ہو صفات د کیا اس طلاقا فرمائے تھے انہیں ایک بات ہو تھی کہ المقادیہ اور احادیث و نبوی اور آیات قرآنی سے استنباط معاونی میں افسوس فرمومی درک حاصل تھا۔ چنانچہ سماں پر وہ ان صفات کے باعث واضح و ظاہری قائم کرتے تھے۔ لفظ کے سہم و سلطوق کو بڑی خوبی سے بیان کرتے تھے۔ خاص اور عام اتفاقیہ اور مطلق

**غیر معمولی قوت حافظہ** اگری امام ابن تیمیہ کے صفات مکالا کا جائزہ لیا جائے تو سفرہ ستر بوجیز نظر آئے گی وہ ان کی حیرت انگیز قوت حافظہ ہے۔ خود کرو تو علم کی بنیاد اس سے حافظہ ہی پر ہے، تاریخ کے صفات پر اون لوگوں کی فہرست بہت تختیر ہے جیسیں اللہ تعالیٰ کی طرفے امام صافی حافظہ عطا کیا گیا ہو۔ ان کی یہ صلاحیت بہد طفویل ہے یعنی سے نہایت بیکاری کا تو وادا قدر ہے کہ چند صدیں لکھیں۔ ان پر ایک خڑاؤں کی اور مسزدہ بانی فرقہ سنا دیا۔ پھر جب ہواں کی سرحدیں قدم رکھا تو ہم صدر علماء سے بحث و مباحثہ، مناظرہ اور جادو لکی نوشت آئی تو وہ حافظہ ہی کی خدا داد صلاحیت تھی جس سے ہر ایکیں احسیں غالب اور کمیاں رکھا، اور حافظہ کو کلام میں ایک واقعہ کا ذکر کر پڑھ پڑھ چکھیں اس کے علاوہ کو اکب دو یہ میں ہے:-

"بیب اور حیرت انگریز ہے کہ امام صاحب صیل میں صورہ کتابیں تھیں فرائیں اور ان کو بلوں میں احادیث بوجی سے منتشر کی دیا تھا مدد کیا۔ علماء کے مقابل پڑیں یعنی، بعد شیخ شواعین کے نام نزیر بکت لائے، انکی تصنیفات تالیفیات کا حوالہ دیا، اور یہ سب کو سخن حاضر رہیں کہ انہی تھے تھے کیونکہ مطالعہ اور مراجعت کے لیے کوئی کتاب تو پاس تھی نہیں۔ اسی تھا کافی تجسس کیا گیا کہ اس تیک کوئی متعلق تکلیف آئے، لیکن الحمد للہ امام صاحب کے دینے ہوئے حوالوں میں کہیں کوئی فعل یا تیقین نظر کر آیا۔"

کہ جب امام صاحب سے سوال اور مناقشہ کیا جاتا تو وہ اسی سرفت اور برٹشگی سے جواب دیتے جسے اپنے شرح پر ۱۹۰۳ء میں کر رکھا تھا۔ پھر جواب بھی ایسا کہ وہ ساری کوئی حالم دست کی غصت و مطالم کے بعد اگر مستقل تصنیف کی کرتا تو شاید اسکی رسائی دہانی تک نہ ہو سکتی۔

امام صاحب کی وہ صفت تمیٰ جس سے خال الغول اور خلفیوں کو پریشان کر رکھتا تھا۔ وہ امام صاحب سے مقابلہ کرنے تھے جسے جو حزیف امام صاحب کی اس صفت کو ڈالنے اور میدان میں اپنی قوت علم و استدلال کے گھنٹہ پر کوڈ پڑتا۔ اس کی عترت انگریز حالت قابل دید ہوئی امام صاحب اسے زیکر کر کے دکھدیتے، واقعہ یہ ہے کہ بحث و لذت گھوکے میدان میں ان پر کمی کوئی فالب نہیں کیا اور سی ہی وجہ ہے کہ آپ کے خالف چند فقاوے و تھفات نے شُک اگر پہنچا اور بالآخر ذلتیں میں رات دن کو شکش کر کے آپ کو فیضہ کر دیا، تاکہ ان کی یادیں سننے میں ائمہ ترجیح اور دینے کی ضرورت پڑتے چوتھی صفت جو امام صاحب میں بہت استقلال نکری

یہ صفت دوسرے تمام صفات پر بھاری ہے، ان کی ملکی شخصیت کے بنا۔ جیسیں اس کا بہت واضح ہے اس صفت نے ان میں وہ فضائل اور منزلہ پیدا کر دیئے جو دوسرے معاصر علماء میں نظر نہیں آتے۔

امام صاحب کے معاصرین میں متعدد ایسے زرگ تھے جو اپنی سرحت فہم و ادراک اور ذکاوت و ذہانت اپنی کوت حافظہ کا انتہا سے ممتاز تھے۔ لیکن استقلال نکوئی سے محروم تھے۔

کوئی بسلسلہ میں امام صاحب کے سامنے پیش کیا جاتے وہ اسے کتاب و سنت اور اتنا رسالہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں دیکھتے تھے اور اس روشنی میں جس نتیجہ تک پہنچتے تھے اس کی طرف دعوت دیتے تھے۔ اس کی زیارت واد رکرتے تھے کہ لوگ تائیں کریں یا خالفت ہوں۔ عصر کی زبان پر جو کچھ چاری ہوتا وہ اس کے تالیق نہ تھے۔ حامیوں گوں میں موجود

یعنی ناسخ اور نسخ کی وفاہت خوب کرتے تھے۔ پھر ان سب کی تینیں خواہ لوازم اور طیورات و ماجنیج اور باقیر تسبیح کی تشریح و توصیف الی کراس کی تعریف نہیں کی جاسکتی تھے۔

**غلاصہ یہ کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ فیہ مولیٰ حافظہ کی دولت ہی اور الامال نہیں تھے بلکہ نکوئی بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو محبت ہوا تھا۔ سرسچی نظر مسائل پر نہیں ڈالتے تھے، بلکہ یاد بار بخورد و فکر کے بعد اپنے موئی کھلتے کہ قفلیں چیران، ہوجانیں ادا جمال فاش شدہ بجا تھے**

**حاضر دماغی** امام صاحب کی تبریزی صفت حاضر دماغی ہے؛ اپنی فیہ مولیٰ قوت حافظہ اور فکر کی تعمق کے علاوہ حاضر دماغی کے اعتبار سے بھی وہ دیکھتا تھے۔ حاضر دماغی کا یہ عالم تھا کہ جیسے کوئی مستعد سپاہی پہلی آواز پر لیک لیک کہتا ہے اسی طرح پیغمبر کی جدوجہد اور کوشش کا کام دار ہے اشارے پر ترک پر ہو چکا اور کام کی بات کمال لاتا تھا۔ مناظر مکے موقع پر وہ اپنے تحریف مقابل کو اپنی یاد داشت اور حاضر دماغی سے جا جسنا اور ہر ماندہ کر دیتے تھے۔ وہ عترت اوسی سے ان کا امنزہ بکھار جاتا تھا۔ کوئی جواب نہیں بن سکتا تھا۔ حروف کے تینیں نہ کھن نہ کھا کر امام صاحب کے افکار و خیالات اور دلائل دریا ہیں کار و لغیر طویل مطالعہ امتعان نظر، اور مراجعت کتب کے فی الفو طور پر کر سکے۔ یہی اس کی ہر تھی اور امام صاحب کی حیث۔

امام صاحب کا ایک شاگرد شیدابو حصلہ لیزار فرماتے ہیں:-

”بن تیمیہ جب درس شرح کرتے تو اللہ تعالیٰ اپنے علم کے امراء و خواص اور لطائف و دنیانیں اور مقولات معمولة طلاق۔ یعنی شاعر اور بستے استشپاہ اور استدلال بکھر دئے تھے کھوں دیتا، اور اس طرح رواں رواں پڑتے جیسے دیکھ دناد مورث۔“

آنچے مل کر ”الکواکب الدینیہ“ میں بتایا گیا ہے۔

لہ الکواکب الدینیہ شہزادہ الجھنون میں ایضاً مذکور ہے کہ امام ابن تیمیہ کے صفت (مخطوطہ الہ والٹن) میں لہ الکواکب الدینیہ میں ۲۵۵ صفحہ ایضاً۔ حاضر دماغی کا عترت اگری ایک واقعی ہے کہ ایک مرتبہ سکل تقدیر کے اکابر میں کسی شخص نے کچھ اضافہ کیا۔ امام صاحب کے کھوفے کھوفے اس کے درمیں نہیں تو ہے اور پریمات کہہ ڈالے در رکام من ملہ ۱۵۵۔ پوری تکمیل اشعار مردوہ کے العقوہ الدینیہ میں ۳۹۳-۳۸۲۔

ذکوارست۔ کتاب و مصنف کے راستے اپنیں کیا کافی  
بھی نہیں ہٹا سکتا تھا۔ وہ حقیقی کے ساتھ کتاب و مصنف کی  
ضمیر و راستی پر کوئی بواب نہیں بُلے

بیکی وہ صفت حقیقی جس نے امام صاحب کو مجتہد اسلام بنا دیا  
(اس نے) کہ وقت کے درستے علماء ہم ہوئیں درستوں کی خلیل رشکیہ  
کرتے تھے۔ درستوں کی عقل سے اتفاق کرتے تھے۔ لیکن یہ محدث علمیہ کی  
دوستے کی لگرے ذرا بھی متأثروں پر غیر صرف دین کی طرف دیکھتا تھا  
وہ زبانی تسبیل کرتا تھا۔ لیکن کس کی صرف قرآن کریم کی، مصنف نبوی  
کی آثار صاحبہ و تابعین کرام کی۔ چنانچہ اسلام کی تجدیدیں وہ کامیاب  
ہوا، وہ غبار جو اسلام کے روئے زیبا پر رہا، ایام سے چھایا تھا  
اس نے صاف کر دیا اور اسے اس کی اصلی اقول پہاڑ مرنوں والپس  
لے آیا۔

## طلب حق میں اخلاص کامل

[امام صاحب کی پانچویں صفت، طلب حق اور تبلیغ]

دین میں اخلاص کامل ہے!

امام صاحب کا اخلاص بالکل ہے لوٹ اور پاک مان تھا  
وہ ہر آنکش اور غرض سے منزہ تھا۔ اصل بات یہ ہے کہ اخلاص ملک  
کے قلب کو تو حیثیت میں ہمور کر دیتا ہے اور اس میں یہ صلاحیت پیدا  
کر دیتا ہے کہ اس کا اور اسکا امور اور اسکی تقدیم ہو جس میں کس طرح کی  
کمی اور خفاہی نہ ہو۔ تو کوئی ایسی بات جو عقل و خود کی گمراہی کی وجہ  
اور راہ ہدایت سے دور کر دیتے والی نہ ہو۔ کیونکہ وہ اخلاص میں ہے جو  
نکوستقیم عمل مستقیم، اور قول مستقیم کی تشکیل کرتا ہے۔

خدائی نمای سے امام ابن تیمیہ کو اخلاص کامل کی نسبت  
سے مالا مال کیا تھا۔ طلب حیثیت کے نامے میں خدائی ان کے  
دل میں قلوص پیدا کیا۔ انہوں نے یہ حیثیت پایا۔ وہ اس دنیا سے  
جب رخصت ہوئے تو ان کا اخلاص ان کے عهد کے لئے ایک غمودیہ  
اور آئندے والی نسلوں کے لئے ایک پیارہ بن گیا۔ جو کوئی بھی ان کی  
تمہاروں کا مطالعہ کرتا وہ حیثیت کے تو کب را گفندہ تقاو اور سلط  
والی دیکھ لیتا ہے وہ امام صاحب کی تمہاروں سے تاثر ہوئے بغیر  
نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ ان فریدوں میں ایمان کی حسدارت  
مکوس ہوتی ہے۔

عقلاء کے پیروں تھے۔ وہ اصراف دلیل کے سامنے مر جھکاتے تھے۔  
اس کی پیر وی کرتے تھے۔ وہ لوگوں کے تالے ہوئے راستے پر چلنے  
کے خواز نہیں تھے۔ صرف دلیل ہی کا جادہ تھا جس پر پیر وی  
کرتے تھے۔

اپنے حلم و مطالعہ کی بنیاد پر انہوں نے یہ راستے قائم کی اکابر  
صلی اللہ علیہ وسلم سے استفادہ (استفادہ و استعانت) کی کوئی دلیل شرع  
میں نہیں تھی۔ بغیر کوئی جھلک اور تناول اور قوت کے انہوں نے یہ بات  
بر سر حام کرہے رہی۔ بہت سے لوگ اس بات پر خطا ہو گئے، وہیں بھی  
حقیقت پر اترائے۔ وہ لوگ جن سے دوستی اور حمایت کی امید تھی  
وہ سب میانے، اور کوئی بھی لیکن ان کی راستے کوئی نہ بد کرنا  
ان کا بادی اورہنہا کوئی دخال۔ مگر کتاب اللہ، سنت رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم اور صاحب اپنے کبار تابعین کے آثار۔

امام صاحب کے استقلال نظری کے مارے ہیں ان کے شاگرد  
و شیداں بالحقیق جن کا ذکر کوئی ہو چکا ہے فرید فرمائے ہیں:-

جب امام صاحب پر حق و ایسے ہو جاتا تو اسے دنیوں سے پکڑا  
رہتے تھے۔ خدا کی نسبت میں ان سے زیادہ کمی کوئی رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں سخت اور سے بچ نہیں پایا، اس  
طرح اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں وہ سب سے زیادہ  
دریں اور اس کی تائید و نصرت میں بیش پیش۔ جب تھے بیک  
ر اگر کوئی سنکریں ازدواجے حدیث وہ کوئی قوی دیتے تھے  
اوہ اہلینہ ان ہو جاتا تھا کہ کسی دوسری حدیث سے اسکی  
تکمیل نہیں کوچھ وہ اس پر عمل کرتے تھے۔ اس کے  
مطالعی فتوی دیتے تھے۔ اس کے مطالعی فیصلہ ماد کہ کہتے  
تھے۔ اور فقیہوں میں سے کسی کے قول کی پروانہ نہیں کہتے  
تھے۔ خواہ وہ کسی ہی بلند پا شجھیت کیوں نہ اگر نکاہ  
دل سے امام صاحب کے اسلوب اور وسیع کو کیجھ مانے  
تو احتراف کرنا پڑے گا کہ وہ ہمیشہ کتاب و مصنف کی  
رہنمائی میں قدم بڑھاتے ہیں۔ اس راستے سے اخیر کی تی  
شخص خواہ وہ کتنا ہی عقیم و جلیل کبھی نہیں کر سکتا  
کتاب و مصنف کے مارے ہیں اپنے نوں وہی پر وہ کسی سے  
خلاف اصراف ہوئے ہوتے تھے، تو کسی ایمرے دربار شاہی

احسراز کرنا چاہئے۔ شاہی حکم کی اطاعت پر مقدم رکھا۔ انتہائی کر اس اعلان حق کے "جسم" کی حیثیت سے قید کی حالتیں جان جان آفرین کے پرد کر دیں۔

### جستہ بہ عفو و کرم

امام صاحب کے اخلاص کامل کا تبر منیر

لوگوں کے مقابلہ میں کرتے رہے جنہوں نے اذیت اور تکلیف پہنچائے ہیں کوئی دیقہ فردا لاشت نہیں کیا تھا۔ ان غرض وہاں حد اور بخش ہو ان کا دامن بالکل ہاف تھا۔ حدیہ ہے کہ امام صاحب نے ان فہریہ کو معاف کر دیا جنہوں نے غلو میں ان کو قید کرایا تھا۔ ان عمار سے بھی در گذر کیا جنہوں نے اسکندریہ میں انہیں اسیروں نماں کر دیا تھا۔

سلطان ناصر جب ذاتی اور سیاسی مقاصد کے ماتحت ان فہریہ کے استقام لیتے پڑاں گیا تو وہ امام ابن تیمیہ ہی نے جنہوں نے اس حرکت سے اسے باز کھا دیا۔ اس کے مسلمانے ان کے لیے کلمہ خیر کہتے رہے۔ اسے بالکل فرموش کر دیا کہ وہ لوگوں جنہوں نے کوئی نفع انہیں تکلیف پہنچائے، رسواؤ کرنے اور زک دیئے کا ہاتھ سے تھیں جلدی دیا تھا۔ جملی کہ افکار کو قلم بند کرنے، کتنا بہی پڑھنکے روک کیا تھا۔

محاسن مخلص مر عظیم نے کھلے دل سے کہ دیا۔

"یہ نے ہر مسلمان کو جس نے مجھے ایسا پہنچائی ہے معاف کر دیا"

یک سلطان ناصر کی طرف سے خود ہی معمور کر دی کہ:-

"نہیں مگر مخلص ہے جو اس نے مجھے قید کیا ہے"

یہ اس سختی کا اخلاص ہی تھا جو ہر ماہ پر فالب آتا۔ اور یہ تھا عجیف لغش جس نے ہر ایسا رسانی سے دگر کیا۔

### جہاد و منصب سے معاف

امام صاحب کے خلوص سے پایاں

کا چوتھا ثبوت یہ ہے کہ وہ مناصب سے مستفر تھے۔ دنیا کی آراء کش و زیارتیں اجاہ و جمال اور عصانی و دلخواہی سے کوئی سر دکار نہیں رکھتے تھے۔ انہوں نے کبھی کوئی منصب اور عہدہ خیں چاہا۔ ہی کوئی منصب اور ہر ٹھہر قبول کیا اور نہ کبھی کسی سے جاہ و منصب کے لیے کھلاش کی۔ نہ ہی اس کے لیے کسی سے جگ لڑکی۔ وہ صرف اس پر قائم رہے کہ منصور وہ پرہیز کر دوس دینے رہیں۔

امام صاحب کی ساری زندگی اُسی اخلاص کامل کا پرتو ہے یہ چیز آپ کی زندگی کے ہر دریں کار فرما نظر آتی ہے۔ تلاش و تجسس سے کام لیا جاتے تو جسموں اور کار کی ذیل کے چالاکوں میں اخلاص بہشت نہیں اور مساذ ہے جس نے ان کی زندگی کے ہر گوشہ کو روشن اور تابناک بنادیا۔

ان اموراً بغیر ہم الگ گفتہ کریں گے۔

### اعتماد فنکر

امام صاحب کے نہ سے مکمل تھی بطریقہ

تیجہ پر پہنچتے تھے اس کا اعلان بغیر کسی اندیشہ اور تامل کے کریتے تھے نصوص اگر وہ امور ایسے ہوں جو لوگوں کے مالوف والوں میں اوندوں اعمال سے خلاف ہوں اور جن کی محاذیت اور وہ علم و تحقیق امام صاحب کے لیے ناگزیر تھی۔ اس اعلان حق میں وہ اس کی کوئی پرواہیں کئے تھے کہ لوگ خوش ہوں گے یا ناخوش ہوں گے جو بات اجیس ہی نظر آتی اس کا بالا اعلان اظہار کر دیا۔ بغیر خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ اس سے کہ وہ بندوں سے اچھے کے طالب تھے۔ انہیں کوچھ لینا تھا اللہ تعالیٰ سے لینا تھا۔ بس کبھی اجیس مناظر کے میدان میں گھسنا جانا تو بغیر کسی تامل اور کرداری کے وہ اپنے جنگلات ظاہر کرتے تھے۔ تکسی بات پر بذاہت برستے تھے تکسی کو اخیر رکھنے کی کوشش کرتے تھے

**جہاد قلم سے بھی اور ملوائے بھی!**

امام صاحب میں جہاد اعلان کے راستے تھے

کامیوب مشغل تھا۔ ولیف اگر شمشیر کتف نظر آتا تو وہ بھی تکوار صوف کا محبوب کامیوب تھا۔ میدان کو دیکھنے کے مقابلوں میں انہوں نے کیا۔ میدان کو دیکھنے کے مقابلوں میں اس کے نظر میں یا اگر اس کا لکھ فتن بغیر توار کے در بوسکا تو بھی وہ توار لیکر میدان میں اتر آتے۔ جس طرح شام کے نصیرہ بھی اہل جبل کے خلاف تکوار امتحانی اس کے علاوہ حرست اسے کی امام صاحب کی نظر میں بڑی تدری و قیمت تھی اور اس ناہ میں وہ حبیب اور اذیت کا خندق بھیپی کے سامنے مقابلوں کے تھے جیسا کہ ہم صرف یا اعلاق کے مسئلہ میں درج کچھ میں کہ مسلمانوں کو خلف اسے پہنچانی غرض سے ایک طبقہ پیشوور قبول کر لیا کہ وہ اس شارس ہام راستے کے خلاف سکون انتباہ کر لیں گے۔ یکن جوں ہی کو حکومت سے اس میں داخل و معاشر و شروع کیا اپنے الشر تعالیٰ سکا اس بدد و بیشاق کو کہا۔ طار کو کہنا حق سے

درست نہیں۔

کیونکہ علامہ سید علی سے فسوب عمارت کی وجہی توجیہیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو سرے سے یہ کلام سیوٹی کا ہے ہی نہیں۔ یا سیوٹی سے یہ امام صاحب کے کمیم عصر سے تقلیل کیا ہے۔ لیکن وہ ہم عصر کوں جے اس کا ذکر نہیں کیا۔ بنابریں دونوں سورتوں میں یہ امام کو کمیم تاریخی بنیاد نہیں رکھتا، لہذا قطعاً قلطہ اور غیر صحیح ہے۔ امام صاحب میں عجب و کیر کوئی اس لوایت کی کوئی شے بھی موجود نہیں تھی۔ اور نہیں آپ کے مقامات زندگی سے یہ بات میں کھاتی ہے۔ آپ سے حد متواتر حاد لوگوں میں محلہ مل کر ہنا پسند کرتے تھے۔ ساتھیوں میں فروختی بیٹھی سے رہا کرتے تھے۔ آپ کے بعض ساتھیوں کی شہادت یہ ہے کہ عزت نفس تک کا اپنا رضاحت کے وقت ہی ہوتا تھا لگے۔

اصل بات یہ ہے کہ آپ کو تقریر و تحریر پر یہ پناہ قدرت مالی تھی۔ اپنے ندھار کو اس زندگی کی بان سے غایب کرنے کے وظیفے والا اجرت میں رہ جاتا۔ فالف فہرار سے غشکوکر تے وقت آپ ان کو لا جوہب کر دیتے۔ ان سے چارے فتحوار نے اپنے بھڑکیاں پر "تواضع" کا پردہ ڈالا اور امام صاحب کے طبقہ بخت بیان کو "محب و کبر" کا نام دیا۔ اکثر خود شکست کی کر اور سکوت فراز کر بھی تھا وہ بنے زین اور امام صاحب فائزہ کامران ہوئیکے باوجود "مزدوم" تھیں۔ لیکن یہ غایب ہے کہ امام صاحب اگرچاپنے تو وہ بھی ساکت و خاموش رہ کر جو اہم میں اپنے وقار کا افنا فر کر سکتے تھے۔ مگر آپ کا اصل جو ہر تی بھی خفا کر آپ نے دنلے خاتی کی پسندیدگی کو عالم پر تقدم رکھا اور اس را اہم فتویٰ تبدیع و تکفیر کے علاوہ بھی جو کلیف اپنی ہمیشی خوشی برداشت کی۔

**امام صاحب کی جمیع  
فصاحت اور قدرت بیان**

صفت فصاحت اور قدرت بیان ہے۔

امام صاحب بہت بڑے خطیب تھے۔ ان کے زور کلام اور جوش بیان سے جو بہبود برپا رہہ طاری ہو جاتا تھا، خدا نے بزرگ برترتے

گبر پر پہنچ کر وعظ کرتے رہیں۔ وہ جاہ و منصب کی طرف کمی نہیں دوئے جس کے حصول کیلئے لوگ جان کی بازی لگادیا کرتے ہیں، انہوں نے فقیر اس اور قلندر اسے زندگی بسر کی۔ اتنے کھاتے پر اکتفا کیا جس سے زندگی فاکس مرے۔ اتنے لیاس سے کنفیت کی جس سے سر تو ششی ہو جاتے۔ زادہ تھیں لذتیں کھانا درکار تھا۔ فتحی پار جو جات۔ فقیر جو بیک پا دیو دلکھ لشکھ۔ قدرت سے زیادہ کوئی چیز یا تو کوئی نہیں پاس نہ سکتے۔ دوسرے قدرت مندوں کو عطا فرمادیتے لہ۔

یہ تھا امام صاحب کا وہ اخلاق۔ حق تعالیٰ کے ساتھ انصاف اور اسی پر اعتماد کامل جس سے الحس و الشی کے کیدا اور تائیروں سے جیشہ محفوظ رکھا۔ امام زنجی لکھتے ہیں:-

"کمی ہم ہمیتوں کے تیرتھ جو امام ابن تیمیہ پر یاد کی ہی پڑتے ہے پہنچنے گئے۔ میکن اللہ تعالیٰ نے ایکیں بہیڑہ محفوظ رکھا۔ کیوں کہ وہ ہمیشہ بارگا والیوں تصریع و تازی کی کرتے تھے۔ خدا ہی سے بڑے کو جو اپنے تھے۔ خدا ہی پر تو قل کرتے تھے۔ عزم و حوصلہ ان کی سرشت میں راضی تھا۔ ہمیشہ اور ادا ذکر میں شمول رہتے تھے۔"

**ایک عجیب غربہ الزام**

قدرت کے بادیوں جیسا کہ اس اخلاق کے حمالہ ایک حمالہ تھیں اور ہر ہتھی سی بے سرو پا اور لا طائل یا تیس کھیل کیں، تویں صدی ہجری میں اگرچہ کہدا گیا کہ امام صاحب میں محبت غور و محکم تھا بیان امام، القول الجلی کے ماشی میں علامہ جلال الدین سیوطی کی طرف سفوب ہے۔ لیکن قطعاً ناقابل تسبیل۔

امام ابن تیمیہ کا انتقال آٹھوں صدی ہجری کے ربع ثانی کے پہلے سالوں میں ہوا۔ سیوطی نے دسویں صدی ہجری کی پہلی چھٹی اور اسی میں انتقال کیا۔ گویا دنوں میں دو صدیوں کا فرق ہے۔ لیکن اس عمارت سے مترک ہوتا ہے کہ سیوطی نے ابن تیمیہ اور ان سے متعلق ہنگامے خود اپنی انکھوں دیکھے ہیں۔ حالانکہ کمی صورت

سلہ مانند این رہیتے تھے کہ کوئی ایک کو تباہی میں بیشتر کیا کیجیے۔ مگر امام صاحب میں اکابر کریم علیہ ناطقہ العصماۃ اور شیخ زادہ شیخوں کے مددوں کی حکومت کی طرف سے پیش کیا گئی۔ مگر امام صاحب میں اکابر کریم علیہ ناطقہ العصماۃ دم شاخہ المنشیوں خلیم نیقشبیل شیخ زادیل طبقات الخنا بلہ جنہاں اگلے ہاتھوں کی تسبیل اور گزیری کی ہے اسی زادہ العصماۃ کے لئے الکو اکبڑا و مافحوس میں امام صاحب کے دو صفات غیر و میں "تواضع و فروختی" کو خاص طور پر شمار کیا گیا ہے۔ مگر تصلیل مستقل موافق میں تھت گزشتہ صفات میں لور جعلی ہے۔

امام ابن تیمیہ کا حضرت علی شیعی شاپیر یعنی محدث

کی شان ہی کچھ اور تمی۔ ان کی بیوی سے تھی کہ ملک اور پرنسپلز کو دیتے تھے اور نہ تنقیہ میں سے: عالم کا فرض ہے کہ جب ممالکات کا تفاہنا کرو تو یہ ناممکن سپاہی بن جائے اور حبیب، امن و امان استوار ہو جائے تو پسی ہی کا حامہ اس اس کا میرٹ ہم کے لئے اور عیا قہا میں بوس ہو جائے۔

امام حافظ کی بڑائے آنکہ اپنے سلف ملک اور ائمہ سلف کی پیروی کے جذبہ پہنچتی تھی۔ وہ میانتے تھے حضرت ملیحؑ ایک طرف تو علمکشیر کا دروازہ اور بہت شیرے قاضی تھے۔ دوسری طرف بہت دشمن سپاہی تھیں، وہ عالم، زاہد، عابد اور درویش بھی تھے۔ سپاہی سالار شاہ، امیر جوش اور امام عادل بھی تھے۔ وہ جب میدان جنگ سے پلٹتے تھے تو ان کی تکوار سے خون کے قطرے پیک رہے تو گستاخ تھے۔

باقی ہی کیتھیت امام ان تینیسے کی بھی تھی۔ میدان جگہ میں  
ان سے پڑھ کر دلیر اور سورا کوئی تھکا۔ ان کی شجاعت اور دلیری  
ان لوگوں سے باز ملی تھی۔ ساری عمر جنگ کے میدان میں نکوار  
چلا تے گورنی تھی۔ اس لیے کہاں کی شجاعت نصر و قاتل کا نتیجہ تھی اور  
امام صاحب کی شجاعت تکلب دین کا نتیجہ۔

امام صاحب شجاعت کی ایک اور قسم کے بھی مالک تھے، وہ  
شجاعت تھی علم و ادب کی۔ اس کے سبب دہ بارہا مصائب اور نوائب  
میں بنتا ہوئے۔ جو بات حق بھی اسے خاش دیر ملا کر گزرے، اُنکسی  
کمر و ری کا اظہار کیا نہ مردوت کا۔ قلمباد اور لکھاڑا کا مقابلہ کرنے پر اسیں بھی  
تامل نہ کی۔ اور اس جگہ میں ذات م پہنچ چکے ہے کہ زبان گھرانی  
فروں کسی نے تو اس صاحب کو ساری کوئی زندگی جوانی حاصل ہے۔

گریزیہ وہ اسلامی سوسیتی میں بھی پڑھا گیا۔ جب احمد حکومت اور سلطان دہلی کی راہ میں جہاد ہی کرتے رہے۔ جب احمد حکومت کا استقلال وقت بے نیں لفقوں کا سانحہ دیا تو اس تکلیف اور اذیت کا استقلال اور استقامت کے ساتھ مقابلہ کیا۔ امام حافظ کی کتابیں حیات کا ہر صور اس حقیقت کو بیان کر رہا ہے کہ آپ کو اپنے معاصر قوتوں پر فکر کر جت کے اعتبار سے ہی خلیج حاصل ہیں تھا بلکہ ارادہ، غرض و ہمت میں بھی ان سے فائز تھے۔

شیاعت اور ولیری کے ساتھ ساتھ امام صاحبحد درجے کے

ان میں زہا و قلم کی فضاحت کیجا کر دی تھی۔ جس پایہ کے خطیب شاید  
اسی پایہ کے شعلہ نگاراں قلم اور انشا پر راز بھی تھے۔

سے ہر اس مغرب پر اور یہ رہتے۔  
علاوہ ازیں اس کی امام و جمیع تھی کہ قرآن مجید کی لکڑت سلاوات  
احادیث نبویہ کے حفظاً اور دوام نے آپ سے خوبیت دیا۔ میں جب  
الغاظ کا تراز تحریر جمع کر دیا تھا۔ پھر مناظرات و نیادل الکار کے  
مینداں اول نے اس کو اور جلدی۔ ان سب خواں کا شیخ تھی جو اکہ  
پڑا ہوتا گئی دار الحکم گویا احادیث شائیخیں بھی تھیں۔ کیونکہ کٹکٹو اور ہر  
مناظر سے سطحی حافظہ ملکیہ تھا اور سب میں مالا مال تھا۔

• ایسا بہت بڑی صفت ہے کہ اولاد سے رہی  
اچھیں صبر و برداشت کا مارہ بھی پرورچا تم ان میں پایا جائے تھا استقلال  
مکر کے بورسیے نمایاں اور ترازو ٹھوٹھوٹ جس میں انہیں وقت کے دفتر  
طمار فروخت دے رکھی تھی بھی تھی ۔

ایام صاحب کے زمانہ میں علماء کا حامی ایک جگہ جنم کر پڑھنا  
پڑھانا تھا۔ جس سے ان کے ہوڑا اور پٹھے فیصلے چڑھاتے تھے۔ ان علماء  
کا تھیال تھا کہ عالم کی قوت و طاقت کا مرکز دھدریا اس کی لفڑی ہے  
یاد رکھ۔ قوم کے اعتبار میں جو ادراج و مسمیتے عنصر ہوتے ہیں، وہ اس  
صرف عالم ہوتا ہے۔ قوت بدن سکنی سپاہی کافی ہیں، عالم کی  
اس سے کیا سرو دکار؟ خالباً جو وظائف و ویاثت کا اثر تھا۔ اس نہ  
کی رو سے قوم کی طاقت سپاہی اور خوج ہے، کیونکہ یہ لوگ پسا کر  
اور ہما کے ہاز و کے پیدا ہوتے ہیں۔ وہ سبے برہمن، تو یہ اور ہم کسی سے  
پہنچا ہوتے ہیں۔ لہذا قوم کا دست دیار و سپاہی ہوتے اور لفڑی و مار  
برہمن (علماء)۔

یہ تھا امام حافظ کے زمانہ میں علار بصر کا حال۔ یعنی وہ حقی  
کو جب تاکاری لشکر تاخت دنما راج کرنا، اور اسٹھان تویہ علار بھال کھڑے  
ہوئے اور بصر میں چاکر پناہ گزی ہو گئے۔

کوت سے نہیں بارتے تھے، دہشت اور رعب کے باعث شکست کھاتے تھے۔ امام صاحب کے اس روایتے لوگوں کا حوصلہ بلند کر دیا۔ دہشت درد بوجی۔ رعب کافر ہو گیا۔ کیا یہ امام صاحب کی فراست اور لغاظ بصیرت کا مفہوم کامن نہیں ہے؟۔

ایک مرتبہ امام صاحب نے دمشق کے بازار میں ایک شخص کو دیکھا جو طالب علمی کے لباس میں حیران و پریشان گھوم رہا تھا اسیئے کہ اس کے پاس کھانے پینے کو کچھ بھی نہ تھا۔ امام صاحب نے اسے آواز دی اور جب وہ تبریز آیا تو اس کے باعث میں چند درجہ رکھ دیئے اور فرمایا:-

”نہیں خدا کردا۔ ہے فکر بہر ہاد۔ کھا ڈیجو۔“

حالانکہ اس شخص سے اپنی کوئی حاجت امام صاحب سے نہیں بیان کی تھی!۔ لیکن یہ فراست مونی تھی جنہیں اہم صاحب پر حقیقت حال نکشف کر دی۔

جو لوگ جمیلوں دیلک، کی اصلاح کا کام کر رہے ہوں ضروری ہے کہ قوت فراست اور لغاظ بصیرت سے بہرہ دیے ہوں۔ ان میں اتنی فراست اور قیا فرشنا سمی ہوئی ہی پہچائی کر آئکھیں دیکھ کر دل کی واردات پڑھ لیں۔ زنگ بڑخ دیکھ کر کسی کا عزم و امداد بھاپ لیں ۶۰ ن میں یہ ملکہ ہونا چاہیے کہ لوگوں کے وجدان کا اندازہ کر لیں۔ اور ان کے شورا و راداک کو قول لیں خدا نے بزرگ برتر سے امام صاحب کو اداک روئی اور احساس لفظی کی دولت سے الامان کیا تھا۔ وہ جب بھی کسی

جماعت یا شخص کو خالب کرتے ہیں اور است اس کے شورا و راجہ ان اور خطرات قلب کو حسوس کر لیتے تھے۔ البستر جکے دلاغ میں دشمن بھری تھی اور جو مالکت پر اترے ہوئے تھے ان کے اداک کے مناقبے شک مبتدا ہتھی تھے۔ وہ اگر امام صاحب کے قول حق سے متاثر نہیں ہوئے تھے تو یہ خود ان کا نقش تھا۔ ذکر متائل (امام صاحب) کا یہ ... (بٹکرے تحقیق)

صابر بھی تھے۔ جسم، عقل اور قلب ہر اعتماد سے فوجی معمولی صبر و برداشت کا ہو ہر رکھتے تھے۔ ان کا جسم ضبط اور تو اما تھا۔ ان کا دل بڑا اور بیجھتھا۔ ہر رنگ اور رنگ کو دست تلب کے ساتھ برداشت کر سکتے تھے۔ ان کی عقل بھی بڑی اور گرد کش تھی۔ وہ دلیل کو دلیل سے کامن تھے۔ اپنی زندگی کے ہر دریں وہ صبر اور قوت برداشت کا ثابت دیجئے رہے ان کی زندگی محل سے عبارت تھی۔ وہ خاوش ماخمرہ راتھے دھر سے بیٹھے ہی جیسیں سکتے تھے۔ جیل میں بند کر دیئے گئے تو تیزی و تالیف کا سلسلہ شروع کر دیا۔ گویا وہ اسے گوارہ ہی نہیں کر سکتے تھے کہ زندگی کا ایک بھروسی راستہ جائے پھر کسی کا دوسرا دھرا یا۔ کتابیں جیسیں لی گئیں قلم دفات اور کافر کی سہوتیں والپس لے لی گئیں۔ لیکن ہو اکیا؟ پھر بڑے ہکا قذ کے گاریسے ہوڑتے اور کوئی نہ موجو دھرا۔ فکر کا بہرا اور دو کامیاب سکانہ طبیعت کی روائی۔ پھر جب کوئی بھی دسترس سے باہر ہو گیا تو کتاب الہی کی مشوع اور قہم و استفزاق کے ساتھ تلاوت شروع کر دی۔ غرض محل سے قادر ہو کر وہ ایک لمحے کے لیے بھی نہیں بیٹھے بیوان تک کر جیں کے اعدامہ قتل الموت میں بھی تھا ان پاکی تلاوت باقاعدہ فرمائے تھے۔ زبان پر جو آخری القاطع تھے وہ بھی اُرلن ہیں کے تھے۔ چنانچہ استقال کے وقت دوڑاڑ کی منسول اس آیت کریرے سک پھر بھی تھی۔

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِيٰ چَنَّا تِ وَلَهُمْ فِيٰ مَقْعِدٍ صَدِيقِ عِنْدَ مَلِيلِكِ مُقْتَلِرِ (العنی پت)

**فراست** [اعطا ہوئی تھی وہ قوت فراست تھی۔ اُنکی تیزی زبان اور حدت عقل بعض رخواں ان کے چہرے سے دل کی بات کا اندازہ کر لیتی تھی۔ ان کی فراست دھمکی چیزوں کو پہچان لیتی اور اگلہ نقاپ کر دیتی تھی۔ ان کا نکلن اور گمان حقیقت اور مشاہدہ ہیں جہاں تھا۔ اخنوں نے ستاریوں کی کمزوری بھانپ لی تھی اور قسم کا کر اعلان کر دیا کہ مصروف شام کا شکر فالب رہے گا۔ لوگ تباہی کی

لہ الہ بالہ جیل ۷۱۲ و دلیل طبقات المذاہب جیل ۷۱۳ رج جلہ الکواک ۷۱۴۔ ۲۱۴ امام صاحب کی فراست کے متعدد واقعات ماننا ابن القیم نے مدارج الشائن ۷۱۵ میں اور صاحب الکواک الدینیہ ۷۱۶ نے ذکر کیے ہیں۔ اُن افہم کئی تین دلقدشا حدیث فراست شیخوا الاسلام ابن تیمیہ و حشۃ اللہ عاصوی جمیلۃ وصالہ شاہین ۷۱۷ متملاً عظم و اعظم دو قائم فراستہ تسلی سفر، اضتما (صیہن) ۷۱۸ میں امام ابن تیمیہ کی ایسی بھی اور اسی تسریں توں کامنا ہوئہ کیا ہے کہ اس کے بیان کے پیچے ایک دفتر چاہیے۔

# ماہنامہ دلیوند اسلامی دنیا

اس اسلامی جریدے کے مفصل شناخت رات  
اپ تجلی کی گذشتہ اشاعتؤں میں ملاحظہ فرمائیکے ہیں

بفضلہ تعالیٰ اس کا پہلا شمارہ پھپ کر آگیا ہے۔ لہذا مفت نمونہ طلب فرمائیں۔

پتھرِ منیر اسلامی دنیا۔ دلیوند (بیو)

دلی کے بڑے بڑے تجربہ رقباء حکیموں کا ایک اور ٹوپے۔ اگر آپ یہاں ہیں تو اپنا پورا حال لکھ کر ان سب حکیموں کے مشورے سے تجویز کیا ہوا نسخہ مفت یجھے۔ خط پوشیدہ رہے گا۔

پتھرِ سکرٹیری طبقی بورڈ پر نورنگخ دلی۔

## مفت یجھے

**روح افزا**

فرحت بخش اور تسکین دہ روح افزا کے ڈائنسیں ایک ایسی امتیازی برتری ہے، جو سے دوسرے شربتوں سے متاز بناتی ہے۔ یہ تھکاوت کو دور کرتا ہے۔ تروتازی صحت اور سعادت ایجاد کا لصوص پر بارہ ہے۔ ہدر دوچھت دی۔ نورنگخ مفت ملکاۓ۔ دلی - کانپور - پٹھر

# ہب سے مسح کا نکھل

انہا۔ مکہ ابن العسرہ ملکی

”میں اس وقت فضول بالوں کے مودیں نہیں ہوں۔۔۔  
دیکھ رہے ہیں فضول لکھ رہا ہوں۔۔۔“

”ارے فضول۔۔۔“ دہ بُر امان کے بولتے تھے۔ ”جھے  
لوگوں کا ذکر اپ فضول کہتے ہیں۔۔۔ فضول بھی کوئی کامنے“  
میں نے قلم رکھ کر بیزاری سے کہا تھا۔۔۔

”چلے آپ کو کچھ کہنا چاہتے ہوں کہہ بیچئے۔۔۔“  
”کہنا کیا تھا۔۔۔ وہ شاہ صاحب کے ٹھوڑے کا عرض ہے  
چندہ دیدو۔۔۔“

”ٹھوڑے کا عرض۔۔۔ کھوڑی تو سرہی پرستے؟“  
”اماں بھول گئے۔۔۔ وہ پارساں جو شاہ صاحب کی ٹھوڑی  
بیا ہی تھی۔۔۔“ ”چھڑے؟“

”بچہ لفڑے میں مر گیا تھا اسی کا عرض ہے۔۔۔“  
”ہوں۔۔۔ تو ایسا کر کر بچھے لے جیں کے ٹھوڑے کی دُرم  
میں باندھ دو۔۔۔ وہ دو لشی مار کے ہمیز سر چاڑھے گا۔ میں ردہ  
کے روح بچے کام شیر کاواں گا۔۔۔“

”کافے کو تو پہنید وہاں کی مکملی آرہی ہے۔۔۔ اماں  
ہاں۔۔۔ انھیں جیسے کچھ بادا گیا تھا۔۔۔ اب کی غفورون یونا والی نے  
بھی تو شاہ صاحب سے وعدہ کیا ہے بڑے عرض میں آئے گی۔۔۔“  
”میں آج بھی خود کشی کر رہا ہوں۔۔۔ غفورون آئے تو میری  
ٹرانسیس دھاپا رکھ دیا۔۔۔ آپ کو اور کچھ کہنلے ہے؟“

”نابس۔۔۔ چندہ دیدو۔۔۔“ ”کچھ تھیں بھی دینا ہو گا۔۔۔“

”تماری نو شدت ۱۲ ارتی ۹۵۶ء۔۔۔“

ایک زبر دست صوفی شاعرنے کہا تھا۔۔۔

بہت شور سنتے تھے ہمایوں دل کا

جو جھر اتوں قدرہ خون نکل

کون ہے جو آچارے و نوبابھاوسے کے نام نامی تو واقع  
نہیں۔ ان کے جمذبوں میں تو نہ جانے کتنے لوگ اخیں اوتار  
اور دیوں تا منتے ہی ہوں گے۔ خود ہمارے صوفی مگلا رہیاں ایک  
دن بڑی حسرتست فزار ہے تھے۔۔۔

”افسوں ہمارے یہاں نبیوں کا سلسلہ ختم ہو گیا مسک  
اور دن کے یہاں برابر جا رہی ہے۔۔۔“  
میں کچھ اتحاد اشایہ روئے تھن قادیانیوں کی طرف ہو۔۔۔  
عشرہن کیا تھا۔۔۔

”شاید آپ بھی مرا غلام احمد پر ایمان لے لئے ہیں۔۔۔“  
”اماں لا حول ولا قوہ کفر یہ کلمات نکالتے ہو۔۔۔“ وہ  
چمکنے لگے تھے۔۔۔

”پھر کیا مطلب ہے؟“  
”اپنے ہندو بھائیوں کا ذکر کر رہا ہوں۔۔۔ دیکھ لو ابھی  
باپو کوشیدہ ہوتے کے دن ہوئے نوبابھاوسے جو رہنے ان کی جگہ  
سبھال لی۔۔۔“

میں اسے طرز ہی کھھتا مگر جانتا تھا کہ صوفی صاحب میں  
اس کی صلاحیت نہیں ہے۔۔۔ وہ جرب سے شاہ ڈبھی والے  
کے ٹریب ہوتے تھے ہر طرح کیلطیف صلاحیتوں کو قوالی اور وجہ  
حال میں کھپا دیا تھا۔۔۔

کہنا یہ تھا کہ فنو با جملے کی شہرت آپ نے بھی سنی ہوگی۔  
بکھر ہیں گاندھی جی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ بڑے دیالو، بڑی  
دھراتا۔ انسانیت کا درود تو بس کوٹ کوٹ کے بھرا ہے۔ نڈی  
جیران تھا کہ قوم پروری اور وطن پرستی کی آب و ہم اسے ایسا نام  
دوستی کا پوادا کہاں سے پیدا کر دیا۔ خواجہ سعی الزیاد کو اس حیرت  
پر فخر تھا۔ دامت پیس کے کہا کرتے تھے۔ ”تم لی ہو چشمِ من جاؤ گے۔“  
”جہنم بھی آپ کی جنت سے بہتر نہیں۔ وہاں فرشتہ بھی تھی۔“  
”کیا مطلب ہے؟“

”ہم سس دنیا میں رہ رہے ہیں وہاں نفاق ہی نفاق  
ہے۔ سائیں بورڈوں چرسین الفاظ لکھتے ہیں۔ اندر غلطیں پکتی ہی  
ہیں۔“

”پھر وہی اتنی بیخ۔ اماں سیدھی بات کیا کرو۔“

”نفاق جانتے ہو؟“ میں نے پوچھا۔

”کیوں نہیں جانتے۔ بیوی کے کھانے کپڑے کو کہتے ہیں۔“

”وہ نفاق ہے۔“

”ہو گرے۔ نفاق بھی بول دیتے ہیں۔ مگر اس کا ذکر کیا  
لے پڑتے۔ ہم تو یہ کہہ رہے تھے کہ تم کسی بھی بڑے آدمی کی بڑائی تسلیم  
نہیں کرتے۔ وہ نوباتھاوسے کو دنیا کا سے کیا مان رہی ہے۔ عاشق ہی  
کہتے جاتے ہو۔“

”شک کس مرد و دوکو ہے۔ وہ یقیناً ایک بڑے آدمی ہے۔  
ہاں شک اس بات ہیں ہے کہ ان کی بڑائی قوم اور وطن پرستی کی  
محض و ملعون سے بھی اور پرواہنگی سے۔ آپ کی گھوڑو بڑی ہیں جو  
باریک نکتے نہیں آئیں گے۔“

”تمہاری گھوڑی ہو گی باریک“ وہ تملکتے تھے۔ بڑے  
عقلمند نہیں ہو۔ قوم وطن میں کیا بڑا تی ہے۔“

”برائی تو میرے بھیجے ہیں ہے جو تم سے سرارتا ہوں۔ اسے  
بندہ رب امطلب یہ ہے کہ انسانیت درست اور انصاف پسندی  
کا فصلہ اُس وقت ہوا کرتا ہے جب آرماش کا بھی کوئی موعدہ جائے۔  
یا آرماش کے محض ناٹھی باقیوں سے کوئی شخص“ انسانیت درست  
نہیں ہو سکتا۔ وہ نوباتھاوسے ایک شریف النفس آدمی ہیں۔ بیرون  
خدمت کا چند برکتے ہیں۔ اپنی سوچہ بوجھ کے مطابق قوم وطن کی

”مکس بات کا؟“

”باد میں بڑی بیانیں بچ چکیے تھے۔ ایک کوچ ہاکر گیا  
و ملیرا میں مر گئے۔ تینوں کا غیر وادعہ کروں گا۔“  
آن کے پھر سے پر ہوا تیال ہی چھوٹی بھی تھیں۔ حکیمان سی  
ہنہیں پنکر پولے تھے۔

”خیر جب کردے گے دیکھا جائے گا۔ درگاہ میں تو اچ ہی عرض“  
”میں بھی اچ ہی شروع ہو رہا ہوں۔ ابھی تین دالی سے  
زگ بانو کی ٹوٹی آرہی ہے۔“

”نہیں۔۔۔ کھاؤ قسم۔۔۔“

”کیوں کھاؤں۔۔۔ یقین نہیں آتا تو جھم میں جاؤ۔“

”خفاکیوں ہوتے ہو۔۔۔ سچ بنا کیا دا اتنی آرہی ہے۔“

”ایں بادا۔ تو تو سالی میں دے رکھے ہیں۔“

”والا ڈرم آجاتے گا۔۔۔ یہ ہے تاجس نے کلہریں زندہ  
کی ہو اب گاڑا تھی۔“

”اس کی بھی خالہ۔۔۔ لاڑ چندا دو۔۔۔“

”یاڑ سکل سے ۲۰ جمع کئے ہیں۔ دو تم سے ۱۰۔۔۔“

”بس وہ“ میں نے حقارت سے کہا تھا۔ کیا مجھ کا عرض ہے۔“

”اسے یادو رگاہ میں بھی تو دیتے ہیں۔۔۔ چلو ایک اوپر لبلو۔“

”بُوں نہیں۔۔۔ کم سے کم دس دو۔۔۔ لگلے حلقوں میں بھاگا لگا۔“

”شاہ صاحب کو کیا جواب دوں گا۔ انہوں نے خود فہرست

بنائے دی تھی جس جس نے دیتے ہیں دھنکڑ کر دیتے ہیں۔“

”میں نے فہرست دیکھ کر ایک خاص ترکیب بنائی جس سے  
۲۶۹ کے ارہ گئے۔ صوفی صاحب بر ابر زور دیتے رہے۔ لگلے حلقوں  
میں بھیجن گا۔۔۔“

آپ بھی کہیں گے کہ بات تو فو با جملے کی شروع ہوئی تھی

اور خرافات کیا چالو ہو گئی تو اطمینان رکھے خطا میری نہیں ہے۔

قوری تھوڑت کا کوئی بھی حدود میدان چلے گئے کسی بھی موناخوں پر قسطنطی

کرے بات عس و قوانی اور زنان مانعفان اولیا ہی پر بیخ کرم

لیتی ہے پھر حضرات بائیوں اور بیگوں کے اذکار جملہ میں ایسے

گم ہو جاتے ہیں کہ ان کے فرشتوں کو بھی تحریر نہیں رہتی بات کہاں

سے شرف ہوئی تھی۔

بُوئے:-

”میرا سر... میں کہتا ہوں آپ والی میں تشریف لے جائیں  
یہ باتیں آپ کے لئے سے باہر ہیں۔“

”نہیں پھر بھی...“

”خدالکے ہندسے مسلمانوں کے استئن ٹپڑے متن عالم ہجت  
بجاوے جی کے کافوں پر جوں نہیں ریگی ان سے آجے کو کیا تو فتح  
ہو سکتی ہے۔ میں جانتا ہوں شانتی سینا ناکوں بنائی جا رہی ہے۔  
”لکھوں...“

”میختق آپ نہیں بھیں گے۔ جملے اسے چھوڑ دیئے ہیں جو چھتا  
ہوں یہ ملکی پولیس بھی تو اسی سے بنائی گئی ہے کہ دیں ہیں اس نے  
قائم رکھے اور کسی کو کسی پر زیادتی نہ کرنے ہے۔ بھی پولیس کو  
کام لگای سی حکومت کے زیر سای مسلمانوں ہی پرجہ و تشدد کے ساتے  
حربے آز اسکتی ہے تو کس سے کوئی کیا امید رکھے۔ ختم کیجئے۔“

خواجہ سعیح الزماں منحہ چڑھاتے چلے گئے۔ ایک بجاوے جی  
ہی کی بات نہیں ہے۔ جے پر کاش نرائن کو دیکھئے۔ بڑی دلش  
یحکت بڑے دیا لو۔ مگر مسلمانوں کی مظلومیت پر اگر انھیں کوئی  
بھولا ہوا سبق یاد آیا ہے تو عدم تشدد کا۔ فرماتے ہیں کفسادوں  
کے خلاف پولیس اور فوج کی طاقت استعمال کرنے کی بجائے  
شانتی سینا سے مدد لینی چاہئے۔ پوری بات مع حاشیہ و ضمیر سننی  
ہو تو جانب محمد عمان فارغیلیٹ کی چند سطریں ملاحظہ فراہم ہے۔

”ہمکے لیعنی لیڈر فسادات پر اس وقت بوئے ہیں جب کہ  
سلطان پورے طور پر بچلے چاچکے اور فسادات پر ترقیاً ایک  
ہمیز لگز ریگیا۔ احتیاط کی حد ہے کہ فسادات کو روکنے کی مذمت  
میں فوری طور پر دوپل بھی نہیں اسے مل سکتے۔ اگر تباہ ہونے  
والوں میں مسلمان نہ ہوتے تو پھر ان ایڈروں کی پاپلکسی دیکھنے کے  
قابل ہوتی بستریج پر کاش نرائن نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے  
کہ فسادات کو روکنے کیلئے (۱) حوم کو تشدد سے باز رکھا جائے  
اور اقتداری سیاسی اور سماجی زندگی سے نشتہ دو کو بالکل خارج  
کر دیا جائے (۲) ملک میں شانتی سینا امن فوج (قائم) کی جائے۔  
آپ نے مزید فرمایا کہ آج کل جہاں بھی تشدد کا مظاہرہ ہوہ تھے تو  
اسے دبالتے کیلئے زیادہ شدید کام مظاہرہ کیا جائے اور اس کیلئے

خیریت بھی کریتے ہیں۔ جفا کوش ہیں۔ دردمن ہیں۔ یہ سب کچھ  
لطشدہ ہے، مگر انسانیت دستی اور انصاف پسندی اس سی بھی  
بلند بالہ شہر ہے۔ اس نک پہنچنے کیلئے گز بھر کا لگو چاہئے۔“  
”بس رہنے دو“ دھاٹھ کے بوئے نے کیجے بھی گز بھر کے  
ہوا کریں گے۔“

اس طرح کی مغلتوں تیں بار بار ہوتی رہی ہیں۔ آخر کار فدوی  
کے خیال کی صداقت کا ایک روشن نبوت مل ہی گیا۔ جرأتی ہے کہ  
آچاریہ و نوباجہاد سے چندی گڑھ کے قرب ایک گاؤں میں  
اخباری ناکدوں کو بتایا کہ وہ مارے ملک میں ہے، ہزار کی تعداد  
میں شانتی سینا قائم کریں گے جو ملک میں امن و امان قائم کریئے  
لے سکا گرے گی۔

”دیکھو یا آپ نے؟“ میں نے خواجہ سعیح الزماں سے کہا۔

”تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے یہ کوئی بُری بات ہے۔“ وہ

بھویں سیکھ لے پوئے۔

”بُری نہیں خود دکھو۔ اس سال ملک کے مختلف مقامات میں  
مسلمانوں کے ساتھ اکثری فرقے نے جو مسلوک کیا ہے اور عوام ہی کے  
نہیں پولیس نکلے اسکو ظلموں کو بے آبروئی پڑا کرتا اور بریگا  
کے جنگ تھنڈے ہیں اس پر تردید تک قبزوں میں بچھاڑیں کھائے  
ہیں۔ مگر و نوباجہاد، جی کی ریگ انسانیت دستی ذرا نہیں بھڑکی۔  
مرینے اور بریاد ہونے والے مسلمان آخراں ان ہی تھے، بچھو اور سکھی  
نہیں تھے۔ اگر بجاوے جی کی انسانیت دستی خاص مفہوم کے قومی  
دانے سے میکھی ہوئی نہ ہوتی تو وہ ضرور کچھ سرگرمی دکھاتے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ مگر سرگرمی توکتی بھاڑیں انھوں نے ظلم صریح کی زبانی  
مذمت تک نہیں فرماتی۔ اسی کامن انصاف پسندی ہے تو انصاف  
شمی کیا ہوگی؟“

”یہ شانتی سینا تو وہ غالباً مسلمانوں ہی کی مدد کیلئے بنائے ہے  
ہیں۔ انھوں نے فرمایا۔“

”غالباً تو غالب کی بیوی کامن تھا اسی شانتی سینا الگ مسلمانوں  
کے لئے ہیں رہی ہے تو کچھ لمحے مسلمانوں کی ہڈیوں کا فاسکووں  
دو پیسے سرپاکرے گا۔“

”لکھوں پے گا۔ کیا چڑھ لے گی فاسفورس؟“ وہ گڑپڑا کو

ذلیل نہ رہتے ہیں۔

بغفلہ تعالیٰ فرقہ پرستی کے حامی ہیں سب نئے ہیں۔ انگریزی اور ہندی اخباروں کو دیکھئے۔ کیا جمال ہے کسی نے "فداد" کی خبر تک شائع کی ہوا اور جو کی ہے تو وہ ایسی کہ اُن لوگوں میں نظر آتے ہیں۔ ہندستان میں اُنہوں نے باحقیٰ صفائی دلکھائی کر پڑتے ہوئے کی تقریر تو شائع کی، مگر اس ہیں سے فرقہ دار انصافادات کی نہ صحت کا حصہ خالی کر دیا۔

اس کس کا شکوہ کیا جائے۔ اصل شکوہ بچپن آپ ہی سے ہے جو ناپرستی اور دہنی پیشی سے انسانوں کو بچاؤں میں تمدن کردا ہے۔ اب جو بھی بھیڑ بکریوں کا پوتین پہنچنے کا ادھر پیدا ہجھے کا۔ تاجزیٰ کا خیال ہے کہ حالیہ "فدادات" میں جو مسلمان ہاک ہوتے ہیں، ان کی کھالیں بخوبی اکرو دو، "ہاتھوں سے باندھ دی جائیں اور ان پر مسوٹے حقوق بیرون لکھوادیا جاتے ہیں۔

### کاغذوں شرنیدہ باد

پھر سارے مسلمان جلوس کی تسلی میں یغعرو الگتے چلیں۔

سلے کے رہیں گے گورستان  
ادوبیں نورتیٰ کے سات طوف کر کے چھ ماٹے ایک کھلی  
سب کو کھڑی جنت ملے گی۔

**۳۱۴۵۹ مسٹر:** عجیب تماشہ ہے۔ ہمارے اکثر قوم پرست محمد بن حضرات فدادات کے تقریباً ہر نوچے میں ٹیکا یہ مصرعہ مزدور رکھتے ہیں کہ ۔۔۔

"فدادات چند فرقہ پرست و گ کلمتہ ہر جگہ مقصود  
یہ ہے کہ مسلمانوں کو کاٹگری میں حکومت سے بدشام  
کریں تاکہ ایکش بیوی کا گرس کو دوٹ نہ دی۔۔۔"  
اس منطقی قسم کے استدلال کوہیں نے "مصرعہ" اس لکھا  
ہے کہ واقعی یہ شاعری سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ پیر کا گرس کے  
مرید جب دیکھتے ہیں کہ داروغہ بدنامی سے ان سے پیر و مرشد کا منزہ کالا  
ہوا جا رہا ہے تو کانوں کو دروبیں ایٹھنے دیکر بھجو کرتا رکھتے ہیں،  
اور وہ وہ شعر کہتے ہیں کہ بقدر اونک کو قبریں تو ان کاٹی پڑتی ہے۔  
غیرہ ان لیا فدادات کی تمام ترویجہ ایکشن ہی ہے۔ تو اس کا

فرج اور پولیس کے ذریعہ بنایا جاتا ہے۔ الگریاس پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔ یونکہ اس کا بدل بھی کوئی موجود نہیں ہے۔ تاہم یہ بات کچھ لمحیٰ جاہلی کے ملے تاشد کو حماری تشدد سے باندازی کر دیتے ہیں، بلکہ اس کی تخفیت ہے۔ یہیں سیکھنا چاہتے ہیں کہ امن کو امن کے ذریعہ کس طرح بحال کیا جا سکتا ہے! غور فرمائیے عدم تاشد کا نصفد کس محل پر بھار اجارہ ہے۔ مسلمانوں کی جانب پر جن رہی ہے اور جسے پر کاشی چاہا کر لقین فرمائے ہیں کہ تشد د کھل دھنے تشد سے نہ ہونا چاہتے ہیں، یہ تو غلام ہر ہے کہ مکر و مسلمان کسی تشدد کے مرکب نہیں ہو سکتے۔ یہ تشد د اکثریت ہی کی طرف سے ہے ملکا ہے اس لئے جسے پر کاش نرائی کا ارشاد ہے کہ تشد د کرنے والوں پر کوئی تشد د نہ ہو ورنہ یہ تشد د کی تخفیت ہو گی! الگریاس کی جگہ اُرثی طبقہ کے لوگ مظلوم ہوتے تو شاید سڑک نرائی کو عدم تشد د کا خیال تک نہ آتا۔ ذرا باتیں بیانی دیکھئے مظلوموں کی ساخت اُنہاں پر دردی کے بجائے تشد د کرنے والوں سے الہا رہ جو دردی کیا جا رہا ہے۔

آپ فاطمہ ہیں کہ سماشی، اقتصادی اور سماجی زندگی ہے تشد د کو خاص ج کردیا چاہتے اُوں تو یہ فدادات کی مشدت کو کم کرنے کی ایک خاص تدبیر ہے۔ دوسری ہمیں ہیں کہ اکثریت کے فدادات پر طبقہ تشد د سے باز آ جائیں۔ سوم الگریاس کا امکان ہو بھی تو کیا اضطراب ہے کہ تشد د کے خاتمے تک خود مسلمانوں کو ختم نہ کر دیا جائے گا؟ موصوف کا یہ فقرہ تو کسی گھرے راز کی غازی کرتا ہے کہ "میں باتا ہوں کہ لا اینڈ آرڈر کے تھاٹھے پورے ہوئے ہوئے چاہیں۔ لیکن اس بات کو نہ ہوں گا اسی چاہتے کہ اصلی مجرم وہم پرستی اور فرقہ داریت کے وہ بُرے ارادے ہیں جو دونوں طرف پائے جاتے ہیں۔" کس خواصورتی سے فدادات کی ذمہ داری دونوں طرف ڈالی گئی ہے۔ مگر حالیہ فدادات تو فرقہ د اور نہیں تھے۔ سیتا مرٹھی میں ایک لاکھ ہندوؤں نے منتظم طریقہ مسلمانوں پر حملہ کئے اور بھوپال اور مبارکپور میں پولیس ایکشن ہوا۔ مگر مسٹر جسے پر کاش یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جعلے دو فریض طرف سے ہوتے اور دونوں ہی فرقہ داریت میں مبتلا ہیں۔ اس سے ہم تو یہ تھاکر آپ خاموش ہی رہتے اور مظلوموں کے دل پر ٹرک پاٹی

ہیں ان کی تیاری پہلے سے کی گئی تھی۔ ظاہر ہے اسی حالت میں مسلمانوں کے ضبط و صبر باجوہ داشتعال کا حالات پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا تھا میکن جب موصوف نامع شفق کا باب پہنچتے ہیں تو متعلق خلصہ سب بھجوں جاتے ہیں۔

دوسری بات انھوں نے یہ فرض کی کہ فرقہ اور انسان جماعت کی شرارتیں دنیا پر آشکارا نہیں ہیں۔ دنیا سے مراد اگر عالم بلال ہے تو تیر قدوی کا داماغ اتنی بھی چھلانگ نہیں لگا سکتا۔ میکن الگ بھوار فی دنیا مارا ہے تو خدا جانتے وہ کونے اندھے ہے لوگ ہوں گے جن پر حالیہ شادات کے بعد بھی فرقہ پرستوں کی شرارت اور مسلمانوں کی مغلوبیت آشکارا نہیں ہوتی ہے جن پر اب بھی حقیقت آشکارا نہیں ہوئی انھیں قیامت تک حقیقت کا احساس نہیں پہنچا الای کہ ان پر بھی ایسی ہی حقیقوں کا ہمارا ٹوٹ۔

در اصل ہمارے چارہ گروں کی مشکل یہ ہے کہ وہ منافقوں کو خلص اور سراب کو پانی کچھے ہوتے ہیں اور اسی لئے ان سے المشرد لائل اور فرمودات میں تھیں کون روک سکتا ہے۔ میکن پتے کی بات بس ایک ہی ہے۔

ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجا ہات!

اپنے کو سوا راستے اپنے دین پر چلتے اپنی داعیانہ حیثیت پر پہاڑ کی طرح جنت کی جیسے جنگل دوسروں کی تحریک بزرگی اور ذہنی فلامی کے اسپر ہو گئے ہی بلکہ اس سے بھی بدتر خر ہوتا ہے گا۔

بعض احمدی مسلمانوں کو صبر و ضبط کی تھیں کرتے ہوئے رسول اللہ کی زندگی بھی مثال ہیں ہیں کرتے ہیں۔ خدا یعنی سوادوں کے دین اور بغیر کی آبرد بیکاۓ۔ یہ خود تو بھیستے ہیں ہی دوسروں کو بھی بھیتھا ہی تصور کرتے ہیں۔ انھیں رسول اللہ کا صبر و ضبط تو نظر آیا مگر نظر نہیں آیا کہ آلام و مصائب کے چوناک اڑدہام میں اللہ کا وہ برگزیدہ بندہ دعوت کس چیز کی دیتا رہا۔۔۔ اللہ نے اسے اسلام کو برپا کرنے کیلئے بھیجا تھا۔ وہ کمزور سے کمزور حالات میں بھی کفر و شرک سے شرمناہ برابر مقاہمت کئے بغیر پہنچنے میں لگا رہا۔

تو سید حاصاد علیح یہ ہوتا چاہتے کہ مسلمان اعلان نہ اپنے دلوں سے دستیوار ہو جائیں اور اعلان کر دیں کہ ایکشنس کی بھی ایزد بخنز کے لئے وہ تیار نہیں ہیں۔

گرفتوار ایسی بات آپ ان شنبی فلسفیوں سے کہدی ہیں۔ تو ایسی لالیں پیلی آنکھیں نکالیں گے کہ آپ کی ٹھی پلید ہو چکے گی۔ فور آموجھوں پر تاؤ دے کر۔ اور موچھیں نہیں ہوتے ہیں گی تو داڑھی پھر کا کر۔ اور داڑھی بھی نہیں ہوتی گی تو سیٹ پر ہاتھ پھر کر کر وہ فوائد ایکشنس کے بیان کر رہے گے کہ آپ کے باپ دادا تک کی روپیں لھمار گائے گیں گی اور وہ وہ مقصادات و ووٹ نہ دینے کے ملائم فرائیں گے کہ آپ کو تھیں ہو جاتے گا۔ خذیلہ حکمتم الٰٰ تی لکھتم بھائُو عکُون دیکھی ہے وہ دوزخ جس کی تھیں دعید ہی گی) فرمایا جائے گا کہ ووٹ نہیں دھے گے تو اچھوٹ بن جاوے، میاسی ہوت مر جاوے، قبریں کڑھے پڑیں گے۔ کتنی تھیں نہیں ہو گا۔ گویا اب تو ووٹ کی بدولت جنت میں بیٹھے ہو، عیش کر رہے ہو۔

اور گئے۔ مسلمانوں کے ایک چارہ گرفتاتے ہیں۔

مسلمانوں کو اشتعال دلانے پر اشتعال میں آجائیجے

کیوں نکلاس طریق فرقہ پرستوں کے ہاتھ مضبوط ہوں گے

البتہ صورت ہفید ہو گی کہ اگر اخیر اشتعال دلایا جائے

وہ اشتعال نہ ہوں اور سب کچھ تھم کے ساتھ براشت کر لیں

اگر مسلمان یہ صورت اختیار کریں گے تو فرستہ اور اند

جاعقوں کی شرارتیں دنیا پر آشکارا ہو جائیں گی اور

وجہے دھیرے سب دیکھیں گے کہ شرکی ابتداء

کون کر رہا ہے اور غم کون کھلاد رہا ہے۔

ہائے سادگی۔ چاہئے نکل پاشی کہہ لیجئے۔ گویا ایک

بات تو فاضل چارہ گئی فرض کی کہ فاضل مسلمانوں کے اشتعال کے

تھیجے ہیں پیدا ہوتے ہیں۔ حالانکہ حالیہ شادات کی جو تفاصیل

سائنسی آئی ہیں اس میں اس تصور کی کوئی تکمیل اسی ہی ہیں ہے کہ

مسلمانوں کی طرف سے کسی اشتعال کا مظاہرہ ہوا تھا۔ مُردے

مشتعل نہیں ہوا کرتے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ دوسرے موقوتوں

پر موصوف بھی قسم کرتے ہیں کہ فادات سوچی بھی سازش کا تیجہ

مسئلہ پرصلیت ہے جو عرض کیا۔ پڑھا تھا مگر اس طرح کر کانوں میں  
انگلیں دے لیں۔

"کیوں؟" وہ عڑا کے۔

”محدثے کی کمزوری۔ جب کافلوں میں یہ سوال پڑا تھا کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے یا نہیں تو پریٹ میں ایسا فراخر ہوا کہ بھما بھاک سے اُڑ گا تھا۔“

"لا جوں دلاؤتہ ..... اسے یہ تو منطق ہے۔ اچھا اب

بناو خدا جھوٹ بول سکتا ہے یا نہیں؟ ”  
”میرے فرشتے بھی نہ تباہ کیں گے۔ ذہنی اور باشی کے  
لئے اور بھی ہوشیار ہو سکتے ہیں ا।“

"معاذ اللہ - علماء کی بحثوں کو ذہنی ادا باشی کہتے ہو"

وہ جلیل کے پھر ملکا ساتھیم فرماتے ہوتے استاد ان رسمیں بولے۔

"اوے برشور دارخدا جھوٹ یوں سکتا ہے۔ یوں نئے پر فادر ہے۔"

یہ نہیں مانو گے تو اس کی قدرت کاملہ پر حرف آتے گا یعنی علیک

حقیقین کا مسلک یہی ہے اور یہی حق ہے کہ وہ تجویز بول سکتا

بے مکار بولے گا نہیں۔۔۔۔۔

آپ فرمائیں ہے کہ نہ پیدا ہو کا نہ ہو سلسلہ ہے۔۔۔

"اور... وہ... تھیں ہے وہ اور بات ہی۔ ذرا

بازیک ہے تم میں جھوٹے۔۔۔

اورہاں کی اونٹی باریک باہمیں جھجھی سی کوئی حسل و الوں نے  
لے لیا۔ اسکے بعد کچھ کچھ تباہی کی طرح اپنے دل کا

دیگر بھیں کہا جی سیں۔ ایک اور کوئی پروپریٹر نہ ہے۔  
”کچھ دیکھ دیجیں۔“ مالکانگ اسے سوچ رہا تھا۔

پھر جو کسی بڑھاں ہے اس سے یہ  
دیکھ کر کوئی کانگے نہ کاٹے۔

”بھٹکے بندے“، ”چھپا،“ ”کالنگ“ کے حصے۔

فَادْعُوهُمْ يَوْمَ الْآزِفَةِ فَهُنَّ عَذَّابٌ شَدِيدٌ

”اگر فرقہ رست آسائے سے شکنے اور ... بولنا حکمت

کانگریس، یا کوئی ہے، وہ اکٹ کا تجویز کا نگرشیجے یہ بس ج

دھرمندھر دلش کی وزارت اعلیٰ کے منصب پر عینٹ کروائیں

گودا درے رے ہس - - -

غمگی زندگی کا حوالہ دینے میں منافق نہیں ہوتا اور اچھی  
ہم سب عذر کریں کہ جیوٹے چھوٹے دنیاوی مفادات اور تحریکات  
پر لات مارکر باطل سے کٹ کر، واشگافت طور پر رخوت حق کا  
کام شروع کریں گے۔ اعلاء کے لئے الحق کی خاطر جسیں اور ہر کسی  
وہی راہ آخری سانس تک اختیار کئے رہیں گے جس پر رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم و آلهٗ سلم و علیہما السلام کی نہیں تھی، جھاپٹ ازم کی نہیں تھی۔  
اینی دعوت سے دلکشی کی نہیں تھی۔ آؤ ہم سب سے رشتہ کا مگر  
اللہ سے قلعن جوڑ لیں۔ پھر بے شک ہمارا صبر و ضبط رسول اللہ  
کے صبر و ضبط کی پروردی کہلاتے گا۔ الگیر نہیں ہے اور ہم نے  
وہ حقیقی کام چھوڑ رکھا ہے جس کیلئے حضور نے تمہارے لئے تو  
پھر تمہاری یہ حرمت کر لی جائی رہتی ہے جو اسے لاد یعنی رکھتی ہے  
کہ تم جیسا ہو کی تہراadt اور جو ہے کی موت مارے جائیں فرق  
نہیں بھجتے۔ تم نہیں جانتے کہ صبرا و بے غیرتی دوست اگانہ  
چیزیں رہیں۔

سیاسی بقراطوں کی خدمت میں ہاتھ چور کے لذ اور شہزاد وہ سیاست ارب، نسبیات و معاشیات وغیرہ کی دُرمیں چلے گئے ہی نہ ہے بلکہ دن کی خطا معاف کر دیں۔ وہ ویسے ہی بے حد عظوم ہے۔

**۵۹۔ امریٰ شہر:** — حالیہ فسادات کی تفصیلات ہی کچھ ایسی تھیں کہ مولوی رجیع الدلیل جیسے ذائقی الکانگریس سے بھی بات بنائے تھیں ان رہی تھی پیری تا ولیم کیس۔ لگر دونوں بھی پھر وہ نسل کا ذرور لکھا۔ جتنی مطلق دار العلوم میں پڑھی تھی سب کی جگہی کٹوڑا لی، مگر اسکا کیا علاج کرتے کہ جس بیان کے آئینے میں کانگریس اور اس کی حکومت کے خدوخال صاف عیاں تھے وہ خود مولانا حافظ الرحمن مذکور کا تھا۔ وہ مولانا حافظ الرحمن کے بالائے میں وہ شاید ایک سوال کہ مرتبہ فرمائچے تھے کہ ان سے پڑا دلیش بھلک، قوم پرور کانگریس نواز وطن سنت اور شیاست مسلمان کبھی پیدا ہی نہیں ہوا، نہ ہوگا، نہ ہو سکتا ہے ”سلکتے“ پر میں نے لا کا کہ حضرت والادا خطا کی قدرت پر بند باندہ سمجھے ہیں۔ آنکھیں نکال کے بولے امکان کذب کا

"یعنی کہ یہی سنا نے آئے تھے؟"

"اور کیسا...?"

میرا لکھ جو شق موجیا۔

"تو مولانا ایسا کجھتے۔ جہاں جہاں فساد ہوا ہے اس قرارداد کی روچار ہزار نکلیں کرائے بھجوادیکے اور لکھ جیسے کہ شہزادگا کے چائیں۔۔۔ جلدی مغفرت ہو گی۔"

ان کی پشانی پر مل پڑتے۔

"تو آپ کیا چاہتے ہیں۔۔۔ کانگریس ترقیاتی پروگراموں کے اہم ترین قوی کاموں کو چھوڑ چاہا کریں فساد ہی کی بحث میں کھب جائے۔۔۔ ذرا اندازہ تھے کہ انگریس کی طرف سے فسادات کی نیت ہوں اسلاموں کی پوزیشن کتنی اٹھادیتے۔۔۔"

"بہت اٹھا دیتا ہے۔۔۔ میں نے اعزازات کیا اور آسمان کی طرف حسرت سے دیکھتا ہوا لوٹا۔" وہ دیکھنے مسلمانوں کی پوزیشن کا دعا دار تارہ دن میں بھی چمک رہا ہے۔۔۔ انشاء اللہ ادالاد کو دعیت کر کے مردوں گاہ کے بیٹو جب بھی کوئی اندازہ کرنا ہو مولانا ربیع الاول سے مشورہ لینا۔۔۔ پوزیشن آسمان میں پہنچ جائیں گے۔" بد تیری۔۔۔ گدھے۔۔۔ وہ تھکھے سے اکھر لگائے۔" تم جیسے گندہ ذہنوں کو تو پاکستان جانا پڑتے۔۔۔

"کرایہ آپ دن تو آج ہی جلا جاؤں۔۔۔ ارسے ہاں یا مولانا آپ نے بھیں کے انٹے کھائے ہیں؟"

"تم نے کھائے ہوں گے۔۔۔ خیریت ہمیں کے۔۔۔"

"میں تو جو زکھاتا ہوں۔۔۔ اگر اعلیٰ کے پیٹ پر کھکھتیں انٹے روز نوش کر لے جائیں تو بالکل گور کامرا آتا ہے۔۔۔ خواب بھی کھل کر آتے ہیں۔۔۔"

"تمہارا دماغ خراب ہے۔۔۔ تھیں ہیوں نے پاکستان بنوایا ہے۔"

"اور آپ نے کیا بنوایا ہے، گورستان اے۔۔۔ اسے ہاں مولانا! رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کی دُم میں درجنوں

اوٹ ناٹک ہے ہیں جانے کیا تعبیر ہو گی۔۔۔"

"تمھیں اوٹ کی گردن سے لٹکا لرچاٹی دی جائے گی۔۔۔"

ہاں۔۔۔ مردود۔۔۔"

دھپر سٹپے ہوتے چل دیتے۔

"ڈاکٹر کا بھوکھ خود تھوڑی فساد کے مو قصر پر موجود ہوں گے انھیں، نچلوں نے جسمی اطلاعات دیں وہ سایہ اٹھوں گے اور کیا۔"

"تو تحقیقات کا مطالیہ کیوں سترے کر دیا۔۔۔ الگی شخص کو یقین ہو کر اس کا اور اس سچائی پرستی ہے تو وہ تحقیق سے آنکھ کیوں ہڑا تکا گا؟"

"تم تو یا رہبریات کا بتکرگا بناتے پڑتے ہو۔" وہ آنکھ کو پوٹے اسے کر دیوں کے ہندوستان میں سود و سوکی بلکہ اس اور ہزار پاسوکی بر بادی سے قیامت تو نہیں آگئی۔ بہت۔۔۔ سے بر تن ہوتے ہیں تو کھڑکتے ہی ہیں!"

"بجا فرمایا۔۔۔ اگر من حضور کے حلقوں میں دو اخچ اُسترا آٹا کر چل جو بھرخون پی لوں تو اعتراف تو نہ ہو گا۔۔۔ اتنے پڑتے ہندوستان میں تھا آپ کی شہادت قیامت نہیں لاسکتی؟"

"ہستخر اللہ" وہ چھانک بھر گم تھوک کر مندانے "تمھیں تو پڑوں کا بھی لحاظ نہیں۔"

غرض اپنی چرچ پر زبانی کے باوجود دھنس مرتبہ بُری طرح ذہنی قبض میں گرفتار تھے۔ لیکن اللہ ترکا کار ساز ہے تین ہو رتی۔" کے رو جانی تصرف سے دل کی گڑھ مکمل ہی گئی۔ دیکھتا کیا ہوں اخبار لئے سریٹ چلے آئیں ہیں۔ چھوپ پر وہ تمام نورانی علامات ہیں جو قبض کے بعد بسطا اور پھر اسہال میں ضروری ہو گئی ہیں۔

"لوہم نہ کہتے تھے در بر آید درست آید۔۔۔" انھوں نے دعا سلام سے قبل ہی فرمایا۔۔۔ میں کچھا حکومت نے تحقیقات کی فرماںش منتظر کر لی ہے۔

"خیریت تو ہے؟"

"وہ تو ہو نہیں تھی" وہ چیلکے "تم تو ہے کہہ ہی رہے تھے کہ کانگریس میں سے بیٹھنے والی نہیں۔ لوڑھو۔"

"آپ ہی سنبھلیے۔۔۔"

انھوں نے گلا صاف کر کے نہایت خوبی انداز میں منایا۔"

"کانگریس و رنگل کیتی نے فسادات کے عملی خوب غیرہ خوب کر کے مذمت کی قرارداد دیاں کردی ہے۔"

"آئے۔۔۔ چپ کیوں ہوتے۔۔۔" میں نے انھم خاموش پاکر کہا۔۔۔

کیا اتنا کافی نہیں۔۔۔"

"اسی لئے سوچ رہی تھی کہ سہی جلادوں... مگر نہیں  
انس اگلائے کہ بال بھی آگ نہیں پڑتے..."  
"آہستہ... سلیکم آہستہ" میں گھبر کے بولا "بہر مو لوی  
سبع الاوّل ہیں الگ رخانے میں اطلاع کر دی تو اقدم خود کشی  
میں دھرمی جاؤ گی"

"آپ ان ہولوی صاحب سے کچھ سنن نہیں لیتے...  
کل ہی ان کے ہمارا سون لکڑی آتی ہے۔ وہ بوری براہا لکڑا  
"کیا کروں سلیکم۔ سی آتی ڈی کے ہمارا سیر نام میک لٹ  
میں ہے سون لکڑی خریدنے کے لئے کامگری ہو زاہد خود کی  
"یہ ہولوی صاحب کبھی کامگری ہیں یہ تو جمعی ہیں۔"  
"جمعیت اور کانگریس میں عاشق متعشق کا رشتہ ہو عشق  
کی باری کیاں تم کیا تجھوں گی"

"ہشتے ہے جمالی کی باتیں کیوں کرتے ہیں..."  
"تے جیاں نہیں سلیکم" خوش مذاق کہو۔ خوش مذاق لوگ  
آقا اور غلام کو بھی عاشق متعشق بنانے کے ہیں..."  
"باتاتے ہوں گے... وہ ہماری بھکھتی، بکس میں اور پر ہی  
سیر شادی کا جزو ارکھا ہے وہ ہولوی بدیع الزماں کی گھردی آئی ہے  
"کیوں دے آؤں؟" میں چونکا۔  
"آپ شے آئی... میں بات کر جکی ہوں۔" اسکی آواز  
بھرا تی ہوئی تھی۔

"کیا بات کر جکی ہو... شایدی آخری جوڑا بھی تجھ رہی ہو۔"  
"وہ چپ رہی... میرے خدا وہ تو رو رہی تھی۔"  
"سلیکم... میں نے قریب ہوتے ہوئے کہا" تم نے سارا  
زیور بیجا بب نہیں روئیں، جہیز کے برتن بھاڑے بیچ جب نہیں  
روئیں، ساتھی تھی جوڑے بیچ جب نہیں روئیں۔ آج کیا  
ہو گیا ہے... خدارا اچپ رہوں میں زکوہ فنڈھوں کا جیواؤں  
کے نام پر جنہے لاوں گا۔ پچھلے بھی کروں گا مگر آخری جوڑہ نہیں  
پہنچ دوں گا۔"

"مرام کی روزی سے توموت بہتر ہے" وہ خود پر قلب  
پاتے ہوئے بوئی۔  
"لے کیں... تم جماعت اسلامی میں ہو گئی ہو کیا؟"

"میریتے... میں نے روکنے کی کوشش کی تھی کے  
اندوں کی بات تو رہ ہی گئی۔ اور... وہ... سُنْتَ ناہجی نے  
کل پھر تاہیں ملکوٹے بناتے ہیں... چاہے بھی تیار ہی ہے...  
وہ تھجکے پھر رُک گئے۔ پھر گردن ہوڑ کے اختیار کشم کے  
ساتھ پہلے۔

"حکاو قسم..."  
"قسم کی بجائے شاہی ملکوٹے ہی جو کھائیں گے... آئیے بھی۔  
وہ عروض نوکی طرح سرتابے لجاتے لوٹ ہی آئے۔  
"یا کبھی کبھی تہہار اذاق بہت کھل جائیے" انہوں نے  
خود ارمی نہ جانے کی کوشش کی اور گرسی پر جم کئے۔  
"آپ بھی کمال کرتے ہیں۔ اے آنہلی میں دیکھنے بھرلوگ  
ذر اڑا سی باقوں پڑھی مرغوں کی طرح لڑتے ہیں مگر باہر آتے ہی  
وہ علوم ہوتا ہے جیسے کہ دراسے کی ریہس کی کچکے آئے ہوں۔ کیا  
ہم اکسلی محبوس سے کم ہیں؟"

"خیر ہو گا۔ تم چاہے لاؤ۔ شاہی ہوڑ دی پر ذرا اسلامی  
بھی لوگوں اتنا... اور ماں خربونے بھی تو جل گئے ہیں منگو اپنے کی  
کو سچ کر..."  
"کے بھجوں۔ لوز کل سے غائب ہے خود ہی جانا ہوں۔"  
"نہ زخم دیر کرو گے... اچھا چاہے منگو اوپھر طرف  
لے آتا۔"

میں گھر میں پہنچا۔ بیوی چھلادھونک دھی تھی۔ یاداں  
کر کل سے گھر میں ایندھن نہیں ہے اور راست بھی تازہ تم کی  
ٹھنڈیوں سے آکو اپنے تھے۔ ظاہر ہے اس وقت بھی شم ہی کی  
ٹیکلی ٹہنیاں چوٹھی میں ہو سکتی تھیں۔ سچھ میں نہیں آیا کیا  
کہوں کس طرح کہوں۔ بس بے ارادہ مٹھو سے نکلا۔

"بھاگو ان صریں درد ہو جائے گا..."  
اس سے گردن ہوڑ کی تھیں میں اس تھیں میں اور ھوئیں  
کا سینہ چپتے ہوئے دو ایسی نظریں چھپرڈاں جن میں بے بی  
تھیں فناحت تھی، پچھہ سزاری اور جھلابرٹ بھی تھی۔ ایسا معلوم  
ہوا جیسے ہندوستان کی گیارہ سالہ تاریخ آزادی اس کی دیران  
اکھوں میں بہت آتی ہو۔ حکمی ہوئی آواز میں بوئی:

# کیمیوزرزم کے صملی خداں

نمایاں کرنیو ای می چند بہترن کتابین

**آزادی کی طرف** ایک بڑے رو سی افسر کی خود نوشت  
سوانح جس نے امریکہ میں پناہ لی۔  
یر بیدو چسپ میں عترت ناک کتاب رو سی کے حقیقی حالات سے  
متعارف کرتی ہے۔ اسے پڑھنے کے بعد آپ کیمیوزرزم کے  
حسین خروں اور حصنوئی خروں سے کبھی دھوکہ نہیں لکھائیں گے  
قیمت مجلد تین روپے

**کیمیوزرزم اور کسان** کیمیوزرزم کو ایشیائی نقطہ نظر سے  
سبجھنے لگانے کی کامیاب کوشش  
جو بے شمارہ ستاویزی خالوں سے ہے۔ قیمت

مجلد ڈھانچی روپے  
**سو سط نظام کی چھوٹی خیالیں** صحیل عقلی و فردی لائیں  
سیاری کتاب جو دلچسپ بھی ہے اور حقیقت افرود بھی۔  
صفحات ۲۴۲ قیمت ایک روپیہ۔

**لیتین** ایک رو سی کے قلم سے جو مکمل غیر جائزداری سے  
ترتیب دیتے گئے ہیں۔ صفحات ۲۴۲ قیمت ایک روپیہ  
آزادی کا درب متنظمات کا جموجھیں نیک تغیری  
مقاصد کے تحت چھاپا گیا ہے۔ قیمت مجلد تین روپے۔

**ادب میں ترقی پستدی!** ادب میں ترقی پستدی  
چاری کی ترقی بھی اس کی دوست کردہ حقیقت فی الواقع وہ  
کیمیوزرزم ہی کی ایک سازش ہے۔ قیمت مجلد ایک روپیہ۔

مکتبہ تجھیلی دیوبند (دیوبندی)

"ہیبی... مجھ بڑھیا کواب بھڑکا کر ارجو زمے کی کون سی  
ضرورت پڑھی ہے پک جانے دیجئے۔"  
"اشاء اللہ... تیس سال کی بڑھا تکب ناہجاں  
پہلی بار دلکھی ہوگی... نہیں تکم جوڑا ہمیں بکے گا۔ اور ہاں دلکھو  
باہر ملک الموت چھلائے ہے۔ جا کر کے بغیر زندہ نہیں چھوڑے گا  
کیا کروں..."

اس کے چھرے پر سوچ کی علمات ظاہر پوتھی رچھر  
اچانک سکرا کر بولی۔ وہ شاید نزع کے وقت بھی سکرا مستقیم ہو  
آپ چلتے میں چائے بھیجی ہوں..."  
"بھیجی ہو... والد کہاں سے... آئیں یعنی ایندھن تو  
سے ہی نہیں..."

"الله بالک ہے آپ چلتے..."  
اور میں بے حیاد اقتنی راضی برضا ہو کر باہر علیاً یا  
مولانا غرسائے۔

"امان نیز آگئی تھی کیا؟"  
"کیا بتاؤ نعمت خالنے کی بخشی بھوگئی ہے شاہی الگریٹ  
اسی میں تھے۔"

"کیا ہوا۔ چوتالا میں ٹھوولوں..."  
آپ ٹھوولوں کے کامیں سے؟" میں ہیران ہو کر بولا۔  
لیک انگلی سے اور کامیں سے" انھوں نے تھاں  
کی انگلی سچائی اور ذمہ داری ادا کریں سکرائے۔ تالا بھی کوئی پیر  
ہے۔ ہم نے تجویریاں کھولے ہیں... لا جوں والا...  
اسے مطلب یہ ہے کہ تالا ہم تاردار سے ٹھوولی میں گے...  
ذرما سوپے پھر کیا ہوا ہو گا؟ اتنا میں ضرور بتا  
سکتا ہوں کہ یوہی نے اپنی وہ موٹی طسی کا لی جلا کر چاہتے  
پکانی تھی جس میں وہ سالوں سے شعر نقش کیا ترقی بھی، لیکن  
کیا یہ چائے میں سے مولانا کے حلن تک پہنچنے دی اسے آپ  
سموچنے دیکھوں آپ میں بھی کچھ دمارغ ہے یا سب سے آزادی کی  
نذر ہو گی۔

(ملازمہ صحبت باقی)

# گاہِ حجّ کے دبئیں!

دکانوں کو لوٹا گیا اور ان میں آگ لگاتی گئی۔ فیصلہ میں کہا گیا تھا کہ استغاثہ برتاؤں بالکل ناکام رہے گے کہ اس فساد میں مسلمانوں کو کس قدر جان و مال کا نقصان پہنچا۔ اگر یا خالی جوں کو احتراف نہ کر اور اُن کے فساد میں مسلمانوں کو بہت زیادہ نقصان پہنچا مگر استغاثہ نے پوری کوشش کی کہ عدالت کے سامنے مسلمانوں کا نقصانات کا کوئی ذکر نہ کیا اور صرف ہندوؤں کو مظلوم ثابت کیا جاتے ہیں! موقوٰتے ہیں جو ہائی کورٹ کاریگاری کے چواس نے اپنے فیصلہ میں کیا ہے۔ ہائی کورٹ کو حیرت ہے کہ اور اُن کے فساد میں مسلمانوں کے لئے اُو ہندو صرف ایک اور پھر ہندوؤں کا کوئی الی نقصان بھی نہیں ہوا۔ لیکن مسلمانوں کی دکانوں کو لوٹا گیا اور انھیں جایا گیا۔ مگر ایڈمنیسٹریشن کی رُگ پھر کی صرف اس بات سے کہ ایک ہندو مارا گیا اور وہ جو سمات مسلمان مالکے گئے تو ان کی غررہ پولیس کو ہوتی اور ز حکمت کو۔ کیا ہائی کورٹ کے افسوس میں یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ پولیس اور حکام نے فرقہ پرستی کو جذبہ سے مغلوب ہو کر مسلمانوں کے ساتھ نقصاف کرنے میں کوئی کمی بلکہ آئتا ان ہی کو ماخوذ کیا اپنی کو سزاد لائی اور جو سمات مسلمان مالکے گئے ان کے قاتلوں کی حوصلہ افزائی کی اور پولیس ان پر ہاتھ تک نہ ڈال سکی۔

**سنو، ہائی کورٹ نے کیا کہا!** میں صفائی سے لکھا ہے کہ قسمی سے ان فسادات میں حکام نے غیر جانبدار اور وی ریافتی نہیں کیا اور ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ انھوں نے مسلمانوں کی ان تمام کوششوں کو جو انھوں نے اپنی شکایتوں کے ازالہ کئے گئے، دبادیا گیا ہے۔ فیصلہ کے یہ افاظ خاص طور پر قابل غور ہیں کہ

زیادہ دن نہیں ہوئے ایک اسہا تی دل آزار کتاب "سریلیجس لینڈ سرٹ" پر مسلمانوں نے احتجاج کیا تھا۔ یہاں خوفزدہ بھی ہو گا کہ یہ احتجاج اتنا بھی پر امن تھا جتنا کہی ری ہمی اقیلت سے متوقع ہو سکتا ہے۔ یعنی اس ملک میں مسلمانوں کے فرما دو اتم تک کم مشتبہ نظر و سے دیکھا جائے گا ہے اور یہاں کے کتنے بھی اخبارات اتنے بے لحاظ اور بیلہ اللہ ہیں ہیں کہ مسلمان زخم کھا رہیں بھریں تو ان آہیوں پر بھی پوری خبارت نفس کے ساتھ ہائی چڑھاتی ہے۔ خیر اس احتجاج کو سملے ہیں اور اُن میں ایک ہندو مسلم فساد بھی ہو گیا جس میں سات مسلمان ہے اور ایک ہندو مسلمان مجھر اور مخفی تھے اس لئے ان کے قاتلین کی گرفتاری کا تو سوال ہی کیا تھا، ہاں ایک ہندو کے قتل میں پولیس نے درجنوں مسلمان مفرور مانعوں کی لئے اور خیر سشن جج کی عدالت سے طویل قید کی سزا دالتی۔ شاباش رسمی اسی کا نام ہے۔ ان مسلمانوں کی مزاکے خلاف ہائی کورٹ میں اپنی کی گئی تھی۔ اب اس کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ پانچ مسلمان بالکل ہائی کوئی گئے ہیں اور فیصلہ ہوتے ہوئے جس برمود اور جیس مکر جی نے پولیس اور حکام کے خلاف جو اظہار رائے کیا ہے اسکا ملاحظہ آپ بھی فرمائیجئے۔ ہم اسے مدیر الجمیع جانب تحریک عمان فارقلیط کو الفاظ میں قلل کر سکتے ہیں:-

**پولیس - ہائی کورٹ کی نظر میں** افغان جوں نے لکھا ہے کہ اور اُن کے ہندو مسلم فساد میں ایک ہندو ہلاک ہوا لیکن اسی دن اور اُن کے مسلمان بھی ہلاک اور جرحوں ہوئے مگر کوئی اس بات کی شہادت موجود ہے کہ اس دن کم سے کم مسلمان ہلاک ہوتے اور مسلمانوں کی بہت سی

جب اوری تین فساد ہو ائے تو پر محالہ آئندہ کی طرح صاف تھا کہ اس مصلحتے میں مسلمان مظلوم ہیں، اگر انہیں تو اتنا تو یقین تھا کہ ذرا زیادہ مظلوم ہیں۔ یعنکہ ایک ہندو کا اور سات مسلمانوں کا مارا جانا سب کو معلوم تھا اور یہ بھی معلوم تھا کہ وکانیں صرف مسلمانوں ہی کی لوٹی ہیں اور ایسی لوٹی گئی ہیں کہ انکو محراج کر دیا گیا ہے۔ لیکن ان یا توں کے باوجود ذرتو سات مق قول مسلمانوں کے قاتلوں کی تلاش کی گئی اور نہ دو کاتلوں کے نو شہدا کوں کو ڈھونڈا اگر اس سلسلے میں پولیس اور سرکاری افسروں کی طرف سے کوئی کوشش ہی نہیں کی گئی۔ اگر مستعدی دھکھانی گئی تو مسلمانوں کو اگر قرار کرنے میں اور مسلمانوں کو سنگ کرنے میں اور مسلمانوں پر مقدور چلاستے ہیں۔

افسوں کی بات یہ ہے کہ جب فساد ہو گیا تو کانگریس نے یا حکومت نے معاملات کی چھان بین کی بھی کوئی خاص کوشش نہیں کی۔ گویا کہ سات جانوں کا چلا جانا اور انہی دو کاتلوں کا لوٹ لیا جانا کوئی خاص چیز ہی نہیں تھا۔ حال ہیں کچھ ذرتوں نے اصول کی خاطر استغفار دیتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ فلاں جگہ فخری بے اضافی ہو رہی ہے یا ہوئی تھی اور فلاں جگہ جموروں کی شکنی ہو رہی ہے یا ہوئی تھی، چونکہ یہ سب یا تیس ناقابل برداشت تھیں اس لئے انہوں نے استغفار دی دیا۔ ہم ان اصول پر مستعدی سے ہندو چلتے تھے کہ اس فخری سے خابطلی بہت بُری چیز ہے اور جموروں کے اصولوں کو برقرار رکھنا چاہئے۔ یہ سب درست ہے لیکن قرآن کے اصولوں کو برقرار رکھنا چاہئے۔ یہ سب درست ہے لیکن قرآن کے تو تبلیغ کے اوری کے فساد کے موقع پر آپ گیوں خاموش ہے۔ تھے اور اس وقت استغفار کیوں نہیں دیا تھا؟ کیا حکومت کا ایک کروڑ کا نقصان ہو جائے تو وہ بہت ہے اور اقلیت کا نزدیک ان سات انسانوں کی جانوں کی کوئی قیمت نہیں ہے؟ کیا آپ کے اور اس کو منسکھیں کر نظر انہا از کیا جا سکتا ہے؟ اور اس حد تک نظر انہا کیا جا سکتا ہے کہ نہ قاتلوں کی کھوچ کی جائے اور نہ اس مسلمان میں کسی پرقدور جلا جائے وہ کوئا ضمیر ہو جو فخری سے خابطلیوں پر توجوش میں آتی ہے۔ لیکن انسانی خون کی معاملت میں ٹھنڈا اپڑا رہتا ہے۔

"اس بات کا زبردست امکان ہے کہ حملہ کی ابتداء بھی ہندوؤں کے حلوس نے کی تھی۔"

ہاتھی کورٹ کے فیصلے سے جو حقوق انسانی کے خلاف تھیں بعد اگر نہ رہ گوئی نہیں نہ اتر پردیش گورنمنٹ کے خلاف تھیں ایکشن نہیں لیا اور پولیس کو فرقہ پرست اور جانبدار سلیمانی کرتے ہوتے اس کے خلاف تھیں ملکانہ کارروائی نہیں کی تو یہ نہ صرف ہاتھی کورٹ کی توبہ ہو گئی بلکہ حکومتی انصاف کا جائزہ پہنچنے کے لئے تکلیف جاتے گا۔ ہاتھی کورٹ کا یہ فیصلہ صرف ہمارے نے نہیں ہے بلکہ ساری دنیا کیلئے ہے۔ ساری دنیا کو بتانا چاہئے کہ ہر ان کا ایدی طبقہ میں مسلمانوں کے ساتھ کیا سلوک کر رہا ہے اور اس کی ایکی مصلح پا یعنی کیا اگلی ھکلداری ہے اور جب ہائیکورٹ کے فیصلہ کے مطابق اوری میں پولیس نے مسلمانوں پر سب سماں تھم توڑے اور ظالموں کو سینے سے لگاتا تو اس پر آپ مبارک ہو،" بھوپال، سیتا مژہی، آخڑ اوت شکر اور دوسروں مقالات کی پولیس کا بھی اندازہ لگایجئے، سوال ہے کہ ہاتھی کورٹ کے اس فیصلہ کے بعد حکومت پولیس افسروں کے ساتھ کیا کارروائی کرے گی؟ نہیں کرے گی تو قدرت کو کسی نہ کسی وقت خود یہ کام انجام دیتا ہو گا۔ (المجتہ، اربعی ۱۹۷۶)

اب معاصر قوی آواز لکھنؤ کا بھی اذاریع طالع فرمائی۔

"ہاتھی کورٹ کے فیصلے سے ثابت ہوا کہ اوری کے فساد میں پولیس اور سرکاری افسروں نے ظالموں کا ساتھ دیا تھا اور صرف ان ہی پر مقدمہ چلایا تھا۔ تیجھے کی عدالتون نے اس نکتے کو نظر انہا از کر دیا کہ پولیس نے زیر دھکہ یا اگر مسلمانوں کا بھی کچھ نقصان ہوا تھا اور نہ یہ کہ مسلمان بھی کچھ ملے گئے تھے۔ حالانکہ ہاتھی کورٹ کے فیصلے کے مطابق ایک ہندو مارا گیا تھا تو سات مسلمان مالے گئے تھے۔ اور جائے تھے مسلمان رنجی ہوئے تھے اور کتنا جانی اور میں نقصان ہوا تھا۔ ان یا توں کی بناء پر عدالت نے اپنا قیاس یہ ظاہر کیا ہے کہ فساد کے لئے شرزی ہندوؤں کی طرف سے ہوتی تھی نہ کہ مسلمانوں کی طرف سے۔

حالات کا نقشہ پڑھتے گیا ہوتا اور آج فسادوں کا وجود نہ ہوتا۔ لیکن اس معاملہ میں ہماری سب بی سیاسی پارٹیاں ایک سی ہیں جالت پڑھتے کہ کوئی توانا فرقہ واریت کے دعووں کے ساتھ ساتھ جن شکھ سے کچھوڑ کر رہے ہیں اور کوئی اکالی دل ہے کہ کچھوڑ کر رہے ہیں۔ یہ سب باقی صفات صاف تباری ہیں کہ ایکی کے دانت مکملانے کے اور میں اور کھلائی کے اور میں لے کے ہندوستان بھروسیں ایک ہیں جو اہر لال ہجۃ واریت کے مقابلے میں شیر و نہر میں ایک چنانہ ہیں اور پولیس کے ڈنڈوں سے

جو زیر انتظام اور چکریں اُن سے توہین صرف، اتنا ہی کہنا تھا ایکن برو اس وقت برسر اقتدار ہیں اُن سے یہ پوچھنے ہے کہ ذرا یہ تو سلاسل کے ہائیکورٹ کے اس نصیلے کے بعد بھی کیا اسکا کوئی کیا اسکا کوئی بھوپال اور سیماناٹھی کے معاملات کو ایک رخی عینکت دیکھیں؟ کیا اب بھی ان موٹی موٹی باتوں کا حائزہ نہیں ہیں لیں گے کہ فساد کی پہلی کن لوگوں نے کی تھی؟ اشتعال انگریزی کی لوگوں نے کی تھی؟ دوکانیں کن لوگوں کی لوٹی تھیں اور پولیس کے ڈنڈوں سے بدن کن لوگوں کا چھلانی ہوا ہے؟

دوسرے سوال یہ ہے کہ اپنی کورٹ کے اس فیصلے کے بعد ان سرکاری افسروں اور پولیس کے جوانوں کے ساتھ کیا کامروانی کی جائے گی؟ جنہوں نے فساد کی اس طرح روک تھام کی کہ جو لوگ مظلوم تھے ان کو مارا چکا، انہی کو گرفتار کیا، ان ہی کو خوف زدہ کیا اور انہی پر مقدمہ چلایا اور ظالموں کو بالکل چھوڑ دیا۔

حقیقت ہے کہ اور فی اور سو ہے کی نشست میں کانگریس کو جو ہار ہوئی اس کی بنیاد بھی دھانہ مصلحتی تھی جو کانگریس نے اور کانگریسی حکومت نے اور فی کے معلملے میں کی تھی۔ اس دھانہ مصلحت سے مسلمان تجزیہ راضی تھی ہو گئے اور ان کو اس بات کا حق بھی تھا، لیکن کوئی اخنوں نے کانگریس اور حکومت کے چیزیں داروں سے قسم کی اپیل کی تھی اور واد رسی چاہی تھی، لیکن کامیاب نہیں ہوئے تھے مدد و مدد پر بھی اس بات کا کوئی اچھا اثر نہیں پڑا، کیونکہ اخنوں نے اپنی تکھیا سے دیکھا کہ کانگریس اور کانگریسی حکومت کی الفاظ پہنچی کی حد تک ہے اور ان کے قول پر کہاں تک بھروسائی کا جا سکتا ہے۔

مبادر کپور سیماناٹھی اور بھوپال کے فسادوں پر لائے زندگی کرستے ہوئے جو اہر لال جی نے بہت پہلے کی بات کی ہی کی قصور ہم سب لوگوں کا ہے۔ ہم اسے نہ دیکھیں اس سب بوجوں میں کانگریسی شاہی نہیں ہے، بلکہ سب بھی سیاسی پارٹیاں شامل ہیں، کیونکہ الگ کوئی ایکس پارٹی بھی ایسی ہوئی جو فرقہ واریت سے بالکل بالآخر مزبور کے سادا کام مقابله کرنی تو فساد کا وجود باقی ہی نہیں رہ سکتا تھا۔ الگ اور فی کے معلملے کو کسی بھی سیاسی پارٹی نے اس طرح اٹھایا ہوتا کہ اس پارٹی کے مہندوں و میراں اور لیڈر کمیٹے اور سلسلہ کمیٹی کو مغلی اکثریت کی ہے اور پولیس اور سرکاری افسروں کی طرفداری کر رہے ہیں تو

**شکاری** طرز تھیک کی بات ہیں، بلکہ اہر و اتعہ کا انہمار ہے کہ، "تم پرست" مسلمانوں کی بیشتر کانگریس کے ایں میں کی ہے۔ وہ کانگریس کے چرائے ساتھی ہیں۔ اتنے کہ "لنگوٹھیاں" کی اصطلاح بول دی جائے تو غلط نہ ہو گا۔ اسکے باوجود اکابر کانگریس اور اس کی حکومت کے بے پہنچ چکوں اور جان ستانوں سے تنگ اکر دہ نالہ دشیوں، احتجاج اور شوخ کلامی کے موجودہ مرحلہ تک آپنے چھپے ہیں تو سہی جگاون کا کچھ کہنا اللہ احصل بھی ہو گا۔ تصریفوں چیزوں پر پہنچا ہے بھائی درجہ میں تعارف کی نحتاج ہو گیں کانگریسی گورنمنٹ کا گیارہ ملکہ کردا تو ایک کھلی کتاب ہے جسے تیر بھرو لانا تھیں حاصل کے سو اکھی ہیں۔ ہاں چند عروضات و تم پرست ایں ہی کے انداز فکر و نظر کی ایک بنادی بھی کے باشے میں ہڑو ہٹیں کرنا چاہتے ہیں جس پر پہنچے خود نہیں کیا اگلی اواب غور کرنے کی ضرور تھی۔

لوگوں ہی ادارے تھکاریں درود مندی خوش میلگی کے ساتھ لفظوں میان کے محوقی پر رہ گئے ہیں وہ بلاشب لا تیں دا رہے اور ان کا اخلاص بجزیرہ اور نیت بھی یقیناً شہر سے بالا تر ہے بلکن جیتنے والی سیاست کا ہے کہ اس خوش فہمی کے حال سے وہ اب بھی باہر نہیں نکلے جس سے نکلے بغیر حقائق کو ان کی صحیح حیثیت میں دیکھا ہی نہیں جاسکتا۔ دونوں ہی کسی نئی نگاہ میں اس سنسنیں میں ہستلہ ہیں کہ ہائیکورٹ کے اس فیصلے سے قبل ہو جو دہ برسر اقتدار طبقہ اس سے بے خبر تھا کہ نامہ نہاد فساد اس سے مسلمان ایکاوم ہوتے ہیں اور حریف خالماں اب اپنی کورٹ نے حقیقت سے پرورہ ٹھادیا ہے تو ماہل اقتدار ضرور ہو ہے مفہماً اُنھا میں کے اور عدالت عالیہ کے

اور مستقل۔ کہ ساخت پرچھ و حکیمیہ والی قومی حکومت کی عزت اُنہاں میں بہت لیے گئے ہیں اور وہ بخوبی ملکے ہیں کہ انہوں نے کسی کو رکھ لے دیا ہے اور کسی کو اپنے قبضے سے قبل بے چاروں کو اندازہ ہی نہ ہو جا کر نظام کوں ہے اور نظام کوں، پڑ کوں رہائے اور لائے والا کوں ہے۔ زندگی اُس کی حرام ہو رہی ہے اور سینے پر سونگ کوں اُن رہا ہے۔ دہ بید بھی جانتے ہیں اور آج بھی جانتے ہیں کہ کمی کروڑ بھر میں پالتوں کی طرح دُم ہاتھی ان کے پچھے چل رہی ہیں اور جب جس طرح چاہیں گے ان سے کام لے لیں گے۔ انہیں خوب معلوم تھا کہ ان کی پوچیں اور ان کا ایڈ منٹریشن لکھنا پانی میں ہے۔ اسی لئے ہم پوچھے و تو تو سے کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں کوئی کوئی کی نیچھے سے ان کے کانوں پر جوں بھی ہیں رہیں گی۔ وہ نئے میں ہیں، اقدار، دولت اور پرانا کاش۔ ارادا غیری کا ناش۔ احیانی ذہنیت کا ناش۔ اس ناش کو عالمی فیصلوں کی ترسی ہیں اُنار سکتی، اس کا تو لہزہ یا التجا اور خواہد سے ملکن ہیں۔ جواہر لال اور ان جیسے معدودے چند حضرات فرقہ پرستی کے ساتھ اب تک لگایا جا رہا ہے اور کانگریس ہی کو سیاسی رب الارباب باور کرنے کی جو ہم اب تک چلاتی جاتی ہیں۔ اس پر نظر ثانی کی جائے اور شہروں کی طرح دوسروں کی طرف لیکھنے کی بجائے خود اپنی طرف دھکھ جانے پر جو کچھ ہو رہا ہے کچھ ہی نہیں ہے۔ ہم نے زندگی کے بڑے بڑے طواداں جھیلے ہیں، ہم نے جانتے کہ توں کے دریاؤں سے گذسے ہیں، ہم اسے پاس ایک لازوال نظام زندگی ہے، نظر یہ ہے، عقیل یہ ہے، ہمارا خدا جنت طاقت درپیلے خدا اتنا ہی آج بھی ہے۔ ہم اسی ہندستان میں الکریمیہ جبار غدرگروں کا سامنا کر رہے ہیں اُن انگریز جیسی طاقت سے ملک راستہ میں اہلکے وطن سے بچپن ہیں رہے ہیں۔ ہم آج بھی اُن شہزادوں سے آنکھ طالنے کی صلاحیت نہ کھٹکتی ہیں جو ہمارے جائز حقوق کو پال کر رہے اور ہمیں جیتنے کے حق سے محروم کر دینے کے در پیش ہیں، لیکن یہ بھی ہر سکتا ہے کہ ہم دوسروں کے ہمراہ جیتنے

نیچھے کی لاج رکھنے میں کوشش ہوں گے۔ یہ حسن نظر ان اگرچہ دو فویں ہی کے یہاں نزدیک کے عالم میں اگر قابلِ نظر آتا ہے میکن موجود ضرور ہے اور ہم ایقون کی ساخت ہے کہہ سکتے ہیں کہ حسن نظر ہے جس کی زمین میں بڑی ہوئی ریاست کی بھتی مسلمان آج کا شہنشاہ ہے ہیں اور اس کو کامیاب ہے۔ ہم اسے عالی مقام قوم پر رہنا تو اسے اپنے کامگیری میں سے ان جدا ہو دئے تو تعاقبات بانوں کو مسلمانوں کی سیاست کو جس راہ پر چلا یا تھا اس کا انجام ہو پچھے سامنے ہے اُراس سے بھی بدتر ہوتا تو ہرست کی بات ہے۔ آپ سعی منافق کو مخلص اور صاحبِ حسب کردار الحکوم کر کے کچھ امیدیں باز دھتے پھر وہ یکھٹے ان کا یکاشر منہوتا ہے۔ یہ بات چاہے کہ ہمیں اُنکا ہر کوک آزادی کے بعد کانگریس کے متعدد اصول و نظریات کی مٹی خود کا انگریزی حضرات ہی پیدا کر قریب ہے ہیں اور کاغذی قانون کے آئینے میں دیکھتے ہوئے جھوپڑتے کے خواب خود کا انگریزیوں ہی کے پائے ہل کی ٹوکروں میں چوڑوں ہوئے ہوئے ہیں، لیکن ہر حال یہ تجھی حقیقت موجود ہے کہ تو اسکو مانوڑ کر کریں عمل کا فائدہ بنانا چاہئے تھا، لیکن ہم سے کہا گیا کہ کانگریس کو دوڑا، جواہر لال کے ہاتھ مضمون کر کر، ہم اب میں شہر میں ایک ملکیت یادت، ہر حال میں کانگریس ہی تھماری تاضیعی الماجات ہے، وہی ایک درہ ہے جس پر سزا یا جھکتا کرم کچھ پاسکت ہو، وہی تھماری تاذ کو پار کیا گی، اسے چھوڑ دو گے تو سرت جاؤ گے بر باد ہو جاؤ گے۔

سراب کو یا ان ابرق کو چاندی اور سیاہ کو صیفید سمجھ کر کب کس نے فلاخ پائی ہے جو ہم پالیتے۔ لازم ہے کہ اب بھی بھلیں اور ہوائی خوش فہمیوں کے ایوان سے باہر نکل کر اپنی سیاستی عمارت ٹھووس حقائق کی نیسا پر اٹھائیں۔ سے شک جواہر لال اور چند اور آدمی معروف معمنوں میں فرقہ پرستی سے بلند ہیں اور ان کی دلی خواہش ہے کہ مسلمانوں کے جان دل ان کی ہوئی نہ کھلی جائے، لیکن یا قی آوا کا آدا ایں خانہ ہر آفتاب اس سے کا مصداق ہے۔ خدا ہجما جانے وہ کس دنیا کے لوگ ہوں گے جو بے باور کرنس کے کے سیاسی، سماںی، معاشری اور سماںی ہر مرید ان میں مسلمانوں کو مسلسل

لیکر یا کئٹے مسلمانوں کی صادقی زندگی اور اس کے جملہ شعبوں پر حاوی ہو۔ اسلامی سیرت و اخلاق بورپ کے سیرت و اخلاق جیسے نہیں ہیں کہ چند خاص شعبوں میں تو انھیں مطہر پا یعنی اختصار کر لی جائے، اور بعض اور شعبوں میں ان سے کوئی واسطہ نہ ہو بلکہ وہ تکمیلی اور ہمہ گیریں، وہ عبادات سے لیکر سیاست و معیشت تک کے ہر گوشے میں ایسی کارنسی مانی جائے ہیں اور ان کا باہر امامت وہی لوگ اٹھاتے ہیں جو تہیہ کر لیں کہ تمہری زندگی کے ہر شعبے اور ہر مرحلے میں ہم اخی کے تابع دار رہیں گے۔ خدا کا شکر ہے کہ ملک یتھے لوگوں سے بالکل ہی خالی نہیں جو اس ہبہ ازمار اور پر چلنے کا عزم رکھتے ہیں، بلکہ اپنی بساط پھر جعل بھی رہتے ہیں۔ یہ ضرورت اس کی ہے کہ لا یعنی غلط ہمیوں کی خلیج پاٹ کو اشراک و اتحاد کو دعوت دی جائے۔

آج وقت کی ایک بڑی و دست طہور کرنے ہواں کی امتیں کے خذبات کو اس حد تک پہنچ لادیا ہے کہ اہل قلم و نظر و آسانی اخیں کسی بھی سلسلے میں ڈھانے کی کامیاب کوشش کر سکتے ہیں۔ یا ہمی اختلاف و ترزاں بہت ہو جکائے خدا سیاست کا کھیل بھی کافی کھیلا جا چکا۔ اب وقت آیا ہے کہ ارباب حل و عقد خلوص و در مندی کے ساتھ سروڑ کے ٹھیکن اور اسلام اور مسلمانوں کے لئے فلاح و عزت کا کوئی نقشہ بنایا۔

اللہ لو۔۔۔ لو ہے کہ قلم سے پھر پر لکھ لو کہ لو کر مسلمانوں کی سر فرازی و عزت کا اصل سرخشمہ پہلے بھی اسلام ہی تھا، آج بھی اور آئندہ بھی اسلام ہی ہو گا۔۔۔ خدا سیاست اور اور اخلاق کو دار سے ماری فکر و عمل بھی اُس قوم کے حق میں رحمت نہیں ہو سکتے۔ جو یہ دعویٰ کرتی ہو کہ ہمارا ذہب دنیا کی ہر اچھیں کامل اور قرضل کی بھی ہے۔ آؤ ہم ایک بار پھر یہ عذر کریں کہ خدا کے خفاذ اور نیادوں میں گے۔ یہ وہ ہدہ ہے کہ اگر اس پر عمل ہو تو اللہ تعالیٰ آسمانوں سے فرشتہ آتا رہے۔

مکروروں کی کاپٹ جاتی ہے۔ خدا اگر رحمت و قادرت کا خزانہ خالی نہیں ہوا، بس ہماری بھی وفاداری و نیاز مندی کا خزانہ خالی پڑا ہے۔

فَاشْتَهِمُوا بِيَحْبِيلِ اللَّهِ رَحْمَةً وَعَدَ كَلَّهُ شَفَاعَةً - ۱۲

اور دوسروں کے فضل و عزابت پر بھروسہ کرنے کی بریاد کیں روشن ترک کر کے اپنا مقام پہنچا ہیں، اپنی فکری و عملی خاریبوں کا جائزہ لیں اور جن باہمی اختلافات کو ہم پر درش کئے جائیں ہے ہم اخیں پس اپنے سچے بھروسے ہوئے دنوں کو رشتے میں پروٹے کی کوشش نہیں کی جاتی، کیوں نہ ایسے نا ذکر وقت میں بھی اتنا نیت خود غرضی اور غفلت کا مشکارہ ہیں جو کہ اللہ کا غذاب فرقہ پرستی کی شکل میں ہے جنہوں نے رہا ہے۔ کیوں نہ اتنے بودے اور حقیر ہو گئے کہ جب جس کا جی چاہا ہے ہمارے جان و مال اور آبرو کو اپڑ پوں میں رکھ کر رکھا ہے۔ ٹھیک کہا ماہنامہ "برہان" کے تختہم اور یہ نگارنے:-

"اصل یہ ہے کہ جب تک مسلمانوں میں تکمیل اسلامی سیرت دکھرا رہا اور خدا سماں کے اوسمانی گملاں پیدا نہیں ہوتے ان کی شکلات کا کوئی حل پیدا نہیں ہو سکتا اور دنیا بھر کے سارے کام ہوتے ہیں، ہیں اور نہیں ہو رہا ہے تو ایک ہی۔" (برہان مسی و فہر) لیکن الجمیعیت کے فاضل مدیرتے بھی اس پر بجا ارشاد فرمایا:-

"یہ بات بھی تو ضمیح طلبی ہے، کہ اسلامی سیرت وکردا کے لئے جس پر مکون مامول کی ضرورت ہے پہلے اسے حاصل کیا جائے یا اسے حاصل کرنے کیلئے اسلامی سیرت کی تکمیل پہلے کی جائے۔ اگر بھی صورت ہے تو فضادات کے انسداد کیلئے جس سے جو بھی ہو سکتا ہو وہ غفران کرے، اگر صورت دوسرا ہے تو مسلمانوں کا اپنی نکاحی طبقہ کوئی ایسا پروردگارم نہ اسے جو کوئی تحریک جلانی جائے" (الجعفر، برہان مسی و فہر) ہماری بھی یہی تھا کہ مسلمانوں کے اہل تکر حضرات اسلامی سیرت و اخلاق پر اکتف کر لئے ہماں شورت سے کوئی تحریک چلائیں، لیکن نہ لہر ہے تو تحریک جماعت یعنی بھی محدود تحریکات سے وسیع تر ہوئی جا ہے۔ اتنی وسیع کرافٹ سے

# مکر پورا فساد اور اُن کا حل

## از مولانا ابواللیث صاحب

امیر جماعت اسلامی ہند مولانا ابواللیث حاجت یوچے عزیز  
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وطن اعظم گذشت و اپنی رلوست ہوئے ہی تشریف لائے  
تو ملک کے موجودہ حالت کے سلسلے میں موضوع نے ایک اعجاری طاقت  
میں جو یوچے اپنے اخلاقی ایجاد فرمایا اس کا خلاصہ درج ذیل کیا جا رہا ہے

بہت زیادہ اہمیت دینی تھی وہ بڑے سے ظلم و ستم کے واقعات کی مذہب  
بھی ملک کرنا چاہیں کر سکتی۔ بہر حال اسے یاد و کضا جائیے کہ اسی قوم و فرضیہ  
ظلم و زیادتی خود اس ملک کی تباہی اور بادی کا پیش فخر ہوا اکرتی ہے  
اور تاریخ کے واقعات اس پر شاہراو عمل ہیں۔ لکھ کر وہ سیاسی  
جماعتیں جو ظلوگیوں کے ساتھ اخلاقیہ بھردا رہ دی کر رہی ہیں ان کی کوششوں کا  
شکریہ ادا کرتے ہوئے مولانا ابواللیث صاحب نے ان کو اس ضرورت  
کی طرف بھی متوجہ کیا کہ بھروسی کے اس کام کو سیاسی اقدار کے  
حصول ادا سختاً اتفاقع کا ذریعہ بنانی چاہئے اور یہ کام خالصہ  
السانی بھروسی کے جذبے کے تحت کیا جانا چاہئے۔

ہند و قرقیزیست جماعتوں کو تنبیہ کرتے ہوئے مولانا نے  
فرمایا کہ جو جماعتوں کی نہیں کے مقدس نام سے والستہ ہیں وہ اگر کسی  
وقت مدد کی جائے ظلم کی بروڈسپری مل کرے گیں یا اس کی تائید پر  
آزادہ ہو جائیں تو اس سے نہ صرف یہ کہ نہیں کہ نام پر نام ہوتا ہے بلکہ  
آہستہ آہستہ احوال ہیں مذہب سے بنا دوت ابھری جل جاتی سے اور نہیں  
دشمن خاص کو فتوحات حاصل ہوتی ہے۔ مولانا نے مذہب پر سوت  
ہند و دوں سے اپیل کی کہ وہ مذہب کے نام پر کام کر سکتا۔ الی جماعتوں کو  
غلط عنصر کو آذنا کا بنتے ہے۔ دیکھیں اور جہاں جہاں تھیں جس پر بڑی کمی طرح  
کا ظلم ہو رہا ہواں کے خلاف آواز اٹھائیں۔ کیونکہ دنیا کا کوئی مذہب  
بھی خالیہ کو ظالم اور غلام کا ظلم ہو سکتے ہیں رونما کو

مولانا نے ملک میں ہونے والے ہالیہ فساد پر سخت  
تشویش کا اعلاء کیا۔ آپ نے کہا کہ ہند و جماعم کا ان فسادات سے  
تعلق کرہے بلکہ پولیس اور اسٹائل اسٹریکٹ کی کوتاہی، غفلت اور فساد  
ناشناستی ان ہرگھم میں کا سیکھ جاؤ سبب ہیں۔ اور یہ بات اس  
پہلو ہی سے افسوسناک نہیں ہے کہ فاڈر و علاقوں میں خواجہ  
مسلمانوں کو ظلم و ستم کا لشائہ بنایا گیا ہے۔ بلکہ اس پہلو سے بھی یہ حداثت  
افسوسناک ہیں کہ ملک کی تعمیر ترقی کی راہ میں یہ بہت بڑی رکاوٹ  
بنتے ہوئے ہیں۔ مولانا نے اس بات پر اپنی افسوس کیا کہ جن لوگوں پر  
ظطیبوں کی اصلاح و تدارک کی اوقیان ذمہ داری حاصل ہوئی ہے وہ  
اپنے لامتحتوں کی غفلت و کوتاہی پر پردہ پوشی بلکہ پیش پناہی کرتے  
نظر آ رہے ہیں۔ اس سلسلے میں یہ یہ۔ اور مدد حضیر پر دلش کی حکومتوں کے  
صریح رہا کاروں کا رویہ بہت زیادہ افسوسناک ہے۔ آپ نے کہا کہ  
اگر ظلم و ستم کو بہترینی کی کوشش نہ کی گئی تو اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اسکا  
اجرام کیا ہو گا۔ جن لوگوں کو عدل و انصاف کا ذریعہ یا اس و الحاذ  
ہے۔ یا یا ہو لوگ ملک کی بہتری کا جذبہ اپنے دل میں رکھتے ہیں ان سبکے  
فرض ہے کہ اس گھینیں صورت حال کی طرف برورقت توجہ کریں سختیم  
امیر جماعت نے کہا کہ اس سلسلے میں کامگیری پر جو ملک کے بیشتر صوبوں  
میں برصغیر ادا کرنے والے خاص ذمہ داری حاصل ہوتی ہے۔ اتنا ہے یہ ہو یہا  
ہے کہ وہ کام جو ملک کی قیمت سے پہلے فرقہ وار انسان و اجساد کو

## مسلمان کیا کریں؟

بھی اپنے شخصوں نظریاں یا مصالح کی خاطر ملائوں کے کتوں لشنا بیا یا صحیح خطوط پر ان کی تفہیم کے خلاف ہیں (مولانا ابوالیث صاحب کا بھی مخصوص زندگی را میور کے دیکھنے اور جنوری سعد کے پر جو نہیں شائع ہو چکا ہے) اپنے فریا کر کتوں کے مفید ہوئے تو یہی کیا ہے کہ کوئی شرعاً یا اخلاقی کوئی کتوں کے تاثراتی کرائی جائیں گے۔ میر اس پہلو سے بھی رکشی کا ای جائیں گے کہ تقدیم ہے فوراً بعد مولانا آزاد صدر حرم کی تیر صداقت جو کتوں منعقد ہوا اس دہ کی پہلو ویں سے تا کافی تھا اور بعض پہلو ویں سے اس کے مفید ہو شکے باوجود دلے ہوئے حالات بیس کن خطوط پرست کتوں کے کتوں کی نہاد و رہا۔ اپنے فریا بہر حال کتوں کی ضرورت ہے اس نزدیک ستر ہے بشرطیہ وہ واقعی مصلحتوں کا آزاد کتوں ہو۔ اور اسیں شریک ہونے والے انتہاء حضرات اس عزم والاد کے ساتھ میں شریک ہوں کہ اللہ اور اس کے رسول کی پذیرتی کی ان کی اصل بینا ہے۔

**آنندہ لا تکم عمل کیا ہو؟** آئندہ لا تکم عمل کے جوابیں مولانا فریا کمیر سے مسئلہ درستیقت کتوں کی سکتے کرنے کا ہے کہ آئندہ مصلحتوں کا انہوں کیا ہو تاچاہیے۔ تین انتحی بات واضح ہے جس سے کوئی مسلمان بھی اختلاف نہیں کر سکتا کہ مصلحتوں کا اصل قریبۃ القامت دین ہی ہے جس کا اختیار کرنا صرف اس لحاظت سے ضروری ہے کہ اس کے اختیار کیے بغیر مسلمان دینی پہلو سے ایک بڑے وہم کے مرکب ہو رہے ہیں۔ بلکہ ان کی دینی بھی اس کے لئے درست نہیں ہو سکتی اور یہ وہ خطرات کے چینگ سے آزاد ہو سکتے ہیں۔ اس تصرف کو ادا کر کریں وہ رحمت اخداد ندی کے سخن ہو سکتے ہیں۔ اور اسی سے ان کا وجود برا ذریان ہو سکتے ہے اور مشکلات و مصائب ختم ہو سکتے ہیں دوسری بات جو مولانا کے نزدیک آئندہ لا تکم عمل کی فصوصی پہنچاد ہوئی چاہیئے یہ ہے کہ مسلمان دشمن کا سہرا اچھوڑ کر خود پلے تذویر کھڑے ہو سکتے ہیں اور اس پوزیشن سے تخلیق جیں چیز کو دھیر دھیڑ کے مختلف جانوروں کا شکار ہوں گے۔

**محترمہ محاذ!** اس لگب کی مختلف اتفاقیوں کے عتیرہ محاذ پر زور دے

اس سوال کے جواب میں کہ مس مقنی پر مسلمان کیا کریں؟ امیر جماعت مسلمان سے فریا کمیر سے خالی ہیں یہ وہ تھا میں تدرست کی طرف سے ایک تین ہیں اور انگریز مسلمانوں کی آنکھیں بکھلیں اور وہ اسی حقافت میں پڑتے ہیں اسے جس میں اب تک میلانا ہے تو ان کا مستقبل تاریخ سے تاریخ کے تر ہوتا پلا ہے۔ مسلمانوں کو ان حادثوں سے بحق حاصل کرنا چاہیے آپ سے فریا کمیر سے کام نہیں چل سکتا کہ وکی خپور فنا دلتا دب جائیں۔ یہ فسادات اپنے وقت پر دب ہی جائیں گے۔ لیکن ہمیں یہ ریکھنا ضروری ہے کہ ایک تو ان فسادات کا مستقبل سریباً ہو سکے اور دوسرا سے خطرات جن میں مسلمان اپنے کو محصور پا رہے ہیں ان کی بدویوں بھی جیشیں۔ اس سے یہی سب سے پہلا کام ہے کہ اپنا فکر حالات کا وقت نظر سے جائزہ بیکروئی الیٹ لائگ کا عمل تایار کریں جس سے ان کا مستقبل اس لکھ۔ میں بہر طرح کے خطرات سے بچوادہ ہے کے لیکن اس لامعہ عمل کو مل جائیں ہے۔ اس وقت خپور فنا بیکھیے اسی میں ضرورت ہے اس مسلمانوں کی چاہیں اس وقت بدکھ کر ہیں اسی وقت مکمل ہو جائیں اس وقت بدکھ کر ہیں اسی وقت بدکھ دل سے نظر ثانی کریں اور اس ہیں جس روڈ و بدل اور خلف واخانہ کی ضرورت محسوس ہوئی ہے اس کے لیے مکمل دل کے ساتھ آنادہ ہیوں۔ اس ضمن میں عام مسلمانوں کو بھی اپنے شور بیداری کا ثبوت پیش کرنا چاہیے۔ کوئی تکرار ہے ماہر کے دیاؤں کے لیفیر ہمارے ارباب افکر پا ساتھی اپنے موقع کا پائیزہ لینا اور اس میں ضروری ترکیم و تبدیلی پر آنادہ ہیں تو نہیں گے۔

**مسلمان کو انشیں کی تصریح!** مولانا ابوالیث صاحب سے دریافت کیا گیا کہ آپ کے شور سے سے یہ تجھے فکرانہ ہے کہ مسلمان جانشیوں کا ایک کندن شنس نقود ہونا چاہیے۔ کتوں کے خطوط کا رکیا ہوں (مولانا نے فریا کمیر سے کہ مصلحت اخداد ندی کے سخن ہو سکتے ہیں) مولانا بہت پہلے سے تے اور تمہارا فسادات کا مسئلہ اس کا داعی ہی نہیں ہے بلکہ ان کے اسوائی مسائل کے اور بہت تے پہلویوں جوان فسادات سے ترکھ پڑھ کر لکھتے ہیں اور اسی سے یاد دلایا گکر کتوں کے موضوع پر وہ اپنے تھیات اسی لوگوں کے جواب میں بہت تفصیل سے پیش کر پچھلے ہیں۔ سچے مسلمان ہوتے ہوئے

فریضت کی ادالگی کے بھی روادار نہ ہوں اور اسے بیظیر کراہت دیجیں یہ اور اس طرح کے کافی اندیشے کا پاس و معاشر انتہائی بزدگی اور نہنک پن ہے جس میں مبتلا ہونے کے بعد کوئی فرد اور گروہ کوئی بھی اعلیٰ ویتنگر کام نہیں کر سکتا۔

## مايوس اور بدل نہ ہوں ! امیر جماعت نے

آخرين اپنے اس

تاریخ کا بھی الخبرار کیا کہ مسلمانوں کو حالات سے بدل اور یا یوں ہو یعنی ضرورت نہیں ہے۔ اسلام ایک عظیم طاقت ہے اور مسلمان ہندستان میں اپنی اس گئی گزری حالت میں بھی نہ صرف اپنے کو ہر قسم کے خلاف سے غصونا کر سکتے ہیں بلکہ بلکہ کی تعمیر کا لعنة بنانے میں بھی اہم حصہ لے سکتے ہیں۔ بشرطیکہ اسلام کے ساتھ اپنارشتہ پھر سے تازہ و سستوار کر لیں۔ اس سے خود ان میں بھی قوت پیدا ہو گی اور اس کے نتیجے میں عامہ بدل بلکہ کے لذکر و خجال درد یہ ہیں بھی آئنا خوشگوار تینیں رہ سنا ہو سکتی ہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کوئی بھی انسانی گروہ و قبی طور سے خواہ وہ کتنا ہی بیکار کاشکاریوں نہ ہو جائے اپنے بکار پر ہر یہ صورت نہیں رہ سکتا اور دسمی وجہ سے اس کی اصلاح ممکن ہے۔ اس ای نظرت بہر حال خیر پسندِ دلچ ہوئی ہے اور اس وقت بھی یہ بات کچھ کم اہمیت نہیں دیکھتی کہ حالیہ صادات میں بھی عام پبلک کا بھکھ چھڑا ہا تھا نہیں ہے۔ ۱۱۱

## مولانا ازاد کی جنود کی تباہیں

تذکرہ۔ ساتھ سات روپے۔ آزاد کی کہانی۔ خود آزاد کی ربانی۔ پاچ بھروسے۔ صبح امید (خاص مقابیں) بھروسے نقش آزاد (خطوٹ کا بھروسہ) بھروسے۔ شہید اعظم (اداقت کر جانا) اڈیٹور و پیر۔ مقالات آزاد۔ درود پے۔ مقابیں آزاد درود پے۔ مسلمانوں کا نامہ۔ ۲۴۔ ولادت نبوی۔ سام۔ ان سب مکتابوں کی جموجی بیہت تیس روپے آٹھ لئے ہوتی ہو سب ایک ساتھ طلب کرنے پر اٹھائیں رہ پے لیے جائیں گے۔

محبسر مکتبہ بھی دیوبند یونیورسیٹی

وہیں۔ جب اس بارے میں مولانا کی راستے دریافت کی گئی تو اپنے فرمایا کہ ایسے مسائل پر غور کرنا کون لوٹھی ہی کا کام ہو سکتا ہے اس سے جوٹ کر جائی طور پر حمد اللہ سے کوئی اقدام کرنا کسی جماعت کے لیے بھی صحیح نہیں بھجے کیونکہ اس سے مسلمانوں میں خواجوہ انتشار فکر و خیال پیدا ہو سکتا ہے اور جماعت اسلامی بیکھیت جماعت صرف ایسے ہی اتحاد کی تائید کر سکتی ہے جو اسلام و مسلمانوں کی ترقی و بیرون کے پیش نظر اسلام کے اصولوں کے خلاف ہو۔ یہ یہ کہ اس میں حقیقت اسلام اور تبعاً مسلمانوں کے صرف ان مفادات کا تحفظ پیش نظر ہو جو اسلامی نقطہ نظرت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔

## جماعتِ اسلامی نے کیا کیا؟ کیا گیا اتحادِ اسلامی

جماعات کی روک تھام کے سطھ میں کیا کام انجام دیا ہے تو اپنے فرمایا کہ جماعت کی روکاؤں سے یہ پالیسی برداشت کر نکالیں امن و امان قائم کر لیئے خاص جدوجہد کی جائے اور اگر کوئی فساد رہتا ہوے کا اندریشہ ہو تو اور وقت اس کے سری باپ کی کوشش کی جائے اور اگر سماری کو شششوں کے باوجود دکوئی داعود رونما ہو جائے تو حالات کو درست کر لئے لے جائیں مذہب و ملت، ظلو میں کی حمایت دہمددی کی جائے۔ اور یہ سب چیزیں ہمارے پر و گرام کا ایک اہم جزو ہیں۔ چنانچہ اس کے تحت ان صادات کی ابتداء ہی میں تاثیرہ علاقوں کی بجا عنتوں اور کارکنوں کو ان کے سفرض کی یاد بانی کوادی گئی تھی۔ اسید ہے کہ ہمارے رفقاء نے حق المختار اس میں کوئی ہی نہ کی ہو گی۔ لیکن اس منظہ میں تاحال ہیں تاثیرہ علاقوں سے مغل برپریں ہو سوں ہیں ہوئیں۔ بہر حال میں پناقہ فرض سمجھتا ہوں کہ اس موقع پر پوری اہمیت کے ساتھ فقاد کو ان کا زینہ یاد دلاویں۔ مظلومین کے ساتھ بھروسہ خواہ وہ کسی نسل فرقہ سے لعلی رکھتے ہوں ایک زبردست انسانی فرضیہ سے اور جہاں کوئی مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہو ان کے ساتھ بھروسہ ایک کرنا تو اس بسا پر مسلمانوں کی رفتہ ہے کہ یہم اور وہ ایک بھی جدوجہد کے اجزا ہیں اور میں اپنے رفقاء کے بارے میں اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا کہ وہ لیے ایک انسانی اور مذہبی فریضت کی ادائیگی میں خدا خواستہ اس بسا پر کو تاہ ثابت ہوں گے کہ کچھ بیطہت اور شرپسید عناصر انسانی

# لہجہ فقرہ

## تبصرے کیلئے ہر کتاب کے و نسخے آنے ضروری ہیں

### عنوان

اسلاف کے احترام اور تقدیر کے ادب سے غالی نہیں، ہر کتاب اور ادب اور صرف دنخواں تو شاید اشاروں کا درج بیور رکھنے والے فی زمانہ شاد ہی طبیعی گے جتنا مولا نافرما ہی کو بعقولہ تعالیٰ حاصل ہوا۔  
تو سر اللہ ہر قدرا۔

صفر ۳۴ ہر سورہ علیؑ کے آخری الفاظاً دینے گئے ہیں لیکن ان پر لشان سجدہ خواہ دیا گیا ہے۔ یہ ضرور دینا چاہیے، کیونکہ اس کے بغیر ہر پڑھنے والا یہ نہیں جان سکتا کہ اس پر سجدہ واجب ہو گیا ہے۔ آیہ قرآنی و قد خادب من دشمنا کا ترجیح عموماً مشتمل ہیں یہ کرتے ہیں اور یہی مولا ناہیں احسن نے کیا ہے کہ جس نے نفس کو خاک میں ملا یادہ نامراد ہوا۔ کوئی شک نہیں کہ لفظاً یہی ترجیح درست ہے۔ لیکن یہی پہشاں سے اس لیے الجھن ہوتی رہی ہے کہ اتفاق سے اردو مخادرہ اس کے بالکل تک رس ہفڑوں میں رانچ ہو گیا ہے۔ خالی میں مانا ملانا ارد و اصطلاح میں دمین یہی من کے معنی خواہ دنیا بلکہ نفس کو خاک میں ملا دیے کا مطلب ہوتا ہے۔ تقویٰ، ترکِ لذات، خواہش نفس کی سر کوئی دغیرہ۔ ظاہر ہے یہ بات اس ہفڑوں کے بالکل ایسا ہے جو قرآن جس کی کہی کہی کیا ہے۔ قرآن تو پیر وی نفس کو اس لیے دل نفس سے تعمیر کرتا ہے اس کے نزدیک تمام ترا اعتبار مآل اخروی ہی کا ہے جو مسخر و مهادی و مخالفات میں پھنس کر خدا سے غافل ہو سئے والوں کے بارے میں کہتا ہے کہ انہوں نے کسی کا کچھ نہیں بھاگا دیا ہے، ہی نفس پر علم کیا۔ حالانکہ قوری طور پر تو جو لوگ لذات و لذیشان سے ہم آنکھوں ہو سئے ہیں ملکوں و اُن جاپ آسمانوں کو ناقابلِ عطا شمار کر کے اس پر ناک: تمام کے اعتبار سے کلام کرتا ہے جو ان عیاشوں کی لفوس کو بیش آتا ہے۔ اسی طرح وہ نفس کی قوری آسوٹی کو انجام

**سورہ کوثر و ص**  
**سورہ اخلاص**

انہی قریب کے بہت بڑے عالم اور امام مولانا مسیح الدین فضلی اسی کا تفسیر قرآن کے بعض اجزا پر اسی صفات میں (اپریل ۱۹۷۶ء) تبصرہ کیا جا چکا ہے۔ دائرۃ محمدیہ۔ مسئلہ اللامع انہم گلہ۔ نے تفسیر حزبِ جنہ رچھا ہی ہے۔ قیمتیں بھی ایک فایض ہیں اور کتابت و طباعت بھی خوشگوار ہے۔ ترجیح مولانا امین احسن کا ہے۔ جو بہت عده اور دلش ہے۔ خود تفسیر کس پائے کی بھروسے کے بارے میں تم سایہ تبصرے میں بھل کر اٹھا خیال کر سکتے ہیں۔ مفسر سے بھی بہت اپچاچھے گورچک ہیں۔ اتح بھی مولانا مودودی جیسا صاحب فتح مفسر موجود ہے۔ لیکن حق یہ ہے کہ ہرگل رارگ و بلوئے ویگا است اللہ کی صفاتی کے قربان جا چکیے کہیے شمار بھول چکن کے یہ تخلیق فرائے۔ وہ سب ایک دھرم سے جدا ہیں مگر اپنی جگہ کامل اکسل اور تقابل مقابیہ۔ مقابلے اور تفضیل کا بھی ایک نوع آتا ہے لیکن اس معلم میں تو ہم یہی کہیں گے کہ مولا نا آزاد، مولنا شعبی احمد شفیقی، مولا نامودودی اور مولا نافراہی کم سے کم تفسیر قرآن کے پہلو سے ایک ہی کیاری کے لیے خوش، نگ اور عطر بر جھول ہیں کر انہیں سے کسی کو ٹھہرانے اور کسی کو گھٹانے کے عوਸق الہی ایک سے مفتر زخم و جمال اور ظالق کی صنایعوں کا اندازہ کرنے پر اکتفا کیا جائے تو قلب و روح کو بڑا یا کیڑہ سکون حاصل ہوتا ہے۔

سورہ کوثر کی تفسیر میں اصافت پڑھنے ہے۔ تبصرہ کیا کہیں ہر صفت پر علم و فتنہ کے ہوتی ہی موتی بکھرے ہیں۔ ولائیں غذیوں والے سلوٹ رس میں ڈوپا ہوا تفہیم دل میں اتر جانے والی، تقلید حاصل کی شافت سے پاک ایسا اجھا دی اندما نظر جو دلوک ہوئیکے باوجود

مولانا سید سعید بن عاصم ندوی ۵  
مولانا ابیالاصلی مودودی ۲۱  
مولانا حمودہ نقولی شفیعی ۲  
میاں طفیلی محدث ۵

امید ہے کہ ٹھلپائے رنگارنگ کایہ گلدارست اہل نذر کے  
شام جان کو عطر کرے گا۔ قیمت صفات کے اعتبار سے کچھ زیادہ ہو  
یعنی پورے درود ہے۔ لیکن پاکستان میں طباعت کے اخواجات کی وجہ  
اس سے تنا واقفیت کے باعث کچھ ہمیں کہا جا سکتا۔ ناشر ہیں۔ مکتبہ  
رحمانیہ ردو بازار مرگور دعا۔ میر مکتبہ تبلیغ میں بھی اس کی فرمائی گئی  
ہے۔ انشا اللہ ہندوستانی شائعین کو یہاں سے مل سکیں ۔

## تاریخ قرآن

کتاب اس عقاید کے کافی مضمون  
لائق مطالعہ ہے کہ اس کے مؤلف

مولانا عبدالقدیوم ندوی نے خاصی عربی بریزی اور تلاش کے بعد میں  
قرآن سے تعلق گو گاؤں معلومات جمع فرمادی ہیں۔ قرآن کیا ہے؟  
وہ کیونکر تازل ہوا، وحی کیسے آئی تھی، اس کا موضع گیا ہے، اس سے  
کتنے علم سے بحث کی ہے، وغیرہ وغیرہ۔ اس طرح کے بیہت سالیں مولانا  
حوالیات مہیا کیے گئے ہیں۔ لیکن ایک طرف تو اپنے نام کے اعتبار سے  
یہ جامع ہے نہ لامع۔ یعنی کتنی اسی بیسی بائیس شامل ہونے سے رہ گئی ہیں  
جیسیں تاریخ قرآن کے ذیل میں یقیناً شامل ہونا یا میں تھا اور کتنی  
ہیں ایسی بائیس کتاب کے تریادہ حصے کو گھر سے ہوئے ہیں جن کا کوئی ہی  
ربط تاریخ قرآن سے نہیں ہے۔ علاوہ ازیں فاضل ہولف نے  
مطالبہ کی تفصیم، استدلال کی گیرائی اور معاین کے حسن ترتیب پر  
خاص توجہ نہیں کی بلکہ ان کا نقطہ نظر پر معلوم ہوتا ہے کہ کم صفات میں  
جتنی زیادہ معلومات جمع کرو جائیں بہتر ہے۔ تو واقعی اس اعتبار  
یہ (۱۸۶) صفحہ کی تفصیل کتاب معلومات کی زیبیں بکریہ گئی ہیں۔ اسکے  
دو تھیں۔ پہلی میں یعنی نوع ہر نوع معلومات میں جن کا ذکر کیا اور  
دوسرے میں احکام سے تعلق رکھنے والی بعض ایات کا ترجیح ہے۔  
ہوش ہو لفظ چند خاص میقات پر تفصیل تو فتح سے کام لیتے  
مشائخ میں سے قرآن کی تصور پر ایک صفحے سے بھی کہیں انہیں  
حیال کیا ہے۔ عنوان توبہ ہے  
”قرآن میں نہ اسے کیوں فسیں کھانی ہیں؟“

اُخروی کے لحاظ سے خاک ہیں ملا تا کہتا ہے۔ گلزار و محاورہ اتنا  
دور میں کہاں۔ نہ لکھ کرے کوئی اللہ کا بندہ اس کا ایسا بھی ترجیح  
کر دے جو ارد و محاورے کی رعایت کو شامل ہو۔

صورة اخلاقی تفسیر ۲۰۲ صفحہ پر مشتمل ہے۔ یورپ سے ترجیح  
نہیں ہے بلکہ مفترضے اور دوسریں لکھوائی تھی۔ اسے لفیر کہنا بھی ممکن ہے  
 بلکہ تو ایک یادداشت ہے جو محل بخوبی اور اشاروں پر مشتمل ہے  
گویا مولانا نے تفسیر سورہ اخلاص کے ایوان بیان کی جو بینا دلکھی وہ  
بنشاستہ ایزدی دیواروں کی شکل اختیار کر کی اور وہ اللہ کے  
یہاں سمعدار رکھے۔ اب ظاہر ہے کہ اسے شائع ہونے سے پہلے  
کیلئے چھاپی دینا ضروری تھا۔ کوئی شک نہیں محس اشارہ یہ تمہید  
ہو سکے یا دوسرا میں بہت کچھ قسمی مادے اور اس کے مطابع سے  
اندازہ ہوتا ہے کہ اگر اس کی تکمیل ہو جاتی تو گزری شاندار چیز  
ساختے آتی۔

تفسیر سورہ کو قرآن میں پیسے کی ہے اور تفسیر سورہ اخلاص  
۲۰۲ میں پیسے کی۔ ناشر ہیں: — دائرۃ محمدیہ۔ درست الصلح  
اخسم گزہ۔ بولپور۔

## ملائش راہ حق

چودھری علی الحمد خاں۔ اللہ تعالیٰ  
ان پر رحمت کریے۔ جماعتِ اسلامی  
پاکستان کے ایک بڑے جامع الصفات دکن گزہ میں اخھوئی نے  
پسی خدمات کو پوشی جماعتِ اسلامی کے حوالے ہیں کر دیا تھا۔ بلکہ  
پہلے بہت کچھ تحقیق کی تھی۔ خاص طور پر اخھوئی نے اقسام دین کے  
فریضی کی اہمیت و نویعت اور اللہ کی تہذیب حکیمت پر مبنی نظام کی  
حقیقت بھی کیلئے وقت کے مختلف ایں ستر ماہ ایک سے خط و کتابت  
کی تھی۔ یعنی خط و کتابت شہرہ اسلام پر ایسا اسود گلائی کے باوجود  
اگری ہے اور اخھوئی نے اسے شائع فرمادیا ہے (۱۸۶) صفات پر تفصیل  
ہوتی یہ خط و کتابت یا شہرہ ایک دیجیپا اور قیمتی چیز ہے جس کے  
مطابع سے بعض دینی امور کے گوناگوں لطیف گوشے سائنسی آئینی  
ٹھکنگاتیب تفصیل ذیل ۴۷ ہیں: —

چودھری علی الحمد خاں کے

مولانا اشرف علی تھانوی ۱

مولانا مناظر احمد گلائی ۱

جب اصل بینا دہی کمزد رہو تو ایوان تقلید کی ظاہر فریب بلندی پر کون  
خوش ملکت نہ رکھ سکتا ہے۔ عجیب نظر نظر ہے کہ معاویہ وہ کچھ نہ کر سکتے  
جو انہوں نے کی تو قافت اسلامیہ ہمیشہ زندہ رہی اور اسلامی  
فتوحات کہیں سے کہیں پھیلیں۔ اس طفلا نہ خدا تک پہنچتیت اور اپر  
ہم یہاں یا العجب سے زیادہ کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ اللہ تعالیٰ ہر سلطان کو  
عسوس کوئی توفیق دے کر کسی صاحبی رسول کے نام پر کالک ملنے کی  
کوشش ہر ای خطرناک کام ہے۔ لکھنے کے لئے انہیں پر واڈیں یعنی  
الشادر رسول تو کبھی خوش دھوں گے۔ یا حستا۔

صراحت ہے۔ جانشیہ بیش  
میراثیہ علی چشتی، بی۔ اے  
بی۔ لی۔ (علیگ)،  
مطبوخہ۔ رحیم پرنس

### (۱) جمل حدیث زوجین

### (۲) جمل حدیث سلوک

چھستہ بازار۔ حیدر آباد دکن۔

(۱) جمل حدیث زوجین میں پالیں الجی حدیثیں صحیح کی گئی ہیں جن سے  
 واضح ہوتا ہے کہ اللہ کا حق ہو تو یہ رہ اللہ کا حق ہو تو یہ مرد وہ پر  
خود کو حقیقتی ایک دوسرے پر۔ میاں کا حق یہوی پر۔ یہوی کا حق  
میاں پر۔ اور الدین کا حق اولاً دوسرا کیا ہے۔ ظاہر ہے ان سب پونکا  
چاتا ہر سلطان پر لازم ہے۔ قابل مرتب کی کوشش قابل ہیں ہے  
یہ بات نہیں کہیں آئی کہ جمیں کی اس روایت کے سلسلیں  
جو ظاہر ہو رہتے کے مرد کی سلسلی سے پہلا ہو گئی خبر ہوئی ہے۔ جب مرتب  
خود ہیں یہیں کہیتے ہیں کہ ”اس حدیث میں کمال بلا غلط اور اختصار کے ملکہ  
پسل سے تشییبہ دی گئی ہے“ پھر یہ فقرے کہیں سپرد قلم فرمائتے ہیں۔

”حضرت ابو طیلات امام (علیہ السلام) ہوتا چاہتے۔ نامہ  
کتابت کا سہو ہے۔ تین (آدم علیہ السلام کی) سلسلہ پھیلیا  
ہوئی تھیں۔ ہر عورت کی اصل اپنے مرد کی سلسلی تھیں۔“

صفات، ۶۔ قیمت، ۵۔ منظہ پیے۔

(۲) چهل حدیث سلوک میں پالیں الجی حدیثیں صحیح کی گئی ہیں جو  
سعید روحی کے لیے میاں نشاط اور موہنیں کے لیے لغزش جا فراہم ہیں۔  
ویسے تو ”ساک“ کا چهل سا فہریم سمجھی جاتے ہیں لیکن اچھا ہوتا گریب  
مشرد ہیں ”سلوک“ کی ایک عام فہم جانش قفریں کر دیتے۔ قبیلی سے  
بعض حلقوں میں یہ اصطلاح ایک خاص طبع اذ غریب میں بولی جاتی ہے۔

اس کا تفاہا تھا کہ جواب کم سے کم اتنی تفصیل سے ضرور دیا  
جانا کہ عام قادر کسی تیج پر یہو حق سکتا۔ لیکن ہو تو فیلم میں احوالاً ایک  
اشارة علیہ سلف کے بعض قیامت سات نقل کر دیتے ہیں جو تشنہ اور  
غیر تشنہ بخش ہیں۔

کہتے ہیں یہیت جمومی تھی اور لائن مطالعہ ہے۔ قیمت جملہ دو پڑی  
کھالی چھپائی تھیفت۔ ناشر۔ محمد سید ایڈٹر۔ ناشران ذیاب جران  
مقابل ہو لوی مسافر خانہ۔ کراچی۔

### اماہت عظمی

[صفات (۲۰۰) نیت فلقد دروپے ہیں۔]

یہ صریح ہے۔ المدارکے مرحوم ایڈٹر سید محمد رشید رضا کی کتاب  
”المخلافۃ والامالۃ العظمی“ کا ترجمہ ہے۔ ترجمہ اس جاہل  
مولانا ابو الفتح عربی۔ ترجمہ تھیفت ہے۔ گوکریں کہیں خاصاً الجیگار  
کتاب اس کھانکے نو عده اور مخفید ہے کہ اس کا مقصود تالیف  
نظام خلافت قائم کرنے کی دعوت دینا ہے۔ چنانچہ ابتدائی نصف حصیں  
صحیح نظام اسلامی کی صورت گردی کی گئی ہیں جس سے نظام اسلامی کے  
نظام نظری گوشے سائنسے آجائے ہیں۔ اس کے بعد ہتھے کی کوشش  
کی گئی ہے کہ نظام خلافت کیوں نہ والی پذیر ہو۔ پھر ان خلط ہمیشیوں  
دسوں اور بدلگانیوں کو رفع کیا گی جسے جن کی نشود اشاعت کا  
سہرما نظری فتح و تہذیب کے مارے ہوئے مسلمانوں یا متصوب  
اور شرمنق غیر مسلموں کے سرستے۔ آخر میں خلافت اور اسلامی حکومتوں  
محض تاریخ دی گئی ہے۔

لیکن ان تمام خویوں کے موجود اس کتاب میں ایک نہ ہر لائل  
ایسا بھی ہے جس سے ہمارے خیال میں پوری کتاب کو سوم کر کے رکھیا  
ہے۔ اور وہ میہے حضرت معاویہؓ کی برخلاف تھیروں تقلیل، کو شمار ارشوت  
خود ہی، نفایت اور اسلام دشمنی کا کوئی اڑام ایسا نہیں جس سے  
اس کتاب سے حضرت معاویہؓ کو نہ لوانا ہو۔ دبی ہر یہ کے فتن و فجر  
کا اضافہ، وہی حضرت معاویہؓ کی دیدہ و دوستت سابق کو کشی اور  
مسیت کاری، افسوں مصروف کے اچھے اچھے اہل قلم قتلہ کو ہم دیکھتے  
ہیں کہ تھا یہتہ احمدہ تنقیدی صلاصیتوں کے باوجود روایات کی جا حق  
پہنچوں ہوا انتہائی تسالی سطہت، اور قلت تھیق کا ثبوت دینے ہیں  
بلکہ مکمل تناکن ملک کو ظراہ اور جراحتے ہیں۔

سستا ادب، سستا فن اور بے متر کا دشیں عام ہیں۔ ناقہ دی اور کس پیر کی تھے ان لوگوں کو بھی جو خون بکری آئیں تو اس کے لئے ایک سطر لکھا بھی ہوں و فلم کی تو ہیں سچتے تھے یا تو اپنی سخن سے بیچے ان کر قلم جاتے ہیں جو ہمار کردار ہے اپنے فرطیاں میں بخوبی سے پہنچانے اگلیں کاشت لی ہیں۔ ایسے ناگفہ طالبات میں الگریسی کوئی کتاب ساختے آجائی ہے جو واقعی تھقنا نہ اور پریضہ نہ توں فرطاً مسترت سے بھوم احتاب ہے۔

اس تحریر کے بعد کہتا غیر ضروری ہی ہوا کہ زیر تصریح کتاب ان غالی کتابوں میں سے ایک ہے جو کچھ کتابی مارکیٹ یا اس تحریر کے پریڈر جناب شیخ احمد صاحب لفظی ہیں۔ کچھ بات پر ہے کہ صنفین کے ناموں کے ساتھ دلگیریاں یا جمکد دیکھ کر ہم مروج ہوئی ہو گئے ایکشہ بدقلنی ہی سے ہو جاتے ہیں لیکن ہمیں اعتراف ہے کہ خلائق احمد صاحب سے پیش تھکرنا میں شیخ نہ کسی بلکہ اپنی کا حق ادا کر رہا ہے۔ ایک طرف روایات میں ان کا معیار اتحاب کا لند ہے۔ دوسری طرف انہیں اجتہاد و استخراج کی صفاتیں فرمائیں اس کے علاوہ ان کا اسلوب تحریر ایسا شگفتہ اور لشیں ہے کہ صرف ایک حکم ہوتا ہے اور اسی کا استنباط انتاج کا تنقیح میں بھی ذریں پر باریں پڑتیں۔ حالانکہ اس میں کوچھ سب بنا دیا کہیں تو لوگ بس کا ہوتا ہے۔

سلطان قطب الدین ایک سلطان ایک ایام بودتی تکشیل کے جتنے باشنا ہگرے ہیں تو اُنے ان کے عقائد و افکار کی تھقا تکشیل دیکھ رہا تھا کہ نظام حکومت پر بخوبی سے کیا اور کیسا اثر ادا کیز تاریخ اسلام میں سلطنت دہلی کی کیا جیشیت ہے۔ اس پر بھی عروج کلام کیا ہے۔

ہر شخص اپنے اپنے نقطہ نظر سے اس کتاب کو دیکھے گا۔ اور جس پہلو کو پہنچے گا اہمیت دے گا۔ جیسی تو اس کے ہمراہ بابیں ہیرت ہی غیر تحریری خطا رہتی۔ اسے دہ دین جو اپنے ہی پیر و دوں کے بخوبی منسخ ہوا اور ہزار یعنی وہ اسلام جو اقدار کی فتنہ کاریوں، تنبیر سے طریق اخلاق کی پدرا جائیں، تو ہم کشیوں اور دنیا داریوں کے بیرون سے پھنسنے پر کر منشویت، رسولی اور تیر دستی کا ہموان جیسا کچھ بخدا ایسے بھی گزے ہیں جو دین کے بارے میں پورے طور پر ملکیت تھے

شروع میں چند صفات کا سعد مسہبے جس میں چل جدید کی تفصیلات والی شہرو آفاق حدیث کے ذکر کے بعد مرتبے صفاتی سے تحریر فرمادیا ہے کہ حدیث براؤ راست عربی سے نہیں بلکہ مشارق الانوار کے اندیش ترجیح سے لی گئی ہیں۔ تجھے کس طرح ذیل کا فقرہ دنہوگا "یہ کس سچل کی اسی سلطمنت شریف کے پارہ ہے ہزار احادیث کا زبدہ اور خلاصہ سوارہ ہے ہزار احادیث کا جو حصہ ہے۔"

حالانکہ "مشارق الانوار" مسلم اور تخاری دو نوں کی روایات پر مشتمل ہے۔ مرتب کی زبان سلیس اور شکفتہ ہے۔ تحریر دیا دیرت سکبیر تو سے غالی نہیں۔ مثلاً:-

"وہ رہے تصدیق بھسکو بنائے۔  
کہیں کہیں پہلے قسم کا تصحیح بھی ہے۔ مثلاً:-  
مسیح کریم کی روایت متوجہ ہوئی اور مولوپ کی مراد  
برائی۔"

احادیث کی تشریع میں بعض جملہ ایام بھی رہ گیا ہے۔ مثلاً الفاظ حدیث شماتۃ الاعداء کے ذیل میں موناہ کرام کا یہ فرمایا "اور دشمنوں کی خوشنووی یہ ہے کہ یا صتوں پر جو صد افرادی کرنے والے کہوں اور مذاقی اذانے والے زیادہ۔" اول قوائم شماتۃ کا ترجیح خوشنووی درست ہیں سمجھتے شماتۃ اور شماتۃ کی کوئی روح و تعجب پر نوش ہونے کو کہتے ہیں۔ اس میں اور خوشنووی میں یوں فرق ہے کہ اعلیٰ ظریف پریشیدہ نہیں۔ خیر یعنی تو فاضل مرتب کا نہیں کہ اتحوں نے ترجیح تقلیل ہی کیا ہوگا۔ لیکن جن تقلیل حمد و فہم کے کوام کی رفاه کے لیے "چل جدید" پیش کی گئی ہے وہ صوفیہ کی مذکورہ تحریر و تشریع کا بیان اسکے بھی خواص کے لیے بھی کوئی نظر سے غالی نہیں ہے۔ ایسے مقامات پر عام فہم کو سمجھاتے سے کام لیا جانا تو سہستردھا۔

اہم ادنیوں "چل جدید" کے سطح العلی کی نزدیک اس فارغ کرتے ہیں۔ آخر الذکر کے صفات (۲۳۱) ہیں اور ترتیب دستے ہیں۔

**سلطانِ عالمی کے مدھی رحمات** | تجھے کو تو کسے دن  
حکتا ہیں جیسی کہیں لیکن اعلیٰ ظریف جانتے ہیں کہ تحقیق و تعمید اور تحقیق ثقافت کے اوپر نہ ہوتے فی زمانہ کس قدر کیا ہے تو چکر ہیں، اور صرف کوئی

بہتان، سازش، استہزار — قرآن و حدیث تک سے استہزار عناوں، نفس پرستی۔ آخر کو نبی پیغمبرؐ سے جو سامنے کے بارا بین باقراطیوں میں ہے۔ پھر شرافت، زید و تقویٰ، خدا پرستی اور حقیقی تصوف بھی اسی بارا میں مل سکتا ہے۔ مگر کام اور ایسا کام کہ تم نہیں کہ سکتے کہ وہ خالص ہے یا ملاوٹ والا۔ جب طاولت حرام ہو جائے تو خالص بھی مشتبہی دلتا ہے تو عرض یہ کہ رہے تھے کہ غیث الرحمن صاحب کی یہ کتاب بلاشبہ بڑی دلپیٹ، بڑی حرمت آموز۔ بڑی فکر اگلراو حقیقی مخنوں میں بڑی کام کی چیز ہے۔ مولف تصوف سے کم سے کم نظری حد تک خوب ہے وہ معلوم ہوتے ہیں۔ مگر لاقعی تعریف بات ہے کہ اس پھرستہ دو دی تے نتشد آئیں عقیدت کا جام مر جیں ہے۔ برداش کیا سبکے بعض مقامات میں اس کی خاصی گنجائش تھی۔ وہ "ملفوظات نقشب نام" کے حوالے سے لکھتے ہیں : -

"بودھوں صدری کے نصف آخریں نعمونے ہندستان  
میں تھا یہتہ بھی بُری شکل اختیار کر لی تھی۔ اور صدھا نزرب  
اخلاق دھیں اور گراہ کن بدھات ہام ہو گئی تھیں" ۔

لیکن آج ان میوس مددی میں کیا حال ہے؟ اس کا انصراف اس کے سوا کیا ہو سکتا ہے کہ یہ توں کے اثر دے سنتوں ہی کو نہیں متعدد راضق دو ایجادات تک کوچھ کر گئے۔ تصوف نام ہی بدعت مخصوصیت اور ہیودہ اجتہاد کاریوں کا رہ گیا۔ اسلام انھوں نے ایسا اصلاحات کے چکلوں پر چھکتا امارتے پڑے جائیے غمز کہیں باخ خیں آئیں اور اگر آگیا تو بدعت و مخصوصیت کی آئی خیں جل کر کوئی بن چکا ہو گا۔ فاضل مرتب سے بعض پوری طین کے تعصبات کا بھی پردہ پاک کیا ہے۔ نعمتوں بڑی جان ہے۔ کتاب کے شردعہ بین پروفیسر خود حبیب صاحب کا دس صفات کا تعارف بھی جس رکھیں ہیں بلکہ کتاب کے شایان شان ہے۔ ان کی نظر تاریخ عالم ہم کافی تمہری علوم ہوتی ہے۔

کوئی ارشٹیں الگتبا تاریخ کی صفوں میں اس کتاب کو سمجھ اولی طبقی چاہیے۔ اور اسی نسبت سے اس کے منصف کو ایک احمد ہوئے بالغ مختار موثری کی جیشیت دی جانا پایا یے۔

ناشریں: - ندوۃ المصنفین اور وابازادہ۔ یہ نام اسی اس بات کی معروف علمت ہے کہ ظاہری حجت جمال کی بھی کی نیوگی

اور دین سے اچھا فاصلہ اپنی تعلق تو باستثنی چند کمیٹم سلطانیں کو رہا ہو لیکن بایس ہر جنحق خلاف اسلام اپنی تمام جزویت سے مست کیوں نہ سرور اراس سلطنت کو سکا اسے تمجھ کے نیچے یہ کتاب بڑی کارا مدبہ بشر طیکہ قاری اس باب علی کی ملتفت سے بہرہ را بے ہو۔ اپنے متعدد مقامات پر یہ کتاب ایک ایسا اسکرین بن گئی ہے جس پر سماجی کے بیشمار کردار چلتے پھرے نظر آتے ہیں۔ شاید سر عنوان یہ آیت ہو تلاٹ الحیام ند اولہا بین المذاہن دیکھو شان دشکوہ داسے باشہا ہوں کے دربار میں اپنی کلاغی واسطہ طواری سے دامبو دین دندھب پیچ رہے ہیں اور وہ دیکھو فولادی عزم دلے خاکلسر علار دمشاش غیبودیں و مذہب کی ابتو رسکے یہے یہ جھک تواری کی اصل پر گلار کھے ہے ہیں۔ تصویر کے دلوں ہی رخ صراسر سبق ہیں پھر دیکھو کتے امیر دل، شہزادوں اور کچلا ہوں کام سرخ ایوگی گلی ہر رہا ہے اور یہ بھی سنو کرنے مظلوموں اور کمزوروں کی تھیں دب دب کر ایصر ہیں۔ یاں ان تیک لپش صوفیوں کو تو دیکھو جو سرسے پاک زہر و تقویٰ کی تصویر ہیں۔ جن کی رو حیاتیت بینارہ لور کی طرح بلند دروش ہے۔ جن کے آگے مطلق العنان سلطانیں بھی جھوکائے ہوئے ہیں۔ جن کے رشد و بہارت کی طلاقی زخمیت پورے سے معاشرے کو گھیر لیا ہے۔ پھر زد ادن متصوفین پر بھی نظر والوں تصوف کی تھوں سے رو حیاتیت کے بینارہ نوریں جل جل سو راخ کر کے بدعت کی نیاں کھال رہے ہیں۔ غور سے دیکھو ان نالبوں میں سے بہنے والے سیاہ چوڑے کا عقفن کھاں کہاں پہنچا۔ اس کیوں کی سیاہی اور اگر درشتی میں جذب ہو رہی ہے۔ اب بیب تک دو شخني غالب رہے گی سب بھی جھکا کر پیچ کر بینارہ قوریں کوئی شکاف نہیں۔ ابھی گندے پانی کے چندی تقطیر تصوف کے ما و صافی میں گرے ہیں، فالنے اور رنگ میں تبدیل نہیں آئی۔ لپس کوں مانے کہ پانی پر پرستھوپر طاہر نہیں رہا ہے۔ مگر تک دو دیکھو سیاہی غالباً الائچی۔ شام کے دھن دلکھیں تم میقوں اور متصوفوں میں کافری کر سکو گے پھر نظر والے بیشک جان رہے ہیں کہ کوئی کنٹے پالی میں ہے۔ لیکن تیز لہر کمتوں کے پاس ہے۔ آؤ۔ گاتے ہیا تے۔ لیکن بعد از ایک ہر طریقہ کا جیٹ و شرک اسلام ہی کے نام پر دیکھو۔ اور ابھی دیکھو تقویٰ صوفی سے۔ عالم عالم سے۔ لیکن سے کس طرح دست و گیریاں ہے

بیس۔ اسی لیئے جیسیں اعتراف کرتا چاہیے کہ اگر شاہ شہید کے تکامی فرمودا تپیر پہلاً تقدیم کا عمل براہی کیا جائی تو پورا ان بیس قابلِ نظر جزوی تھیں گے۔  
ہو سکتا ہے۔ اور شاید یہوا بھی ہے کہ حماہت حق کے جذبے و جوش میں وہ کہیں کہیں لفظتے۔ متنال سے کچھ اُجے ہکھ گئے ہوں۔ یا الفاظ کے انتساب میں بہت زیادہ حزم و اختیاراً طیخوت نہ کہ کے ہوں۔ لیکن اس کی ان کے اصل کام کی اہمیت جو درج ہے تو اور جب اس پر منظر کو بھی سامنے رکھ لیا جائے جیسیں موجود نے کام کیا ہے تو باقی اور بھی لکھ رہا تھا ہے۔ رُتْ محل کی مطہر ایک اُنٹری کا لون کی جیشیت کے ہمیشہ کار فرمائی ہے اور ریگی۔ جب تو جو کار عویٰ کر خواہے ہو لوری یعنی اور جسارت کے ساتھ ابوان توحید کیں ایک ایک دلوار گزارے لگ جائیں اور بینا دین تک کھود سے ڈال رہے ہوں تو ایک پچھے موحد اور قدیم است کا آتش تر پڑا ہو جانا میں مطابق نظرت ہے۔ کہیں کہیں ہوش شاہ ماحب کی تقریر میں اُنہے داد و جدہ اُتھا ہے کہ اُنگل جعلکتا ہے تو یہ فی الحیثیت رو عمل ہے ایں پیدعت کی ان سیاہ کارلوں کا چھپتہ و علم کو ڈانہ میٹ کر کے کاپورا سامان اپنے اندر رکھتی تھیں۔ آدمی تھریں بن سکتا تھا جذبات کی آمیزش کے بغیر کوئی کوئی بڑا کام ہو سکتا ہے۔ شام احباب کے بعض محققین ان کے ہر ہر لفظ کو میں حق بریگ اور مناسب ترین ثابت کریے کی سمی کرستے ہیں اور یہ بھی سعادت مند ہی ہے، لیکن ہمارے نزدیک تو ان کی تحریر میں جذبات کی آمیزش ہی ان کی فیلٹا للہیت کا نشان ہے اور جہاں جہاں ان کا فلم چھپتے و اختیاط کی حدیں تو اُنکو ہوش فخر و شش کی وادی میں قدم رکھتا ہے وہیں ہمارا دل چاہتا ہے کہ اسے چوہم لیں۔ کہنے دیکھیے کہ ان کی بعض اضطراری لفڑیں ہی ان کی رفت و خلت کا اعلان ہیں اور دل و جہجہ کا جو گرم ہو ان کے لفڑا لفڑیں جھلک رہا ہے وہ اس سے یا اسے کہ ان کی تقریر کو نہ اپنے ادب کے اعتباری ہیجا لون سے ناچہ کر سمجھ و غلط کا حکم لکھا جائے افقاً تو محض بیاس ہیں۔ یہ دیکھوں بہاں میں کس عروج معاشری کا تن تھیں دیکھ رہے ہے۔ خدا نے عوام کی جاالت شان کا احساس رسول اللہ کی سچی محبت اور حماہت حق کا واگان ابڑا کے مجھوں کا ہام تھا۔ شاہ محمد سماںیؒ۔ ایک شاعر جو اپنے سینے میں چھائے۔ خیال خوب میں غرق۔ سورج محبت کی اُنچیں تپتا ہوا، سریکفت، تیغ بکف وہ شرف و عزت کی اس وادی تک پہنچا ہی گی جس کے آجے کوئی کوئی وادی نہیں۔

کتابت روشن، کاغذ نقیص، چھپائی ہے۔ آخریں اردو فارسی اور اگر زری مآخذ کی فرمادہ۔ اس کی صفات دیہی گئی ہے۔ صفات (۱۸۸۵)۔ قیامت مجدد نور دے۔

**لقوۃ الہماں** | **جیا بوجن شاہ اسماعیل شہید قدس اللہ سرہ**  
کی یہ کتاب اتنی معروف و مشہور ہے کہ اپر تھہرہ لکھنا تکمیل حاصل ہی ہو گا۔ اس کتاب سے بدعت و حنزک کی صفوں میں کو تہلکہ ڈالا ہے اس کی بازگشت گذشتہ سوسالوں میں پہنچ گئی رہی ہے۔ یہ تجلیتِ کنیتی یا رکھاں کہاں سے چھپی، فی الوقت جو ایڈیشن ہمارے سامنے ہے وہ صوری حسن و جمال کے اعتبار سے ایسا صاف تھا ہے کہ اس جیسا کوئی ایڈیشن کسے کم ہماری نظر سے نہیں گدرا۔ لکھا تی چھپا تی روشن، عربی عبارات خوش خط اور مغرب محتوى اقا دیت کے لحاظ سے بھی یہ ایڈیشن منساز ہے۔ اصل کتاب کے ساتھ بعض احمد طہید سائل اور تعلقہ خطوط اور قتاوی و غیرہ مفصل کر دیئے گئے ہیں۔ متروک ہیں حضرت شاہ شہید کا مقصہ تعارف ہے۔ اس کے بعد حاصل رسالہ۔ پھر دسرا رسالہ "دن گیوا الخوان" ہے تو لقوۃ الہماں میں کا بقیہ ہے۔ اسکے بعد حضرت شاہ صاحبؒ کا ایک عربی خطاب میں ترجیح اپنے جو اپنے طلب ایجادی صاحب کو تحریر فرمایا تھا۔ پڑے کام کی جیزیرے ہے۔ اسکے بعد وہ سوال بُواب اور قتاوی میں جو حاصل کتاب ہے اسے تعلق رکھتے ہیں یہ بھی نہایت ہدایت آموز ہیں۔ پھر شیخ عبدالحق حمدہ دہلوی کا منظوم دار دو، حلقانہ نامہ ہے۔ پھر سلسلہ علم غیب کے پارے میں قتاوی میں پھر شیخ فتح اللہ مرحوم کا منظوم اور درس الحادیق الاحسان اور پھر مولانا محمد سعید الدین عثمانی بخاری کا رسالہ سعادت داریں ہے جو ہدیہ شرک پیدوت میں ہے۔ پھر منظوم رسالہ "گنا و کیرہ" ہے پھر مولانا ناصر م حلی کا رسالہ نصیحتہ المسلمین ہے بخواست کی جیزیرے ہے۔ اس طریقہ کتاب متوسط (۵۴۰) صفحات تکتے ہیجتی ہے اور قیامت ہے مجدد کی آٹھ روپیے۔ ناشر ہیں اوز محمد کارہٹ د تجارت کتب۔ آرام باط۔ کلچری۔

اس جیسی کتبیں شکل نہیں کہ اسماعیل شہید اپنے تمام سخنوتوں کے باوجود انسان ہی تھے۔ انسان بیکھر کو دیکھاں کا پہنچا اور لغڑ شوک جسم ہے۔ وہی کے دائرے سے باہر اسکے قدم کیں نہ کہیں پھر لکھتے

اُن کے ناخن ہو سے ہر ہم خامیستہ بعد  
نہیں کہہ سکتے تو ہر حال فال تپ کے اس لمحے میں ہزوں شرک  
ہوں گے۔

آئے پہنچی عشق پر رونا غالب  
کس کے ھر جائے گا سلاپ بلا سیکھید  
کون جائے غالب کا یہ "استقامت" کب تک اشناز جواب  
رہے! .....  
(ماہر شفافی)

جان بھی صدایے رہی ہے۔ اُن کی تھیں اسیں۔ اللہ کی ہزار ہزار رحماتیں ہوں  
اس کی کیا کیفر و روح پر۔ جس وادی میں اس نے اور اس کے جبل القدر  
مرشد سیدنا حماد شعبی طلباء اللہ صراحتے اپنا ہوا یا تھا۔ وہ  
آن بھی صدایے رہی ہے۔

کون ہوتا ہے حریفیتے مرد ان عشق  
ہے مکر لپ ساقی پر صلامی سکھید  
اگر خدا کی جانب میں شاعر اُستاد خاں قابل معافی تو نہیں تو  
ہم شعیرین کی زبان سے کہتے ہیں۔

## اُندر میں دو دن کا لکھنؤ احمد شاہ

اُندر میں کوہ حکیم عظیم زیارتی۔  
بچہ کی بہترین خدا اس کی ماں کاروڑ ہوئے۔ یعنی اگر ماں  
کسی متعدد مرضیں بستکتا ہو یا غیر عوامی مکروہ روتا تو اس ہو یا ہمارے تو  
ان حالات میں اُپری دو دن میں مناسب ہے۔ بچہ کو کجا دو دن  
ہرگز نہیں کہے۔ فریب اور تندرست کا سے یا کبھی کی دو دن بیکری کیوں ہوش  
دے لیں۔ بچہ اُن سے اُنار کھٹکنا ہوئے دن تکم الائی دو دن کی  
حکم ہو جائے۔ جب دو دن باکل خٹکنا ہو جائے تب اس کو کپڑے  
میں چھان لوں کیوں بکریاں اور جلنائی شیر ہوار بکیے کیلے مضر ہے۔  
یہ چھٹا ہواد و دوہری طبقی دار تابے کے برتن پا صاف بولیں ہیں۔ کہیے۔  
معن کار دوہرہ شام تک اور شام کا دو دن بیچ کو پلانا چاہیے۔  
جب بچے کو دو دھریاں لکھنؤ ایک ضرورت ہو تو سیلے پانی کھوپ کر کریں، پیچھی خدا  
میں دو دھریاں پانی ملنا ہو یہ گرم پانی نہیں۔ بچہ کو جسمی دو دھریاں پانی پر  
مرغی گرم پانی دو دھریں شامل کروں، دو دھر کوبارہ اگر بکری کے اور اس سے  
ٹھٹھل پانی لکھنؤ کی پیلانا مناسب نہیں ہے۔

پندرہ دن تک کے بچے کیلے ایک حصہ دو دھریں ہٹھپانی لکھنؤ پانی  
بھرنپڑ دن کے بعد ایک حصہ دو دھریں پانی دراہ تک دن، دو دن بعد

**ضروری لوت**      مفت گھوکر پڑھیے۔ ہر ہم کے امراض سے متعلق ہمارا لذت خود  
بیٹھے۔ یعنی جو اپنے یعنی تکشیاں ادا کر کھانا بخوبی پانے پاکستان دو اوقیان کا ارسل  
چاہا ہے۔ پاکستانی ہمالی دو اکی قیمت سلامت جیسیں معاہب زیارتی ہے۔ لاگوں  
کو لگی کے پتھر پر روا دکر کے رینکی آنڈے بھی بھریں۔ میرا پتھر ہے۔

**سماں حکم معلم حکم زبری اصر وہر (جماعت)**

تیاں طلب کرنے والے چند باتوں کا لحاظ ضرور رکھیں۔

(۱) تحریکی سماں ہو کر آرڈر کی تفصیل اور آپ کا پتہ ٹپھنے میں دشواری نہ ہو (۲) مجلہ با غیر محلہ کی بھی دعاخت کردیجئے (۳) تقریباً میں روپے سے زائد کتابیں منگانے کی صورت میں ریلوے پارسیل میں کفاہت رکھتی ہے اگر یہ کفایت مطلوب ہے تو اپنا اشیش لکھئے۔ پارسیل ریل سے اور بٹھا کی رسڈ ڈاکخانہ سے دی یہی جائیں (۴) الگا پتہ نہ نئے خریدار ہیں تو بیس روپے یا اس سے زائد کے آرڈر پر کچھ دوپے پیش کی روانہ فرمائیے جنہیں دی یہی میں نکردار یا جائے گا۔ (۵) ڈاکخانہ سے دی کی اطلاع علیٰ ہی چھڑا لیجئے، دیر کرنے سے داپس ہو جاتی ہے (۶) الگا پتہ یوگمان ہو کر دی یہی نوع سے بچھز اندرا قلم کی ہے تو اسے والپس نہ کروں بلکہ دیصول کروں۔ آپکے اطلاع غیر پرستکریں قیدیاً ہر کمایت کا انداز کر لیا خادم میں جگہ ملکتہ بھلی دیو بمند دیو پا۔

قرآن کی تفسیر

**تفسیر ابن کثیر** احادیث کی روشنی میں آیات کا مفہوم ظاہر کرنے والی وہ تفسیر جو دنیا ہمیں مشہور و مقبول ہے۔ ترجیح میں، لکھائی جھوپی پتہ زیدہ پانچ علماء میں سکن۔ بدیر محمد بحق پن روپے۔ کوئی بھی جلد علیحدہ نہیں میکی۔ **تفسیر موضع القرآن** شاہ عبدالقدار محدث دہلوی کی ایجادی تفسیر اور تفاسیر میں بیادی اہمیت رکھتی ہے۔ کلاس سائز ہر جلد اعلیٰ میں روپے خیر محمد رسول روپے

**تفصیر سیان القرآن** [مولانا اشرف علی کی علمی تفسیر  
اپنا جواب آپسے ہے۔ دو تکمیل  
نہیا کی جاسکتی ہے۔  
● بہت بڑا سائز۔ بارہ تصویریں مکمل ہوئیں۔ غیر مخلوط رسمی  
ڈجیٹل زبان میں مذکور ہے۔

قرآن تحریم و معنی

**قرآن بدرو ترجمہ** (۱) شاہ فتح الدین (ر) مولانا اشرف علیؒ  
توسط سائزیں مجدد کمیٹی کا صدیہ  
سائزیں یارہ روپے۔ بہت بڑے سائزیں مجدد کا ہدیہ  
چھیس روپے داس کی لکھائی بہت جلی ہے۔

امونیا امیڈ فلیکٹ نیکل کریمیج کا

**قرآن بیان بر جمیع** ملارے صارٹھے دس روپے۔  
اچھا، تین دو فنڈ۔ تخلیق سائز۔  
درد خلمے اونچ روپے۔

جملہ ستم، روشن حروف۔۔۔ خلیل کا

**قرآن ترجمہ** ہر یہ سارے ہے آٹھ طور پر ۔  
تزویہ حضرت شیخ الحنفی تفسیر مولانا ابیبراحمد عثمانی ۔  
ہر یہ مجلد رحمائی بیس روپے ۔ (ابتدی خرچ ۱۰ روپے)

جو لوگ قرآن کو ملائم ترجمہ بھیجنے کی خواہیں اور شوق رکھتے ہیں ان کے سنتے یہ کتاب بڑی مدد فراہم کرتی ہے جتنست محدث محدث چار بارہ پرے۔

## علم ایت

**موطا امام بالک** تصحیح عربی بمعنی اردو  
احادیث دانشگاہ کا دہ  
مودودی جو خاری سے پہلے  
مرتب ہوا میں ترجیح کے ساتھ عربی متن بھی ہے۔ لکھائی چھپائی  
کافذ سب بہتر ہوئے باہر رہ پے۔ محدث کو مجتہد نہ رہ پے (محدث اعلیٰ  
بخاری شرفی (خاصی رو) قرآن کے بعد سب سے

آردو ترجیح تین بلعومین میں میں ہر یہ چوتھیں رو پے۔ محدث خوب تشریف کرنے  
محدث اعلیٰ میں رو پے۔ (محدث کا مطلب تین الگ الگ محدثین میں)  
**مشکوہ شرفی (خاصی رو)** آردو ترجیح دہ جلدیں میں

حاضر ہے۔ یہ کتاب حدیث کی گیارہ کتابوں کا دھان تھا بس جبکہ نہ  
تھام عالم اسلامی میں بنیظیر قبولیت حاصل کی۔ ہر یہ سو لکھ رو پے  
محدث خوب تشریف کرنے پرے (محدث اعلیٰ میں رو پے)

**ترمذی شرفی (خاصی رو)** مفہوم کاغذہ کاغذہ ملاؤں

محدث خوب تشریف کرنے پرے (محدث اعلیٰ میں رو پے)  
**مشارق الآثار** تصحیح بیک وقت طلب کرنے پر مکمل  
بخاری و مسلم کی صرف قلمی احادیث

ایو ایس پرہبہ میں سے یہ طلوم کرنا بہت آسان ہو جائے کوئی نہ  
ستالکس حدیث سے نکلاسے ہے۔ ترجیح کے ساتھ تشریح بھی ہے اور  
عربی متن بھی۔ ہر یہ چودہ رو پے۔ محدث پندرہ رو پے (محدث اعلیٰ

**بلوغ المراحم** مشہور امام ابن حافظ ابن حجری یہ کتاب بخاری  
متعدد کئے ہوتے دینی احکام کا میں ہماج ہوئے۔ ترجیح بھی  
عربی متن۔ ہر یہ محدث رو پے۔

**مسند امام اعظم** تصحیح ترجیح فوائد امام ابوحنیفہ رحمہ کا مترجم فرمودہ  
احادیث کا تجویز جمیں مولانا

محل جیسا ایت نہیں پاروں میں مکمل غیر محدث شاٹھ رو پے  
باقی جلدیں میں محدث پیش کرو دے پے۔ دوسری فرم کا ہر بارہ الگ بھی  
طلب کی جا سکتا ہے۔ فی باہر دو شیپے۔

**تصیر حقانی** اسولا ناجد الحق مقدشت دہلوی کی اس تفسیر نے  
بڑی مقبولیت حاصل کی۔ نایاب ہو گئی تھی اب  
ہر یہ ایک پارہ تھبی رہا ہے اب تک بیش سے پارہ تھبی ہو گئیں۔  
لیکن یا رہ دو شیپے (صرف پارہ اول چون پیغمبر مسیح میں چھوٹ پر شغل ہے)

**تفہیم القرآن اول دوم** مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کی دو  
دہیم باثلن تفسیر و غیر ضروری تفصیل  
سے پہنچتے ہوئے ایک کو برداشت مفرغ قرآن تک پہنچاتی ہے۔

دلخیں مستند اور ذہن میں اُتر جاتے دیا۔ ابھی پہنچ اور در درستی  
فرارم کی جا سکی ہیں۔ جلد اول محدث ساختھے بارہ رو پے جلد دوم محدث پندرہ رو پے

## علوم فتاہیہ کے

**البيان فی عالم القرآن** مشہور "تصیر حقانی" کے مصنف  
مولانا ناجد الحق محدث دہلوی  
کی عظیم الشان کتاب ہے جس کی توصیف ہیں ملام افروض شاہ  
صاحب جیسے علماء نے یہ الفاظا لکھے کہ "اگرچہ اس کی نظر ممکن ہو  
لیکن ماقع نہیں" خدا کی ذات و صفات تباہی ملکہ حضرت اور ستر  
قریب جنت دوزخ دوست، ناسخ و منسوخ، استعارۃ و کناہ اور  
اختلاف قات کی بخش، صفحات مکملہ کاغذ لکھانی چھپانی  
معماری۔ قیمت پندرہ رو پے (محدث خوب سولہ رو پے)

**قصص القرآن** قرآن کے بیان فرمودہ فصیلہ اجواب  
کتاب مفہیم معلومات کا خزانہ مستند اور  
تحقیقات تفصیلات سے مالا مال عمده میں انداز بیان و توجیہ مفرغ اور  
اوہ بے نظر حصہ اول سات رو پے۔ حصہ دوم چار رو پے حصہ سوم  
سائز ہے پانچ رو پے۔ حصہ چارم سات رو پے مکمل سیٹ ملکانے  
پر تحریت میں رو پے۔ (محدث طلب ہوں تو ایک پختہ جلد پر مذکور  
رو پر بڑھ جائے گا)۔

**لغات القرآن** اقرائی لغات کی تشریح آسان زبان میں۔

فلسفہ علمی مشکل کی عدم تحقیق  
تشریف سواردگار

علم کیزیٹ

سوانح اور تذکرے

حضرت صدیق اکبر رضی از مولانا سید احمد کراچی ابادی  
ایکمے حضرت ابو یکم صدیق  
کا نہایت مفضل و مسروط تذکرہ ہمیں آپ کے ذاتی حالات دیکھائیں  
ظیم الشان کارتا ہوں ذینی و سیاسی خدمات جلیلہ، اخلاقی و مکاری  
وزیر عجیب صدیقی پر کتاب مچھوٹے بڑے واقعات کے علاوہ اوس روزوں کے  
ایکم ویتنی سیاسی، فقہی اور تاریخی جماعت و سائبی پر بڑی جمیت  
دریختن سے پر بھال جوست کی گئی ہے۔ حق یہ ہے کہ ملیخہ اول پر  
ایسی محفوظات کتاب کم سے کم اردو میں بھلی بار آئی ہے۔ نقیب لکھانی  
چھپائی۔ عمارہ کاغذ صفحہ ۲۳۸ صفحہ۔ قیمت سات روپے۔ مجلہ کریم  
آئکھڑو نے (مجلہ اعلیٰ سائنس ہے نور و نیلے)۔

**الفاروق** امیر المؤمنین خلیفہ ثانی مسیح اعظم فاروق رضی اللہ عنہ کے حالات و سوانح پر علمائے شیعی کی یہ کتاب دنیا بھر می خوبی ہے۔ ہر جا لٹکے لپھیں یہ تذکرہ ایمان افراد اور گو ناگوں نماز دامت کو رحماء رحمت محلہ حضرت وعلیہ السلام

**حضرت امام ابوحنیفہ کی سیاسی نندگی** از مرد انسان امنا طارح  
گیلانی۔ سازھے پاچ سو سے زائد صفحات کی یہ کتاب اپنے موضوع پر لاحوال ہے۔ اسلام کا ربیع بڑا اور متقدم اماہ قانون ابوحنیفہ جس سارے علیم، یہادیت جیسا مجیدہ موضوع اور مرد انسان امنا طارح جیسا عالم درانا مصنف۔ اس کے بعد کس تعریف کی خود دست ہے

**تبلیفات عثمانی** شیعہ اسلام علماء مشیر رحمہ عثمانی رہ کی علیٰ  
زندگی کے مفصل حالات آپ کے علم و تصریح  
حدیث، فقہ، کلام، منطق، فلسفہ، مناظر، تقریر اور دنار سی اعری  
ادب اور سیاست پرسرچاں بصرہ، پکے تالیف صفحات، جلد  
چھین سر شکار گردیوں۔ قیمت مجلد ساڑھے دس روپے۔

**تہذیب ادب** کا بہترین مکتبہ افراہ مقدمہ بھی ہے۔ قائم تحریر مکتبہ میں احمد مشکلی، بہترین فرمیج و تفسیر رائج پر مشتمل تحریر جان استم  
اور دوسرے بانی میں اپنی شکم کی واحد کتاب۔

اشتہار میں اس کی خوبیوں کا اجمانی تعارف بھی مشکل ہے۔ بس دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے اس کی خریداری آپ کے روپے کا بہترین مصرف ہو گا۔ جلد اول دش روپے (محلہ بارہ روپے) ملدوں میں زور رکھتا ہے۔ اسے سرحد سرحد ترازو روپے آٹھ آنے (محلہ

**معارف الحدیث** اثر مولانا منظور عجمانی  
احادیث نبوی کا ایک حصہ یا انتخاب۔  
اور در تحریر و شرح کے ساتھ حواس زبان کے تعلیم باز پڑھ سکا جائے  
کی ذہنی و فکری طبع کو پیش نظر رکھ کر ترقی کیا جائے۔ لکھائی  
چیلنج کا فذ سب معارفی۔ جلد اول مجلد سما پایا بخوبی رہے۔  
حدیث و حجۃ معاشر ہے باخوبی رہے۔

**بستان المحدثین** شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی  
بلند پایر محدثین کے حالات اور خارجات و تالیفات کا پاکستانی  
تذکرہ مکمل انجمن

**اسناب صحاح رستہ** | حدیث کی جھیل صحیح کتابوں کا جسے جزئی اسناب اور محدثان پر بنایا گیا۔ محدثان پر بنائیے این ماجراوے | صحیح رستہ کی کتاب این ماحمہ کا مکمل اور سلیس ترجمہ۔ شالاقین پڑھ کر لشنا تجویز۔ صفحہ ۲۷۷

لئے مارکسی تحریک کے  
ہر مجلد بارہ روپے  
**قدیم انتکار حدیث سی ناظروں منظر** | بہت مختصر  
فری جامع | اور دلچسپ ایمان افزوں کتاب | دو حصوں میں مکمل | سانچھے رسمی  
ابن ماجہ و علام حدیث | مولانا عبدالرشید فتحی کی ہترین تالیف  
محمد احمد روسے

یا نہیں؟ اس مفصل و مدلل بحث۔ ایک روپے (محلدہ طور پر) سے  
**شہادت میں شہید اور معاذین**  
 حضرت اسیں شہید کرے  
 ایک روپے کے ہوائی الزماں  
 اہل بدعت کے الزماں  
 کا کافی شافیہ رہ۔ قیمت  
 دو روپے (محلدہ طور پر)  
 ایک روپے (محلدہ طور پر)

### تصانیف شاہ ولی اللہ علیہ السلام

**حجۃ اللہ الباقر** تخلیق کتاب علم و معارف کی کان ہے  
 من مکمل۔ قیمت مجلدیں روپے۔

**نیرکشیہ** شاہ ولی اللہ کی مشہور کتاب الحجۃ والکثیر کا  
 امردو ترجیہ۔ قیمت مجلد ساری ہے تین روپے۔

**فیوض الحرمین** شاہ ولی اللہ کے شاہراہات و ثارات  
 قیمت مجلد دو روپے (مع اردو و عربی)

**سیرۃ رسول** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح اور فعالیٰ  
 خصوصیات و عادات اور نسبی و جسی رشتہ دروں کی تحقیق و تفصیل۔ ترجیہ سلیمان اور عالم فہرست۔ بارہ تھے

### تصانیف مولانا اشرف غیاثی علیہ السلام

**اصلاح الرسوم** مسلمانوں میں ایک شہرگرد برلنی رسم کی  
 شرعی پوزیشن کیلئے ۱۹۸۳ کا تحقیقی جو  
 قیمت مجلد ایک روپے بارہ آئے۔

**المسالیمین** مسلمانوں کی زندگی کی بھوپی چاہئے، وہ  
 حیات میں کی ہیروں سے بچے اور کی ہیروں کو اختیار  
 کرے۔ مجلد کی قیمت ایک روپے بارہ آئے۔

**تعلیم الدین** اُون کی تطبیق میں تعلق عمده تنبیهات و حکومات  
 پر مشتمل۔ مجلد ایک روپے بارہ آئے۔

**نہ الطریف** سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بڑی  
 بڑی مجلدات کا تجزیہ۔ قیمت تین روپے۔

**دعوات عبدالیت** مولانا اشرف غیاثی کی چند مواعظ کا جمع، جو  
 وہ سے نایاب تھا اس کا ایک جلدیں روپے۔

کوئی جمیں پر حصہ نہیں اور ہر قدر کی قیمت تین روپے۔

روز شاہ ولی اللہ اور ان کے آباء اجداد اداوار  
 اساتذہ کا تذکرہ۔ مجلد تجھے روپے۔

**حیات امام احمد بن حنبل** مصر کے ایک ناز فتح ابو زیرو  
 حنبل کا تفسیں اردو ترجیہ۔ امام احمد پر یہ اپنی نوعیت کی واحد  
 کتاب ہے۔ قیمت دو روپے۔

**محمد بن عبد الوہاب** اثر صولہ نام صعود حاملہ نہیں  
 شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب نجفیؒ کی بیت اور دعوت پر علی  
 وحقیقی تصنیف جنہیں مشرق و مغرب کے تمام یا گذروی طرح کلکھاگر  
 فلسطینیوں اور علطا بیانیوں کی حقیقت واضح کی گئی۔ طھلیہ روپے  
**حیات امام الوحتیقہ** معنی سیرۃ النعمان علام رشیقی کے علم  
 حضرت الوحتیقہ کے نضال حالت زندگی دلچسپی اور یہاں افراد  
 قیمت تین روپے (محلدہ چار روپے)

**ازادی کی کہانی خود آزادی زبانی** مولانا ابوالکلام ازاد  
 کی مفصل داستان حیات۔ قیمت مجلد تجھے روپے۔

### در شرک بدعت

**تفوییۃ الایمان** (دارالو) شاہ ولی اللہ کی مشہور زمانہ کا  
 تفسیر ایمان (دارالو) جس شاہ ولی بدعت میں بیلہ الدی  
 قیمت چار روپے (محلدہ پانچ روپے)

**الشہاب الشاقب** (دارالو) ادبیات کے روپیں ایک مفہوم کتاب  
 قیمت پانچ روپے

**کتاب التوحید** ابو شرکت و بدعت میں شیخ الاسلام محمد بن  
 عبد الوہاب نجفی کی تفسیر کتاب۔ قیمت مجلدیں

**بدعت کیا ہے؟** مولانا امام حنفی اور تین دیگر حضرات کے  
 سنت کے فرق و اسپاہ پر لا جواب مولانا اسکے بارہ جلدیں روپے  
**ردة عقائد بدیعیہ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم قبضہ کیا  
 ہے

## عقلاء و فضلاء

**دیوان غالب** نفس اپنے جس میں غالب کی تحریر کا مکمل ان کی تصویر اور بعض ایسے اشعار شامل

ہیں جو دوسرے ایڈیشنوں میں نہیں پائے جاتے۔ قیمت ساطھ پائی رہی۔ قسم دوم مطبوعہ تاج پہنی کراچی سے اُردو کے چاند نماۓ اُردو کے لئے تاج نام ایک اسال نوٹز کلام۔ قیمت مجلد ساڑھے تین روپے۔

## حقائق عالم و فتن

**اصحاح اسیر** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیرت اور تاریخی واقعات پر عمل، بدین قیاس عقلاء و محدث اور

دیکھ پ علی و تحقیقی کتاب "سیرۃ النبی" کی تتم جملات کے سوا اُردو میں کوئی کتاب سیرۃ اس کے پیش کی نہیں۔ مجلد دوں روپے حسن حسین (ترجم) ادعاؤں، مناجاتوں، وظیفوں اور جامیع کلامات کا مشہور مجموع۔ قیمت مجلد ساڑھے آٹھ روپے

**مقدمہ ابن خلدون** ای شہرہ آفان کتاب روڈر جب پندرہ روپے (محلہ اعلیٰ سترہ روپے)۔

**اسس عربی** عربی سیکھنے کیلئے عربی حرف و نحو کے فائدے کی کتاب۔ پاچ بچرے (محلہ چھپ رہی)

**سیر الصحاۃ** ایسٹریڈ ٹریڈ سوسایٹ کے حالات جن سے عام طور پر لوگ واقف نہیں۔ قیمت مجلد پانچ روپے

**فتح العید اور دود** ایمان انقاومی، صبر اور فقر، خیر و کریم و قادر، مستد و بذلت اور شریعت و

طریقت دغیرہ کے عنوانات پر حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ کے مشہور و معروف مقالات کا مجموعہ جس میں مولانا عبد الماجد دریابادی کا بسو طائع اور فی مقالہ بھی شامل ہے۔ قیمت دھانی پانچ روپے

**حکایات صحابیہ** صحابی مودوں، سورتوں وغیرہ کو سبق آموز داقدات جنکے مطابقوں سے روح تازہ اور سینکڑا شادہ ہوتی ہے۔ قسم اول مجلد تین روپے قسم دوم سواد و نصیبے

**ہمشتی زیور** مولانا اشرف علی کی وہ شہرہ آفاق کتاب جو

مفرد مضافین پر عمل ہے۔ قسم اول بکھل پر ایک مجلد پندرہ روپے۔

قسم دوم غیر بکھل بخیز سات روپے (دوں توں توں میں فرق یہ ہے کہ قسم اول میں تو حاشیہ پر عربی کرتے ہو اسے دیتے گے میں اور

قسم دوم میں حاشیہ نہیں ہے۔ اصل مضمون دوں کا ایک ہے) اسلام، ایمان، عمل صالح، اور کان اسلام،

**دین کی باتیں** (اخلاق، حقوق، سیاست اور خوبصورت

کی علماء چھاتی۔ قیمت پونے دو روپے۔

**عقلاء الاسلام قاسمی** اسلام کے جلا اصولی عقائد کو ہم

زبان میں پڑھ کر یاد گاہی ہے۔ خطاب اگرچہ بچوں سے ہے، لیکن بڑوں کے لئے بھی کتاب بخوبی فائدہ ہے۔

میوکر نام اصولی عقائد سے بڑے بھی کم ہی باخبر ہیں۔ دھانی روپے پر

## ادبیات

**شاہ نامہ مسلم** (جیسا کہ ایڈیشن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

وصال مبارک اور اسکے بعد ہمیں ملا قبیت راشدہ کا قیام، علیفہ اول کا شاہاب کو نکل عمل میں آیا جسکی اصول، معروک اور ایمان۔

تا ریج کی روشن صداقتیں زبان شعر میں ملا خفہ فرمائیے۔

قیمت مجلد تین روپے۔

**شعلہ طور** جگر مراد آبادی قیمت پانچ روپے

**اشرش محلہ** ای جھی جھکری کا مجموعہ کلام پر جو شعلہ طور

کے بعد طبع ہوا ہے۔ قیمت مجلد پانچ روپے۔

**کلیات اقبال** ای اکٹرا قیامت کے اُردو کلام کا اتحاد۔ قیمت مجلد پانچ روپے۔

**فروس** ایہر اقادری کی وحدانگی نظریوں کا دلپذیر مجموع۔ قیمت ساڑھے تین روپے۔

## مرکاتیب شیخان ندوی

قیمت مجلد سو ایکس روپے  
اکن اسلامی تعلیمات  
**اسلام کی اخلاقی تعلیمات**

کی تفصیل جو ہماری روزنگ  
مرہ کی ضرورت کی جیتی ہے۔ قیمت سو اور پیسہ۔  
**علی اردو لغت** علی اردو لغت کی نظم الشان کتاب  
مصلیح اللئات پاکستان بڑا ہے زائد الفاظ کی تعریج  
المخدود قاؤس، شیخ المرؤس، نہایہ، شہی الدارب اور اسی پاسے  
کی دیگر لغات کا بخوبی۔ قیمت مجلد سو ایکس روپے۔

**کریم اللئات** عربی و فارسی کے چوخا دراست اور اعضا ط  
او دوسری رائج ہیں ان کی بہترین اور تو شریع  
یلغت مددہ اردو لکھنے اور بھجتے میں بہت مددیتی ہے۔ قیمت  
دو روپے (مجلد دھانی روپے)

**کتاب الصلوہ** "شاز پر امام احمد بن حنبل کی مشہور کتاب  
حالات بھی شامل کئے ہیں۔ مجلد دڑھروپے۔  
**اسلام کیا ہے؟** اولاد امظوظہ زمانی کی وہ قبول کتاب جسے  
عجم و خواص بھی پسند کرتے ہیں۔ قیمت  
کم اول مجلد در دو روپے آٹھ تھے۔

**آپنے حج کیسے کیے** اولاد امظوظہ زمانی۔ جیسا کہ اس  
کی تفصیلات ہیں۔ قیمت مجلد در دو روپے۔

**سر اپنے رسول** اس مقدس کتاب میں آنحضرت کی ذات  
دلائل سے سامنے لا گیا ہے۔ اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، سونا جاننا،  
بولا مسکراتا، معاملات، اخلاق، عادات، سر غربات، غرض  
آنحضرت کا تمام کا تمام سرای الفاظ کی صورت میں پیش کیا گیا ہے  
پیش لفظت، ابوالعلی مودودی کا ہے۔ قیمت صرف چودہ آنے  
علماء بریکیت اسلام کی حکمت الائما

**ابزار وال امت** تصنیف۔ مجلد دڑھروپے۔  
**اشراف المواعظ** اولاد امظوظہ علی چوکے وغلوں کا مجموعہ۔

**تحریک اخوان مسلمین** "اخوان مسلمین" جسکا کئی رہنماؤں  
کو پیدا کیا گیا۔ کیا ہے؟ اس سوال کا معنیر اوپر فصل  
جو اب حاصل کرنے کیلئے مصر کے محمد شوقي کی بڑے قابل اعتماد کتاب  
ٹراجمہ فرمائی جس کا سلسلہ اردو تحریرت، رہنمائی ملی تھے کیا ہے  
حملہ کے عربی سے قریبی واقعیت رکھنے والے مشہور علماء اور عربی  
اوپر ماہر مولانا سید ابو الحسن علی ندوی لپتے۔ پیش لفظت میں لکھتے  
ہیں کہ تیرے علم میں اس موضوع پر سب سے زیادہ پڑا از معلومات  
اوی خوش سی قدری کتاب ہے۔ اس کتاب سے اخوان کی قوت  
عمل، خشن قائم اور کارکردگی کی صلاحیت کا خوب اندازہ ہنزا ہو  
(قیمت مجلد تین روپے)

**محمد بنوی کے نیدان جنگ** مشہور محقق داکٹر  
محمد حمزة الشتری کی وہ  
کتاب جو فرقہ اورہ مجدد بانوں میں بھی بے شمار جھی۔ عجیب کتاب  
بہ خطوط نظرتے اور تبر اختدق، احمد اور دیجہ تاریخی مقامات کے  
222 قوتو بھی عنکس میں۔ قیمت دڑھروپے۔ (مجلد دو روپے)  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مختصر پر  
**اسسوہ نسمہ** ایک لفظ کتاب جسے بڑھ کر بطل لکھنی اور  
حق دوستی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اس میں بعض انسی مفید باتیں ملکی  
بوم اطوار پر تبیت ہیں نہیں بلکہ قیمت سو اور دو روپے (مجلد سو روپے)  
**رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** شاہزادی عالم عرب مکران اور قبائلی  
سرداروں اور عمالوں کے نام  
**ڈاکتویات معاہدات** دربار سالت کی خطوط کتابت  
اور معابر اس ضروری تشریح  
اور اصل خطوط کے فوٹو بھی شامل ہیں۔ قیمت سو اور دو روپے۔  
**حدیث و قرآن** تعلق قرآن سے کیا ہے۔ دین میں حدیث  
کو کیا جیتیت ہے۔ رسالت کے کہتو ہیں اور اسکے تقاضے  
کیا ہے؟ اس طرح کے سوالات کے دلنشیں اور بدائل چیزات،  
منکرین حدیث کا بہترین رد۔ یہ کتاب خالص علمی نقطہ نظر سے جھائی چکے  
مجھی ہے جانچی بیضی کا فتح کے طریقہ صفحات کی قیمت صرف بارہ آنے

## تجویی کا خاص نہج شریعت

اب بھل مکتبہ  
ایمان و عمل کے ساتھ  
پرفصیل محقق انجمن  
نذر و نیاز فاتح و غرس اور سمارع موٹے  
دغیرہ کا عائزہ وغیرہ لکھ۔

اسی میں مولانا شیخ احمد کاشم و مقالہ "مولانا مودودی اور  
تصوف" بھی شامل ہے۔ قیمت ڈالر روپیہ۔

نوٹ:- تھہاری ہی مگنا ہو تو سنی تاریخ سے ایکٹ پیغمبر اُنے  
بھی جدید سچے۔ وہی بھی طلب کریں گے تو اور وہ پیدا کرنے خرچ  
ہو جائیں گے۔

**بہتہ بیویں کی تجویی** [قرآن پڑھنے اور پڑھانے والوں  
کے بہترین طریقے آسان زبان میں لکھ کر کے ہیں۔ قیمت  
صرف بارہ آنے

**درستگاہ رسول کے دو طالب علم** [بڑی دوں کو نہ تھوڑا  
بجلیل القدر صحابی

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبد اللہ بن حوشج  
ان دونوں کے تصریح میں مسند حالات اور سوراخ  
طرز تحریر بجدید لکھ ہے تکتابت و طباعت اچھی۔ ایک روپیہ  
**روزہ و افسوس** (اور در) ایسا چھپ مناظرہ۔

کیا راضی کافر ہیں؟ اور راضیوں کا کیا مذہب ہے؟  
اس پر حضرت محمد و الحف ثانیؑ کا خود نوشتہ رسالہ حرف آخر  
ثابت ہوا۔ جواب اور دو میں ترجیح ہو کر چھپنا۔ قیمت تھرا کروپیہ۔  
**تعلیمات امام اہل سنت** اسکے سوت کتابات کا اور دو

ترجمہ اصل عبارت (فارسی) ساختہ ساختہ دیتی کی ہے۔ یہ  
کتابات یاد شاہ و قوت۔ وزرات و قوت۔ ایشورث۔ اور  
خلفاء سے لے کر ایک بڑی دوں اور نیکار کان دوں تک نام لکھے  
گئے ہیں ان میں آپ کو شرعی حقائیق و معارف میں گے  
اور ساختہ ہی حضرت مسیح کی پچھے خصوصیات۔ بھی شامل کتابات  
کی تھیں۔ قیمت صرف بارہ آنے

## صراط مستقیم

از شادا مصلیل شہید رحمۃ اللہ علیہ۔ نیا  
ایران، عمدہ کتابت و طباعت۔ قیمت  
ڈھانی روپے (مجلد تین روپے)

**تعلیم الاسلام** [تجویی اور کم پڑھ لکھنے والوں کی ابتدائی زبانی  
تعلیم پر بہترین کتاب۔ چھپائی عکسی قیمت  
مکمل ہر چھار حصہ ایک روپیہ چھٹائے (مجلد دو روپے)

**اشتراكیت وس کی تحریک میں** [اشتراكیت کی ملی  
حقائق اکتاب۔ قیمت تین روپے۔

**حسن الصلوٰۃ** [شاذ، دھوکہ، غسل کے فرائض و اجرات  
سن، مستحبات اور مفسدات و مکروہات  
کو نہایت دعاہت سے درج کیا گیا۔ صفحات صرف پانچ آنے

**ترجمہ المعاالمین** [میرسلوں کی مدل شہزادوں سے رسول اللہؐ تک  
غلمان میں مطبوعات کا ثبوت صفحات تک

**محکمات** [قرآن کی بعض آیات اور انکی تفہیق پر علماء عرب اور  
العادی کا عالمانہ تصریح و تعلیم۔ ذور پر بارہ آنے

اردو کے باشے میں ادیوں شاعر،  
علم و فضل کی شہزادوں پر مشکل دیکھ پڑا۔ جو پڑھنے کے  
ساتھ ساتھ اردو کے حق میں دستاویزی تحریک ہے۔ ایک روپیہ۔

**حقیقت** [مولانا ناصر عثمانی کی مفضل تقدیر قیمت دس تکے  
موالانا مودودی اور صوفی

کا ایک سوکتہ مکمل  
سو طبقہ کتابی تکھیں پیش کرے۔ تعارف۔ تاجر اقادری  
کے "پیش لطف" اور مولانا ناصر عثمانی کے مقدمے سے مرتبا ہے۔

قیمت ڈالر روپیہ۔

**کتاب الطہارت** [جس میں پاکی اور ناپاکی کے تصدی  
مسائل کو شرح کر دیا چکا ہے۔

قیمت بارہ آنے

## دین و شریعت

مولانا مسٹور نعماں کی تازہ تصنیف جو بہت مفید و بہوت مباحثہ پرست ہے۔ قیمت ۱۰ روپے۔

(۱) اسلام کی تین اور کتابیں بھی ہم سے ملنے کی ہیں۔

(۲) اسلام کی اخاذ شدہ ایڈیشن۔ مجلد دھانی روپے۔

(۳) آپ تجھ کیسے کریں۔ مجلد دو روپے۔ (۴) معارف الحدیث حضرت اول مجلد سرا باہم روپے۔ حضرت دوم مجلد سارہ پاچ روپے۔

**ہندستان کی بھائی سلامی تحریک** مولانا مسعود عالم تدویی کی شہرہ آفاق کتاب حضرت میر شہید کی بھائی میوی تحریک اور ان کے کارناموں پر تبصرہ و تصنیف اور شیروں کی فلسفیوں کی نشاندہی اور تربید و خیرہ۔ ڈھانی روپے۔

**تاریخ علم** حضرت آدمؑ سے لیکر رسول اللہ تک کئی انبیاء کے حالات و تابع پیدا کرنے والوں کی وفات اور مکمل تاریخ اسلام و دیگر اقوام عالم کی تاریخ کے علاوہ دنیا کے مشہور ماں الک اور ریاستوں کی تاریخ۔ مجلد سارہ پاچ روپے۔

**الغزالی** شہرہ آفاق عالم امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ شے ہے۔ قیمت دو روپے۔

**اسلام اور انسانی قانون** از علام عبدالقدوس عودہ ترجمہ میں سبق

## احکام القمار

احکام حدیث و قرآن سے پیش کئے گئے ہیں مستند مالکی محدث صاحب کے قلم سے۔ قیمت ۵ روپے۔

**غوث المظم** یعنی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مکمل حالات زندگی قیمت ۵ روپے۔

## جلال الدین ابصار اسرار و توجہہ نور الانوار

یہ ترجیح عرصہ سے کیا ہے۔ اس کے چند تفحیل کئے ہیں۔ ضرورت من حضرات فرمی توحید دین۔ دو مجلد و نہیں مکمل ہے۔ غیر مجلد کی قیمت بارہ روپے اور مجلد کی سول روپے۔

## عرویں کی گذشتہ تجارت

ادس

## انگلستان کی صنعت و حرفت

اس کے پڑھنے سے پہلے چلتا ہے کہ ان دونوں ملاؤں نے تجارت کی بدولت کس طرح اور کتنی ترقی کی۔ قیمت صرف آٹھ آنٹے۔

**اشاعت اسلام** دنیا میں اتنی جلد اسلام کس طرح پھیلا؟ مخالفین اسلام اس سلسلہ میں کیا کہا لیتھے ہیں؟ اور اس کا جواب کیا ہے؟ یہ سب کچھ مہوش لاتیں کے ساتھ اس میں ملے گا۔ کافہ طباعت، کتابت سب عنده قیمت چھ روپے۔

## اردو ہندی لغت

سائنسی، معاشری، اصطلاحی اور تجارتی، اخباری، عدالتی اور دفتری غرضیں کہ تم کے مفرد الفاظوں کے ساتھ ساتھ مرکب لفظوں کی بھی ہندی دیوبی کی ہے۔ ہندی سیکھنے والوں کے لئے ایک اچھی چیز محسوس ہے۔

قیمت مجلد سی گرد پاچ ساری ہیں روپے۔

**خلفاء راشدین** راجوں اس عبد الشکور حنفی مذہب کی میرت پر بے نظر

کتاب ہے۔ قیمت ڈھانی روپے۔

لطفیہ پیش الرحمن بسم اللہ الرحمن الرحيم ولی اللہ اور دوستِ احمد خلاصہ مجموع گیا ہے۔ ہدیہ دو روپے۔

عظیم محدث و ا  
جس کے باخچہ پر بیس ہزار  
انصاری نے اسلام قبول کی  
ایک لاکھ سے زیادہ آدمیوں  
توہہ کی بینی عالم انہیں الجزوی۔

# اطائف علمیہ کو

ترجمہ اردو  
کتابِ الاذکیاء

امتحن سوال پہلے

کی ایک مشتمل تاریخ جو دکاوت  
فراست بھر بور تاریخی حالات  
و اتفاقات اور اطائف کتابیات پر  
مشتمل ہے، قابل دید ہے۔

مؤلفہ: شہرو افاق حدیث و فقیہہ ادب و خطیب علامہ ابن الجوزی بغدادی

اس کتاب کے صصنف چشتی صدی جھری کے طیل القدر محدث فیضہ علامہ امام ابن الجوزی بغدادی رحمۃ الرشیعیہ میں جس کے مبنی علمی مقام اور تحریف و اسنادی محتوى دینی و علمی طبقہ بخوبی دافتہ ہیں۔ آپ کے تعارف میں عام کو اتنا بھی جانا کافی جو کہ آپ کے باخچہ پر بیس ہزار بیویوں و نصاری نے اسلام قبول کیا اور ایک لاکھ آدمیوں نے توہہ کی۔ حدیث سے متعلق آپ کے حقیقی طبع اور شفف کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ جن قلموں سے آپ احادیث لکھتے تھے ان کے ترا رکھتے تھے۔ آپ نے وصیت فرمائی کہ میرے غسل یست کا پانی انہی تراشوں سے گرم کیا جائے جنچانی ایسا ہی کیا گی اور تراشوں کا ایک ذخیرہ پھر بھی بنا ایسے عالی مقام صصنف کی احصائیں جس قدر اعلیٰ وارقع ہو سکتی ہیں ظاہر ہے غنیف علمیں میں آپ کی تین سو چالیس اقسام اضافیں جملہ کیں تھے اس کتاب میں۔

سات شواہیے قصص و اطائف کو ہیں جس میں ہر کوئی دکاوت یا حاضر جو ابی یا بختہ رسی یا داشتوارہ مژا یا ایسے کسی کارناٹ عقل و فرست ہے۔ یہ کتاب سنتیں اور اب پرشتم ہے جن میں عقل و فرست کے فضائل و مناقب اور فہم و دکاوت کی علمات کے علاوہ، انبیاء، صحابہ، علماء، و محدث و ادیباً، عباد و زباد، روساد و غرباد، علوم و خواص غرض سببی و متخلص و پختی صوص ہیں۔ یادشاہوں، وزیروں، شیخوں حتیٰ کہ چاہیوں تک کی دکاوت دلپذیر اندازیں بیان کئے گئے ہیں۔ اصل کتاب عربی میں تھی اور عبارات نہیات دقتی تھیں۔ فاضل ترجم حضرت مولانا اشتیاق احمد نتاذور العلوم دیوبندی نے بڑی محنت و جماشانی سے اس ادنیٰ کتاب کو نہ صرف اردو بولی پر بنایا بلکہ بہت مفید اضافے فتحی کے بات کو سمجھ عربی حجاجوں کی توضیح اور تاریخی و اتفاقات کی ضروری وضاحت کے علاوہ جہاں اختصار کے باعث طلب ہجھنا شکل تھا، باں عبارت، بڑھان، حکایتیں میں کوئی خاص سکتہ قائم چاہیا جو اتفاق تو ہیں میں اسکی طرف اشارہ کر دیا گی، وغیرہ وغیرہ وغیرہ اضافات کے کسی پر بدل کر ارشنہ نہیں چھوڑا گی۔ حجۃ قاری محمد طیب صاحب مہتمم دیار العلوم دیوبند نے اس کا پیش لفظ تحریر فرمایا ہے۔ ہم ناظرین سے اس کتاب کے مطالعہ کی پروردہ ماریں کر۔ ضخامت: چار سو اسٹھن صفحات۔ قیمت: ۵ روپے۔

ہر قسم کی عربی قاری اردو دکتب نیز قاعدے پاسے } سکمتیہ تجلی دیوبند ضلع سہارنپور۔  
قرآن مجید حاکمیں حرمی و مترجم ازان ملنے کا پستہ }